

ہر ماہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَّسُوْلِكَ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ رِزْقًا يَّوْمًا وَرِزْقًا اٰخِرًا  
 رَسُوْلُ الرَّاحَةِ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ هَادِيْ الْاُمَّةِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ كَاشِفُ الْكُرْبِ الْعَظِيْمُ عَمْرُو الْعَرَبِ  
 الْحُسَيْنِ الْعَفْوِ الْوَلِيِّ الْحَقِّ الْمَسِيْنِ الْكَرِيْمِ شَفِيْعُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْتَ اَنْتَ الْعَرَبِيْنَ هَبْ  
 الْفُقَرَاءَ فَاَلْمَسَالِكِ مَرْفُوعِ الْاَلْكَرِ فِي الْمَلَكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ فَاَعِدِ الْعَرَفَةَ الْحَيَّةَ اِلَى اَحْمَدِ  
 النَّعِيْمِ وَعَلَى اَلِهٍ وَاصْحَابِهِ وَارْوَاجِهِ وَوَدُوْدِ بَنِيهِ وَاصْهَارِهِ وَمُؤَاهِرِهِ وَانْصَارِهِ  
 وَنَحْبِهِ وَاتَّبَاعِهِ السَّالِكِيْنَ عَلَى مَنَاجِيْهِ الْفَوَاحِشِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَنْتَ رُفْعُهُمْ اَنْتَ اَنْتَ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ  
 وَهَبْ لَنَا بِالصَّلَوةِ عَلَيْكَ دَارَ النَّعِيْمِ وَالْعَافِيَةِ وَالْمَعَاوَاةَ وَالْاَوَّلَادَ الصَّالِحِيْنَ وَالرِّزْقَ الْكَرِيْمَ  
 اَمَّا بَعْدُ غَرِيقٌ مَحْزَنٌ غَارِ عَصِيَانٍ مَحْصِيَّتُ حَرِيْقٍ نَارُ شَرِّ بَارِحَرَانِ مَحْسُوتٌ تَزْدَوَسْنَ شَتَاكِلِبَ مَحْجَرَانِ اَذَى  
 سَحْتٍ دَلِ اَرْتِثَتْ خَوْسَتِي الْحَاقِقُ تَلَخُّ كُوْرُوْ سِيَاهٍ كُنْكَارَتَبَاهُ وَرُوْكَارُ الْمَسْتَفِيْتِ الْمَسْتَفِيْعِ الْحَقِيْقِ الْمَذْنِبِ الْبَاسِ الْفَقِيْرِ  
 عَمِيْدٍ نَاصِرٍ عَلِيٍّ غِيَاثٍ پُورِي مَنِيْرِي عَظِيْمٍ اَبَادِي شَمِ الْاَرُوْى ابْنِ مَجَادٍ رِبَاكَاهُ حَمِيَّتِ الْاَمِي شَيْخٍ حَيْدَرِي  
 سَقِي اَمْدٍ نَزْدَوِ جَهْلٍ الْجَنَّةِ شَوَاهِدَاتٍ بَارِكَاتٍ بَيْنَ شَاكِلَانِ كَلَامٍ مَعْرِضٍ اَنْطَامِ اَحْمَدِي تَوْشِيْتَانِ اَخْلَاقِ  
 رَسُوْلِ اِسْتِفَاقِ مُحَمَّدِي صَلَوَاتُ اَلِهٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَرَدُّوْ بَرَسَانِ مَرْجُوْ جَاوِيَانِ مَرْجُوْ جَبِ سَيْنَةِ تَالِيْفِ مَعَاوَاتِ  
 نَاصِرِي مَسْ فَرَاغَتْ بِاُنِي قَلَمِيْنِ يَبِيَاتِ سَمَائِي كَلَابِ جَزَابِ حَضْرَتِ رَسُوْلِ مَقْبُوْلِ صَلَوَاتُ اَلِهٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 اَحْسَنُ اَخْلَاقِ كِي كَچْھَرِ اَيَاتِ كُوْجِ كِيَا چَلِ سِي مَسِيْجِي مِيْنِ اَسْكِي تَرُوْ سَعَادَاتِ دَارِيْنِ لِيَا چَلِ سِي بَلَسِي نَزِيْقِ  
 دُوْزَخِي كَلَامِ وَهَانِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوْ فَعُوْ كَالَهْ قَوْلَا لِيْسَا مِيْنِ فِرْعَوْنِ كِي سَا تَحْذَرِي كَا حَاكِمِ اَتَا هِي بِيَانِ  
 اَبِيْمُوْ اَخْلَظْ حَاكِمِي مِيْنِ قَرِيْشِ كِي سَا تَحْذَرِي كِي حَاكِمِ اَتَا هِي اَمْدِ اَمْدِ حَسْبِ كِي سِي بَرِي كِي تَحْذَرِ اَبَلِ قَرِيْشِ  
 اَبْتَدَا مِيْنِ اَبِ كُوْ كِي سِي كِي سِي اَوْتِيْنِ جِيْتِي اَبِ پَرِ كِي سَا كِي سَا جَرِ كَرْتِي تَكْرَابِ سَبِ كُوْ سِيْتِ خَبِرِ كَرْتِي جَسْقَدُوْ  
 كَرْمِ هُوْ سِي تَرُوْ سَقْدَرِ اَبِ نَزْمِ هُوْتِي اَمْدِ غَمِي جِيَاكِ حَدِيْدِيْنِ دُزْدَانِي دُرُوشَانِ كُوْ كُفَارِ رَا عِيْنِ نِي سَنَكِ  
 جِيَا سِي تَرُوْ سَقْدَرِ بَرِيَا نِ كَرْمِ نَزُوْ كِي حَقِ مِيْنِ دَعَا سِي اَبِيْتِ كَرْتِي سِي مَوْزِدِ نُوْزَا اَمْدِ سِي حَلَمِ

اور اس کی کشتی  
 ظالم اور مجرم  
 بر لانی نو تو جی داد  
 کہنی اور اور اس کا  
 خلق بروداشت  
 خلق کا جفا سے  
 چھوٹا یا حسن



۲  
بہارِ نبوی  
جلد اول  
صفحہ ۱۲

یا حقیقت ہی مگر کیا کیسے دل فرط حرارت شوق سے موم سا بگھلا جاتا تھا سبھ صحتاً تھا دن رات یہی خیال تھا یہی فکر تھی کسی امر میں جی بہلنا نہ تھا کتابوں میں متفرق روایات اخلاق کو دیکھ دیکھ جی پھٹتا تھا ظلمت کہ وہ خاطر میں شعلہ شوق جمع کرنے کا اونکے بھڑکتا تھا ہر چیز پر یہ بحر اساطیل ہی کوڑے میں کب سنا تا ہی مگر جوش اشتیاق سے بار بار جی میں لہرتی ہی دل پانی ہوا جاتا ہی آخر وقت ضیائی صلا میدار کُلّہ لا بُدّ کُلّہ کے بطور مشے نمودار از خوارے و گلے نشانی از گلزارے کے چند روایتوں کو جمع کیا آن اوراق میں ترتیب دیا بقول شخصیکہ چھوٹا مونہ بڑا نوالا یہ خبری بیاریا کرنے والا ڈر ہائے بعثیات باری و تفضلات جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخیر و خوبی اوسکا انجام ہوا ناصر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین اسکا نام ہوا سب روایتیں کتباً و حدیث و سیر سے لکھیں ہیں دین ایمان کی باتیں ہیں کچھ کہانیاں نہیں ہیں بلکہ طویل کے نام کتابوں کا لکھا نہیں مگر ان کہیں کہیں سبحان اللہ کیسی کیسی روح افزا روایتیں ہیں ماشاء اللہ کیا کیا دلربا حکایتیں ہیں جنکے سننے سے ایمان تازہ ہوتا ہی نور عرفان زیادہ ہوتا ہی صرافان اس علم کے کھری کھوٹی روایتوں کو پرکھ لیونگی اہل مذاق اسکا مزہ چکھ لیونگی متصفون سے امید ہے کہ جہاں کھول چوک ہونے تکلف تمام اصلاح سے بنائیں والا اُحد ما صفا دع سا کلا پر عمل فرمائیں آیتھے مجھے کو بھلا بر اکب کہتے ہیں عیب کو دامن اغماض سے چھپاتے ہیں یا چپ رہتے ہیں اب یہ آرزو ہے کہ محنت رایگان نہ جائے حق جل و علی سے قبول فرمائے ہے قسمت خوش نصیب کہ اوس بار عالی میں جناب حضرت رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبول ہو جائے دیکھنے والے نفع پائیں کچھ خلقیان اونکی دفع ہونچا ہیں جو دیکھے پسند کرے زبان کو طعن و تشنیع سے بند کرے اور اس عاجز نفسی الغلاب سیاہ پر بھی ذرا پتو آپ کی خوش اخلاقی کا پر لجاے منخل سو خلقی زمین خاطر سے اگھر جائے خوش اخلاق نکال دے اترتو اضع سلیم ہو جاؤن تعلیم ترقی القلب لین الکلام برس پر جیم ہو جاؤن خاک سے

۵

۳  
لہجہ صوفیہ  
جلد اول  
صفحہ ۱۲



۱۹

سیدہ عائشہ

کان کے بین جیسے کان سولے چاندی کی یعنی نقصان و کمال اور کھولے اور کھڑے ہوئے ہیں  
پس آدمی جو انسانک جانب پستی نقصان کے ہوگا تو مستحق ہوگا وہ طرف غایت بلاوت اور حقارت  
اور ذلت اور پلیدی کے اور غالب ہوگی اور پستی شہوت اور غصہ اور محبت مال اور لذات دنیاوی  
کی اسبطح آدمی جو انسانک جانب بلندی کمال کے ہوگا تو پوچھو گیکہ وہ طرف غایت قوت اور جلال  
کے قوت نظریہ میں اور قوت علیہ میں گو باوجود شخص جس میں ارواح ملائکہ سے ہوگا پس تاج ہوگا شہوات  
کے اور نہ خواہش ہوگی اور سکون غصے کی اور نہ وہ کچھ محبت رکھیں گے مال سے اور نہ جاہ سے اور نہ سرا  
یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من عرف سر اللہ فی القدر جانت علیہ المصا  
جسے پہچانا اللہ تعالیٰ کا بھید و قدر کے بارے میں پس آسان ہو جائیگی اور پس ساری حسیتیں کنوئل  
وہ شخص جانے گا کہ حوادث ارضیہ سب منسوب ہیں طرف اسباب الکیہ کے پس جان لے گا کہ حذر  
ہرگز نہ دفع کرے گا قدر کو یعنی کسی چیز کے پرہیز سے تضاد و قدر کی بات ٹٹنے والی نہیں تپس ضرور جب  
قوت ہوگا اور سب کا کوئی مطالبہ نہ ہوگا اور نہ ہرگز اس سے غصہ نہ ہوگا اور جب حاصل ہوگا اور سب کچھ جہت  
تو دلائل کی طرح ہوگا اور سب کے ساتھ کیونکہ وہ مطلع ہر روحانیات پر جو اشرف ہیں ان جسمانیات سے  
پس نہ جھگڑے گا کسی سے اس علم دنیا میں طلب میں کسی لذات اور طیبات دنیا کے اور نہ وہ غصہ  
ہوگا کسی پر نہ قوت ہو جائے نہ کسی مطالبے اور سب کچھ کا آدمی اس سے کماؤ ہوگا وہ بہت ہی چھا  
خلیق بہت بھلی طرح سے صحبت رکھنے والا ہوگا کون کے ساتھ اور چونکہ نفس مقدس آپ کا  
غایت جلالت اور کمال میں تھا اور ہر طرح سے آپ اکمل البشر تھے ان صفات کاملہ میں جو موجب  
خواستہ خلقی کے ہیں اس واسطے آپ اکمل المخلوق تھے حسن خلق میں فائدہ دلیل کمال خلق  
بنا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی پس کہ خداوند عالم نے قرآن مجید میں آپ کے  
خلق مبارک کو عظیم کے ساتھ صفت کیا ہے کہ وانا لک لعلی خلق عظیم یعنی بالتحقیق آپ کا

اسلوب و اسطیلا  
 از روی اخلاق  
 توپیک که مشتمل  
 علم و فن و ادب  
 می باشد و در  
 بیاد و حسن  
 می باشد و در  
 آثار و کتب  
 که در این  
 شرف و توفیق  
 که در این

[illegible]

۱۰۰  
 ۹۰  
 ۸۰  
 ۷۰  
 ۶۰  
 ۵۰  
 ۴۰  
 ۳۰  
 ۲۰  
 ۱۰  
 ۰

حلق و سطلعہ ہر آسوسطے کہ سب کمالات اور جوہیاں اور معجزات ماہرات اور عوارق عباد اور  
 مکارم اخلاق و محاسن صاف حضرت علی علیہ السلام میں موحہ اتم و طریق اکمل مجمع تھے  
 اسکے کہ سب کمالات اور جوہیاں اور عظام اتم اخلاق حسہ و مکارم اوصاف اسدید و ماحمد اور  
 ابرکات انبیاء و علم السلام میں متوجس تھے او دات میں ہر ایک ہی کے محسب تقرب او مکی کہند  
 ان اخلاق سے اکمل کہ حصہ و ولایت رکھا گیا سحائیا اکمل تامی معصا کمال و اوصاف سلا  
 دوات میں حجت پیہر اہل علیہم السلام کے مجمع ہو گئے تھے تھے حلق عالم نے عترت سید الانبیاء علیہ السلام  
 سید الانبیاء کو واسطے تجلوس ہونے کے ساتھ اخلاق اس سپہ ہرول کے اور شیعہ کرے کے ساتھ  
 اوصاف کمال اس سید علیہم السلام کے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ اُولَئِكَ الْاَنبِيَاءُ حَقْدَى  
 فَيَهْدِيَهُمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وہی لوگ تھے حکوہایت دی اندے سے توجیل او کی برہ مزاول اقتدا سے  
 اعتداع عرف میں کر او سے تقلید کہتے ہیں کیونکہ یہ ساس ستان و رتبہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے نہیں اور ہر متاع ترہیب کیونکہ جوہریت آپ کی ہر شے شریعہ ماقدم تھی میں لاجلہ اس قدر  
 اور اقتدا کرے کے ساتھ حصائص اخلاق اور شمائل حضرت انبیاء علیہم السلام کے محمول کیا جاتے  
 اور بھی حدیث سرف میں آیا ہے کہ اَتَمَّ اَنْفُسٍ لَا تَمَّ مَكَارِمُ وَلَا اَحْلَاقٌ مِثْرَى اَمَّتِ اَوَّلًا  
 واولیٰ ہے کہ سمدہ سمدہ عادات اور سرریاں سب پیہر ان گذشتہ کی میں تمام اور یوراکروں آسوسطے  
 جو کمالات اور عظام اتم اخلاق و مکارم اوصاف اور جوہیاں کہ حداد اور چھوڑا تھوڑا اور پیہر ان  
 علیہم السلام میں سجد سوا اکمل مستقصاے اس آیت اور حدیث سرف کے اس طرح یہ کہم و ایہ  
 ممکن ہو جائے حضرت حاتم الامام یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا جمع ہو گئیں اور آپ  
 ہر طرح سے مستجمع جمیع اوصاف کمال کے ہو کر متخلق باخلاق اندہ ہو گئے جس طرح متعلق ہیں  
 سائے یا علیہم السلام کے تباہ شاہ ہو گئے چہا سچ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ

میں ہر شے سب کمالات اور جوہیاں اور معجزات ماہرات اور عوارق عباد اور  
 مکارم اخلاق و محاسن صاف حضرت علی علیہ السلام میں موحہ اتم و طریق اکمل مجمع تھے  
 اسکے کہ سب کمالات اور جوہیاں اور عظام اتم اخلاق حسہ و مکارم اوصاف اسدید و ماحمد اور  
 ابرکات انبیاء و علم السلام میں متوجس تھے او دات میں ہر ایک ہی کے محسب تقرب او مکی کہند  
 ان اخلاق سے اکمل کہ حصہ و ولایت رکھا گیا سحائیا اکمل تامی معصا کمال و اوصاف سلا  
 دوات میں حجت پیہر اہل علیہم السلام کے مجمع ہو گئے تھے تھے حلق عالم نے عترت سید الانبیاء علیہ السلام  
 سید الانبیاء کو واسطے تجلوس ہونے کے ساتھ اخلاق اس سپہ ہرول کے اور شیعہ کرے کے ساتھ  
 اوصاف کمال اس سید علیہم السلام کے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ اُولَئِكَ الْاَنبِيَاءُ حَقْدَى  
 فَيَهْدِيَهُمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وہی لوگ تھے حکوہایت دی اندے سے توجیل او کی برہ مزاول اقتدا سے  
 اعتداع عرف میں کر او سے تقلید کہتے ہیں کیونکہ یہ ساس ستان و رتبہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے نہیں اور ہر متاع ترہیب کیونکہ جوہریت آپ کی ہر شے شریعہ ماقدم تھی میں لاجلہ اس قدر  
 اور اقتدا کرے کے ساتھ حصائص اخلاق اور شمائل حضرت انبیاء علیہم السلام کے محمول کیا جاتے  
 اور بھی حدیث سرف میں آیا ہے کہ اَتَمَّ اَنْفُسٍ لَا تَمَّ مَكَارِمُ وَلَا اَحْلَاقٌ مِثْرَى اَمَّتِ اَوَّلًا  
 واولیٰ ہے کہ سمدہ سمدہ عادات اور سرریاں سب پیہر ان گذشتہ کی میں تمام اور یوراکروں آسوسطے  
 جو کمالات اور عظام اتم اخلاق و مکارم اوصاف اور جوہیاں کہ حداد اور چھوڑا تھوڑا اور پیہر ان  
 علیہم السلام میں سجد سوا اکمل مستقصاے اس آیت اور حدیث سرف کے اس طرح یہ کہم و ایہ  
 ممکن ہو جائے حضرت حاتم الامام یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا جمع ہو گئیں اور آپ  
 ہر طرح سے مستجمع جمیع اوصاف کمال کے ہو کر متخلق باخلاق اندہ ہو گئے جس طرح متعلق ہیں  
 سائے یا علیہم السلام کے تباہ شاہ ہو گئے چہا سچ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ





ولما کمال خلق انصرت  
دلیل کمال

عباد اور

کہ خلق ایک کیساتھ اکراو سے حق تعالیٰ نے مقام مدح میں یاد فرمایا ہے کما خلق ایک کافر تہنیتا  
یعنی جس جس چیز کو حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں پسند کیا ہے وہ سب چیزیں آپ سے الطبع سے  
ہوتی تھیں اور جس جس چیزوں کی حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں مذم کی ہے اور اس سے آپ الطبع  
منصہ ہوتے تھے اور ساتھ اور قرآنی کے قیام فرماتے تھے اور نوایہ سے اوسکی اثر  
فرماتے تھے اور اوسکے احلاق و آداب کے ساتھ ایسے کو مذکور اور تخلق فرماتے تھے  
نودہم بحکمیت ہم کماں ڈگوہرش کماں خلقة القرآن و وصف خلق کیسکے قرآنست و خلق  
وصف اوجہ امکا فت و اور تفصیل و سکی تیسیر میں اسطرح لکھی ہے کہ طاعت اسی حل علامیں  
طبع فرماتے تھے اور متعوی و متعوی تمام حالت قدس عداد مدی میں بحال لافے تھے اور اسکے  
و تمسوں کے ساتھ تہند و کلی کرتے تھے اور اوسکے دوستوں کے ساتھ تذلل اور وقوف کیا کرتے تھے  
اوسکے مدوں کے ساتھ علی العموم موا ساة فرماتے تھے اور ہیبتہ میں حیا سے حیر خواہی ملا حق  
کی کرتے اور اوسکے ایمان و محاسن و غلامیں پر جریں تھے اور تحمل و دیتیر او کی ایسی حد طاعت شری  
زیادہ کرتے تھے اور اوسکی مصلحتوں میں جہالتک ایسے سے ہو سکتا تھا قیام کرتے تھے اور ساتھ شری  
و اس کے اوکو اساد و مرتے اور عا ہلوسے عالم و کسا و دینی اختیار کرتے اور سارے مومنین  
ساتھ جنس حیا کو کہ اسر سارے میں اد کی کوستس فرماتے اور امام تیسر ہی لے فرمایا کہ لہ  
ایہ معرف ہوئے اور عطا سے معرف ہوئے اور عصوں لے لکھا ہے کہ علق علیہم کایہ تھا کہ  
حق تعالیٰ نے آپ کو اس آیت پاک میں تعلیم فرمایا ہے کہ تَحْلِي الْعُقُودِ أَمْرًا بِالْعَدْلِ وَأَعْيُضُ  
فَصِ الْكَاهِلِيْنِ اور فی الواقع حالت دعوت الی اسلام و ہدایت حق میں اس سے تشکل کوئی پہنچ  
ہے اور عصوں لے لکھا کہ خلق علیہم کایہ تھا کہ بھی لفظ ہر خلق کے ساتھ محالیت اور معاشرت  
اور نول خیال رکھتے تھے اور بھی ساطع حق کے ساتھ شعلولی و رہا تھے یعنی عبادت و محس کی

نفس بردی کن نام  
دوب استثنی تم درونی  
علیہ و ذوقی و کون غریب  
و جو در لوار اس غریب  
کرم ستم ہماری  
کرم و حال میں ایسی  
عجولان کمال  
ہم در اس میں  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



نصائح مسرور خندان

اخلاقی و فنی اویہ بات بھی بہت ہی دشوار ہے اور سنت کہتے ہیں کہ شمشاد آپ کے خلق علیکم السلام کا یہ تھا کہ  
 دوسری حالت خلق اللہ کے ساتھ کرتے تھے جس طرح نرمی معاملات میں اور کئی باجی باتیں  
 اور انعام انعام اور افتاء سے سلام اور ہر ہمار کی عبادت کو جانا وہ نیکو کار ہو یا بدکار مسلمان ہو یا کافر  
 اور مسلمانوں کے جنازے کے پیچھے جانا اور رعایت حق جو ار کی کرنی خواہ وہ ہم سایہ کافر ہو یا مسلمان  
 اور دعوت ہر شخص کی قبول کرنی خواہ وہ غلام ہو یا آزاد و پس حسن خلق کے بہت نمایاں ہوتے ہیں  
 کہ پیروی کرے آدمی اور ان چیزوں کی کہ لائے ہیں اس کو ہر ہے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت و احوال حقیقت افادہ بیان میں بعض بعض فضائل  
 حسن اخلاق کے روایت ہے عایشہ صدیقہ سے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ بالتحقیق اللہ تعالیٰ نرم و مہربان ہے اپنے بندوں پر چاہتا ہے کہ بندے باہم نرمی کریں اور دینا  
 ہو باہم نرمی کرنے سے وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی کرنے سے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے  
 عایشہ صدیقہ کو فرمایا کہ لازم ہے کہ تو نرمی کو اور سچ سختی اور سچے حیا کی سے کیونکہ نرمی نہیں ہوتی  
 کسی چیز میں مگر یہ کمزیریت دے دیتی ہے اس کو اور نرمی نہیں دے دیتی کسی جاتی کسی چیز سے مگر یہ کمزیریت  
 دے دیتی ہے اس کو اور فرمایا کہ جو کوئی محرم کیا جائے نرمی سے تو وہ محرم کیا جائے سب بھلائیوں  
 سے اور روایت ہے کہ اس بن سہمان نے کہا ابو جحاف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 حال نیکی اور گناہ کا پس آپ نے فرمایا نیکی تو خوش خلقی ہے اور گناہ وہ ہے کہ کھٹکے اور ترو کرے  
 تیرے سینے میں اور ہر اجائے تو کہ اس پر لوگ مطلع ہو جائیں شہر خوبی اخلاق کا دنیا و دین  
 راہیو رست ہے با فقیری خوش بود یا پادشاہی خوشتر است اور فرمایا کہ تحقیق تم لوگوں میں  
 محبوب تر ہے نزدیک ہے جو نیک ترین تمہارا ہو ہے از روی اخلاق کے اور دوسری روایت  
 میں ہے کہ بہترین تمہارے نیک ترین تمہارے ہیں از روی اخلاق کے شہر نیک مردم مذکور روایت

۱۲  
 سے علی سجاد  
 مدنی کے عہد میں وہ بیگ  
 اور سیاح میں  
 مسافر سماع لای  
 عہد میں آئے  
 اور میں نے  
 ملک میں  
 کہتے اور  
 تو میں نے  
 کہتا ہوں  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اور فرمایا یا حی یا شاکسہ ایمان سے اور فرمایا کہ ہر دین کے لیے ایک ایک خالق یعنی  
 اللہ تعالیٰ ہے اور خالق یعنی صنعتگر محمد و عیسیٰ علیہ السلام ہیں جب تک  
 آیتہ نور خدایمیں نشود دیدوبی شرم پسندیدہست اور نظر عقل خود آنیدہ نیست

اور فرمایا کہ یا ایمان دونوں اسپین لکھے ایسے ساتھی ہیں کہ اگر ایک ان دونوں میں اٹھایا جاتا ہے  
 تو دوسرے بھی اٹھایا جاتا ہے اور آپ نے معاذ کو مین کا قاضی کر کے بھیجا تھا اور انکے بھیجنے کے وقت  
 دت سہی بھیجیں اور ٹھہریں لیکن ٹھہریں اور وہ سوار تھے اور آپ پاپیادہ اوکے پونچا کے گوگے پس  
 معاذ کہتے ہیں کہ آخری وصیت آپ کی جب میں نے پاٹون رکاب میں لکھایہ تھی کہ فرمایا آپ نے معاذ  
 اچھا کرنا خلق اپنا لوگوں کی تعلیم کے لیے اور فرمایا بہترین تمھارے وہ ہیں کہ بہت دراز ہو مگر  
 اور بہت اچھے ہیں خلق انکے اور فرمایا کہ ملترین مومنوں کے ایمان میں وہ ہیں جو نیک ترین  
 انکے ہیں خلاق میں اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے بڑا کہا ابو بکرؓ کو اور حضرت صلی  
 علیہ وسلم بیٹھے اوسکے برا کہنے سے تعجب کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے جیسا دسنے اوکو  
 بہت زیادہ برا کہتا تھا ابو بکرؓ نے بعض بات کا اوسکی جواب یا پس آپ غصہ ہو کر اوطھہ کھڑے ہوئے  
 ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ مجھے برا کہتا تھا آپ بیٹھے تھے پھر جب میں نے  
 اوسکی بعض بات کا جواب یا آپ غصے ہوئے اور اوطھہ کھڑے ہوئے فرمایا تیرے ساتھ ایک نہشتہ  
 تھا کہ تیری طرف سے اوسکو جواب دیتا تھا پھر جب تونے اوسے جواب دیا تو پڑا شیطان پھر فرمایا  
 اسی ابو بکرؓ پر سب تلپون باتیں حق ہیں تمہیں ظلم کیا جاوے کوئی بندہ ساتھ کسی قدر ظلم کے پس چشم  
 پوشی کرے وہ بندہ اوس سے مدد کرے کہ مدد کرتا ہے امداد اوسکی مدد کرنی قوی اور زمین کھولا کسی  
 نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہے اوس سے سلوک کرنا ناتے داروں سے مکر یہ کہ زیادہ دیتا ہے  
 اوسکو اور سبب اوس دینے کے بکرت مال میں اور زمین کھولا کسی نے دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہے

اور فرمایا یا ایہا  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے رحلت فرمائی ۱۲  
 شہر جمادی الثانی ۱۲

مجلس کا دفتر

۱۰۰ کمال خلق آسمان

236

اوس سے زیادتی مال کی گمیر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ سبب دے کے کسی کو اور فرما کہ اس کو  
اللہ تعالیٰ کسی گھروالوں کے ساتھ برمی گمیر کہ دفع دیتا ہے اور کو سبب دس برمی سیکہ اور سبب  
کرتا اور برمی سے مگر کہ برمیو سچا تا ہے اور کو سبب دے کے اور فرمایا یہ لوگوں و حصص میں ہے کہ چھوڑا  
لوگو کو حقیقت میں یہ لوگوں و ہر کہ مالک ہو ایسے نص کا حصے کے وقت اور فرمایا کہ ہر دوں میں  
تھا کہ لوگوں مستحق ہیں ہر سبب کہ حقیر جائیں اور کو لوگوں کہ حصہ کھاے اللہ پر تو اللہ سچا کرتا ہے  
اور کو کیا ہر دوں میں مگر کہ دوری کوں لوگوں ہیں ہر سبب کہ جو کھانا تو کھانے کرے دلے اور فرمایا اللہ  
ہوگا کہ ہر دوں میں حصے دل میں دے کے برابر کر ہوگا اور فرمایا حصہ بگاڑتا ہے یا مال کو نہ سبب  
بگاڑ دیتا ہے یا اللہ اللہ اور فرمایا جو حصے کہ تو مع کرے ساتھ لوگوں کے اللہ تو اللہ کرتا ہے اللہ  
اور کو سبب دے ایسے ہی میں چھوڑا اور لوگوں کی آنکھوں میں مرگ ہے اور جو کھانے تو سبب کرتا ہے  
اللہ اللہ اور کو سبب دے ایسے ہی میں چھوڑا اور فرمایا حصہ بگاڑتا ہے یا مال کو نہ سبب  
سبب کرے لوگوں کے سبب کہے یا سبب سے اور فرمایا حلقی حل کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جو سبب  
سبب کہ لہو بگاڑ دیتا ہے اور فرمایا جو کوئی چاہے کہ کھانا کی حلقے اور کو دوری اور عمر دار ہو تو  
او سے چاہے کہ سبب کرے اسے حقے والوں سے اور فرمایا میں بھیرے فی تقدیر الہی کو گمراہ  
اور میں بھیرے فی تقدیر الہی کرے سے ماں باب ابراہیم کے ساتھ اور تحقیق آدمی محمد و کیا جاتا ہے  
دور سے سبب گمراہ کے کہ ہو جاتا ہے اور فرمایا میں جنت کرتا اللہ اس شخص ہر کہ  
میں رحم کرادہ لوگوں برابر فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کہ ظلم سے مسلمان برابر سبب  
اور کو سبب دے کہ ہر دوں میں اور کو کوئی موتا ہے حاجت والی میں بھائی مسلمان کی تو موتا ہے اللہ تعالیٰ  
حاجت روئی میں اور کو کوئی دور کرے مسلمان سے کوئی عزم تو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوس  
ایک بڑا عزموں سے دن قیاس کے اور کو کوئی بڑھلے عیب کسی مسلمان کا تو بڑھلے گا

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

فصل بیان اوسکے دن قیامت کے اور فرمایا نہیں ہو جسے جو کہ نہ رحم کرے ہمارے جو کہ  
اور نہ نیکو نہ رکھے ہمارے بڑوں کی اور نہ رحم کرے ساتھ نیک کے اور نہ منع کرے برائی سے  
اور فرمایا فاضل ترین اعمال خالق نیک وہی

فصل اول بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم اور عفو فرمائی کا  
کفار کی اذیتوں پر صبر و شکیبائی کا

یہ صفات اعظم صفات نبوت سے ہیں باریت کا کوئی شخص بغیر قوت ان صفات کے اٹھا  
نہیں سکتا فرمایا حق تعالیٰ نے وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبْرًا وَعَلَىٰ مَا كُذِّبُوا  
كَذَّأُوذُوا اور فرمایا حق تعالیٰ نے فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَوْ أَنَّكَ لَرَأَيْتَ  
طَاعَاتِ اور عبادات اور منہج تمام حیات و مرگت کا ہر اور صبر آپ کا ایذا پر کفار وغیرہ کی سببیت  
زیادہ اور سخت تر تھا جیسا فرمایا مَا أَوْذَىٰ نَبِيٍّ مِّثْلَ مَا أَوْذَيْتَ نہ ایذا یا گیا کوئی نبی جیسا  
میں ایذا یا گیا اس واسطے کہ جس آپ کی اسلام پر امت کے زیادہ تھی اس ایذا یا نا بھی لپکا اوسکے کفر  
سے بیش از بیشتر تھا و ایت شفا میں قاضی عیاض رح نے لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی حَتَّىٰ الْعُقُودُ أَصْرُهَا الْعُرْفُ وَاعْرَضَ عَنِ الْجَاهِلِينَ  
یعنی خوب پکڑے معاف کرنا اور کہ نیک کام کو اور کنارہ کرنا ہلوان سے بہت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
جبرئیل علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر تاویل پوچھی تفسیر میں نے عرض کی میں حق تعالیٰ سے پوچھ کر  
عرض کروں گا پھر وہ آپ سے رخصت ہوئے تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا محمد صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے آپ کو کہ صلہ رحم کریں آپ اوسکے ساتھ کہ قطع رحم کرے  
آپ نے اوسکے ساتھ چھی بھلی بات بولنے سے اور احسان کرنے سے جیسے پرہیز بھیجنا اور  
اوسکی زیارت اور ملاقات کرنی اور اوسکو سلام کہلا بھیجنا اور تم سے یہ کہ دیوین آپ اوس شخص کو

فصل بیان اوسکے دن قیامت کے اور فرمایا نہیں ہو جسے جو کہ نہ رحم کرے ہمارے جو کہ اور نہ نیکو نہ رکھے ہمارے بڑوں کی اور نہ رحم کرے ساتھ نیک کے اور نہ منع کرے برائی سے اور فرمایا فاضل ترین اعمال خالق نیک وہی

فصل اول بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم اور عفو فرمائی کا کفار کی اذیتوں پر صبر و شکیبائی کا

یہ صفات اعظم صفات نبوت سے ہیں باریت کا کوئی شخص بغیر قوت ان صفات کے اٹھا نہیں سکتا فرمایا حق تعالیٰ نے وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبْرًا وَعَلَىٰ مَا كُذِّبُوا كَذَّأُوذُوا اور فرمایا حق تعالیٰ نے فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَوْ أَنَّكَ لَرَأَيْتَ طَاعَاتِ اور عبادات اور منہج تمام حیات و مرگت کا ہر اور صبر آپ کا ایذا پر کفار وغیرہ کی سببیت زیادہ اور سخت تر تھا جیسا فرمایا مَا أَوْذَىٰ نَبِيٍّ مِّثْلَ مَا أَوْذَيْتَ نہ ایذا یا گیا کوئی نبی جیسا میں ایذا یا گیا اس واسطے کہ جس آپ کی اسلام پر امت کے زیادہ تھی اس ایذا یا نا بھی لپکا اوسکے کفر سے بیش از بیشتر تھا و ایت شفا میں قاضی عیاض رح نے لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی حَتَّىٰ الْعُقُودُ أَصْرُهَا الْعُرْفُ وَاعْرَضَ عَنِ الْجَاهِلِينَ یعنی خوب پکڑے معاف کرنا اور کہ نیک کام کو اور کنارہ کرنا ہلوان سے بہت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر تاویل پوچھی تفسیر میں نے عرض کی میں حق تعالیٰ سے پوچھ کر عرض کروں گا پھر وہ آپ سے رخصت ہوئے تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے آپ کو کہ صلہ رحم کریں آپ اوسکے ساتھ کہ قطع رحم کرے آپ نے اوسکے ساتھ چھی بھلی بات بولنے سے اور احسان کرنے سے جیسے پرہیز بھیجنا اور اوسکی زیارت اور ملاقات کرنی اور اوسکو سلام کہلا بھیجنا اور تم سے یہ کہ دیوین آپ اوس شخص کو

فصل بیان اوسکے دن قیامت کے اور فرمایا نہیں ہو جسے جو کہ نہ رحم کرے ہمارے جو کہ اور نہ نیکو نہ رکھے ہمارے بڑوں کی اور نہ رحم کرے ساتھ نیک کے اور نہ منع کرے برائی سے اور فرمایا فاضل ترین اعمال خالق نیک وہی

فصل اول بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم اور عفو فرمائی کا کفار کی اذیتوں پر صبر و شکیبائی کا

یہ صفات اعظم صفات نبوت سے ہیں باریت کا کوئی شخص بغیر قوت ان صفات کے اٹھا نہیں سکتا فرمایا حق تعالیٰ نے وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبْرًا وَعَلَىٰ مَا كُذِّبُوا كَذَّأُوذُوا اور فرمایا حق تعالیٰ نے فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَوْ أَنَّكَ لَرَأَيْتَ طَاعَاتِ اور عبادات اور منہج تمام حیات و مرگت کا ہر اور صبر آپ کا ایذا پر کفار وغیرہ کی سببیت زیادہ اور سخت تر تھا جیسا فرمایا مَا أَوْذَىٰ نَبِيٍّ مِّثْلَ مَا أَوْذَيْتَ نہ ایذا یا گیا کوئی نبی جیسا میں ایذا یا گیا اس واسطے کہ جس آپ کی اسلام پر امت کے زیادہ تھی اس ایذا یا نا بھی لپکا اوسکے کفر سے بیش از بیشتر تھا و ایت شفا میں قاضی عیاض رح نے لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی حَتَّىٰ الْعُقُودُ أَصْرُهَا الْعُرْفُ وَاعْرَضَ عَنِ الْجَاهِلِينَ یعنی خوب پکڑے معاف کرنا اور کہ نیک کام کو اور کنارہ کرنا ہلوان سے بہت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر تاویل پوچھی تفسیر میں نے عرض کی میں حق تعالیٰ سے پوچھ کر عرض کروں گا پھر وہ آپ سے رخصت ہوئے تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے آپ کو کہ صلہ رحم کریں آپ اوسکے ساتھ کہ قطع رحم کرے آپ نے اوسکے ساتھ چھی بھلی بات بولنے سے اور احسان کرنے سے جیسے پرہیز بھیجنا اور اوسکی زیارت اور ملاقات کرنی اور اوسکو سلام کہلا بھیجنا اور تم سے یہ کہ دیوین آپ اوس شخص کو







فصل چہم

کتابخانه جامعہ اسلامیہ

[illegible]

فصل ہفتم

سیان عبید و حکیم بن

[illegible]

14

کمال آیت الہیہ ملک مہر الام  
 شمس کے اوپر سے پڑے ہوئے  
 صبر و قریب و یناب حال  
 و قال اس میں ہے کہ  
 الخلاق سے اس لفظ کے  
 دور بجا گئی ہے "مستغنیہ  
 عبد الرحمن بن حنفیہ  
 ابن خنوف مبارک اللہ عنہ  
 و فیہ ذکر حیات و طیب  
 و فیہ یروای عن ابی جابر  
 کہ کہ کو ہر شخص کے لیے  
 رہا



شہید کیا اور دندان مبارک کو پتھر سے زخمی کیا فرمایا ہاں وہ دن کہ میں نے اوس میں اذیتیں پائیں ہیں  
قریش سے کہ میں ان کی جماعت کے پاس گیا تا شاید وہ لوگ ہمارے ساتھ ایمان لائیں اور اہل غرہ  
میری مدد کریں ان لوگوں نے میری تصدیق نہ کی بلکہ مجھے اذیتیں دیں اور مجھے پتھروں سے مارا تا آنکہ  
ایڑھی میری لہو لہان ہو گئی جب کسی نے میری بات قبول نہ کی وہاں سے میں بھرا وہ دن بڑا گرم تھا میں  
ایک گوشے میں ادا اس درخت کے شاخہ جابٹھا اور حق تعالیٰ سے مناجات کرنے لگا کہ خداوند اتیری  
راہ میں جو کچھ اذیت مجھے پہونچتی ہے میں اوس سے خوش ہوں مگر تو دیکھتا ہے کہ تیری رضا کے لیے کسی  
کبھی اذیتیں برداشت کرتا ہوں عجز و بیچارگی میری تو خوب جانتا ہے اور مدد میری تو کر سکتا ہے پیکر  
علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق جل و علا بعد سلام کہ فرماتا ہے کہ ایک فرشتہ ہو گا تو  
پہاڑوں کے اوپر اس سے تابع تمھارے کیا کہ تم جو کہو گے وہ فوراً اوسکو بجالائے آخر وہ فرشتہ آپ کے  
پاس حاضر ہوا اور بعد سلام کے اوسنے عرض کی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم ہوا ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم فرمائیں تو یہ دونوں پہاڑ جو کہ میں ہیں درہم برہم کر دوں اور سارے شہر کے کوز میں مٹی بھسا  
دون تاکہ اوبہ کے والوں کا نام و نشان کچھ نہ رہے مصلحت آپ کی کیا ہے یا رسول اللہ جو اشداد ہو جا لاؤ  
آپ نے فرمایا کہ میں اس لیے نہیں آیا ہوں کہ سب ہلاک خلق کا ہو ورنہ لعل اللہ منجی ہر حق احبا و اوجہ  
بمَنْ يَعْزِبُكَ اللَّهُ وَخَدُّكَ لَا تَمُرُّ بِكَ لَكِنَّ شَايِدَ حَقِّ تَعَالَى اِنَّ لَوْ كُوْنُ كِي نَسْلُ سَ اَوْنِ لَوْ كُوْنُ مَوْدُوْا  
کہ اللہ تعالیٰ کو یگانگی کے ساتھ پتھر شکن ہیں اور اسے ایک کہیں روایت ہے کہ عروہ بن زبیر نے عبد  
بن عمر سے پوچھا کہ جو کچھ انڈین اہل قریش کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمنے دیکھیں  
پہن شہداء و مجاہدان کہہ کرہا ایک نے ان شرافت قریش حجرین بیٹھے ہوئے تھے تذکرہ آپ کا درسیان آیا لوگوں  
نے کہا کسی ہوا فے میں ہمنے استدر تحمل نہیں کیا جیسا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہ ان سے ہیں  
اذیتیں پہونچتی ہیں وہ ہم لوگ کو سڑی کہتے ہیں اور میرے آباء و اجداد کو دشنام دیتے ہیں اور یہ سب مکتوبہ

۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

اور میں کو پورا کہتے ہیں ہم لوگ یہاں سے سینے ہیں اور انکو کچھ کہتے ہیں قہر اسی ماحریت  
میں تھے کہ سید عالم علی الدعا و دعا تہ لب لاسے لایر طواف حاد کہہ میں متعول ہونے میں ہر  
سبب سے اونچے اور مستعد

طواف کر کے آس کھڑے تھے اور وہیں میں مہربانوں میں رہا۔ یہاں سے  
نکرو گئے تو تہل کہ یوں کے تھیں میں کج کو گناہ گریہ سمجھا کہ میری سانس سے تم گسرتے ہو پھر جاؤ  
ہملا مات کو سکے کاٹنے لگے اور ان کے دم مرد گئے پھر آپ کے ساتھ حالوں ہی کر کے لگے

اور کہنے لگے یا مالہ القاسم ہم یہ کام میں متعول نہ آیا میں ان نور اطواف کر کے گھر کے دروازے  
دل بھرو دیوٹ ہاں شمع ہوئے اور کہنے لگے اور لوٹ تو فجر کی جمنے باتیں میں لین اور کھینچا اور کا  
جاتے سے لگے اگر ایش تار کو بائیں کے تو مافات کا مذاک کرینگے وہی ہوں رہتے تھے کہ ناگیا  
آپ تسریع لائے اور طواف کر کے لگے اول سلسلہ لڑے اکابر آپ پر عمل اور چوم کیا انور کہنے لگے

تو ہی میں اور ہمارے تو مکرز کا کتابی فرمایا ہاں کہا ہی اور کہتا ہوں آخر غنہ میں الی معیضہ و حیوکل  
لگے کو آب کی ردائے مبارک کا آب کی گردن مبارک سے ملنا اتنی کہ سانس کا آنا تھا آپ پر  
نگاہ ہو گیا انکو مکریدین نے فریاد کی اور رونے لگے کہ ہم لوگ اسکو مارتے ہو جو کتابی کہ یہ درگاہ

ہمارا خدا ہے اور یہ رب ہے اس سے آیات معات لایا ہی لوگوں نے اتھ آیا سے روکے اور  
انکو لڑکے کے ساتھ بھڑے اور اسقدر اوکو درد و صبر کی کٹے موتی ہو گئے آخر یہ تمہیں اور ہم اوکی  
آئی اور اوکو گھار نوحا کے دست تقدیر سے تلاض کر کے گھر لے گئے روایت عبد اللہ بن مسعود

کہتے ہیں کہ کبھی میں مدعا آب سے قریش کے حق میں ہی تھی مگر اوس دن کہ آپ سر دیکھ کے  
سارے طرح سے تھے اور انو حمل لعین کروہ قریش کے ساتھ ایسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے  
آس پاس کسی نے ایک وٹ دج کیا تھا اور شہدہ ان اسکا ٹھکانا تھا ابو جہل انھوں نے کہا

یہ سید عالم اور  
اس وقت کی  
پیشانی  
۳۳  
و اب سے  
کے ساتھ







اور اس کے بعد حضرت علیؓ نے اوس کا اور اوس کے شوہر ابو لؤب کی شان میں سو گت بت دیا اور فرمایا  
روایت سے اس میں اہل آپ کے ساتھ سخت برائی کیا کرتا تھا اور گالیوں دینا تھا ایک ان جناب  
ابن الاثیر کا کچھ دین نہ اوس کے ساتھ انھوں نے اوس سے قتال کیا اوس ملعون نے کہا محمد صلی  
علیہ وسلم جہنم میں دیتے ہیں کہ کل تم ہشتی ہو گے وہاں جو چاہو گے پانچو گے انھوں نے فرمایا اللہ  
ہاں عاص نے کہا جیسا ہی ہر تو خود چڑے دن اور صبر کرو کل ہشت ہی میں تمہارا قرض ہم کو ادا کر دینا  
کیونکہ جب تم کو خدا اور جبریل و ملائکہ ہشت میں لے جائیں گے تو میں کچھ سے کہہ نہیں ہوں مجھے بھی لے جائیں گے  
نے اوس کے پاس یہ آیت اوتاری کہ اِنَّ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِہٖا وَ قَالَ لَا وَتِیْنِ مَکَلًا  
وَوَلَدًا اَطْلَعْتَ الْغَیْبَ تَافُخْ لَہٗ رَوٰیث ہر کہ ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط ان دونوں  
پاس ہڑی دوستی تھی اور آپ کے ساتھ دونوں عداوت جانی رکھتے تھے ایک ان عقبہ آپ کے  
پاس آیا تھا اور آپ کا کلام و لہجہ سننا تھا جب ابی معیط ملعون کے پاس گیا یہ ملعون عقبہ سے ہتھیار  
اور اوپر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیوں گیا اور بات اونکی کیوں  
تو نے فتنی اب میں ہرگز تیرا سونہ نہ دیکھو گا اور تجھ سے کچھ بات چیت نہ کروں گا اور تیرے ساتھ شہادت  
وہ ریخت ہو فوف کروں گا اور اپنے قس میں عقبہ ہر چند آپ کے دین میں سے تیرا کرتا تھا وہ  
پانچا تھا اور آخر اوس نے کہا کہ خیر اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنا تھوک بھینکے تو میں تجھ سے  
صلح کروں پھر اوس نے پاشا طراوس ملعون کے تھوک اپنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
سور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غایت حلم و مہربانی سے اوس کے حق میں بددعا کی صبر و سکوت فرمایا  
عالم نے آپ کی طرف سے اوس کے پاس یہ آیت اوتاری کہ یَوْمَ یَعْصِی الْکَافِرُ عَلٰی اَمْرِہٖ فَاَیُّکُمْ  
بَاکِبْنِی اَمَحَدٌ مَّعَ الرَّسُوْلِ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ لَیْسَ بِنِیْ لَکُمُ الْاِخْتِیَارُ فَلَا تَاْخِذْ بِہٖ  
لَقَدْ اَصْلَحَ نَبِیُّہٗی الَّذِیْ رَکِبَ اَنْجَاحِیْ رَوٰیث بخاری نے جبر بن مطعم سے روایت کی ہے

اور اس کے بعد حضرت علیؓ نے اوس کا اور اوس کے شوہر ابو لؤب کی شان میں سو گت بت دیا اور فرمایا  
روایت سے اس میں اہل آپ کے ساتھ سخت برائی کیا کرتا تھا اور گالیوں دینا تھا ایک ان جناب  
ابن الاثیر کا کچھ دین نہ اوس کے ساتھ انھوں نے اوس سے قتال کیا اوس ملعون نے کہا محمد صلی  
علیہ وسلم جہنم میں دیتے ہیں کہ کل تم ہشتی ہو گے وہاں جو چاہو گے پانچو گے انھوں نے فرمایا اللہ  
ہاں عاص نے کہا جیسا ہی ہر تو خود چڑے دن اور صبر کرو کل ہشت ہی میں تمہارا قرض ہم کو ادا کر دینا  
کیونکہ جب تم کو خدا اور جبریل و ملائکہ ہشت میں لے جائیں گے تو میں کچھ سے کہہ نہیں ہوں مجھے بھی لے جائیں گے  
نے اوس کے پاس یہ آیت اوتاری کہ اِنَّ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِہٖا وَ قَالَ لَا وَتِیْنِ مَکَلًا  
وَوَلَدًا اَطْلَعْتَ الْغَیْبَ تَافُخْ لَہٗ رَوٰیث ہر کہ ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط ان دونوں  
پاس ہڑی دوستی تھی اور آپ کے ساتھ دونوں عداوت جانی رکھتے تھے ایک ان عقبہ آپ کے  
پاس آیا تھا اور آپ کا کلام و لہجہ سننا تھا جب ابی معیط ملعون کے پاس گیا یہ ملعون عقبہ سے ہتھیار  
اور اوپر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیوں گیا اور بات اونکی کیوں  
تو نے فتنی اب میں ہرگز تیرا سونہ نہ دیکھو گا اور تجھ سے کچھ بات چیت نہ کروں گا اور تیرے ساتھ شہادت  
وہ ریخت ہو فوف کروں گا اور اپنے قس میں عقبہ ہر چند آپ کے دین میں سے تیرا کرتا تھا وہ  
پانچا تھا اور آخر اوس نے کہا کہ خیر اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنا تھوک بھینکے تو میں تجھ سے  
صلح کروں پھر اوس نے پاشا طراوس ملعون کے تھوک اپنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
سور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غایت حلم و مہربانی سے اوس کے حق میں بددعا کی صبر و سکوت فرمایا  
عالم نے آپ کی طرف سے اوس کے پاس یہ آیت اوتاری کہ یَوْمَ یَعْصِی الْکَافِرُ عَلٰی اَمْرِہٖ فَاَیُّکُمْ  
بَاکِبْنِی اَمَحَدٌ مَّعَ الرَّسُوْلِ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ لَیْسَ بِنِیْ لَکُمُ الْاِخْتِیَارُ فَلَا تَاْخِذْ بِہٖ  
لَقَدْ اَصْلَحَ نَبِیُّہٗی الَّذِیْ رَکِبَ اَنْجَاحِیْ رَوٰیث بخاری نے جبر بن مطعم سے روایت کی ہے

کہ دریاں اسکے کہ وہ جلا حاتا تھا ساتھ ساتھ حاتمہ صہرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت  
 بچھڑے آسکے جس کی لطافتی سے پس آئی کے ساتھ چھٹے اسرائیلی اور اموال عینیت جیسے کہ آیت  
 مانگے لگے حتیٰ کہ مانگتے لگتے لگے آئی کو طرف رحمت رسول کے پس ایک مصلیٰ رسول نے حاتمہ صہرت  
 کو آئی کی یعنی تاکہ گئی حاتمہ صہرت کو او میں پس ٹھہر گئے آئی اور فرمایا میری حاتمہ صہرت دو سو اکر ہوتی  
 میرے پاس حاتمہ صہرت گئی اس حاتمہ صہرت کے حاتمہ صہرت کے حاتمہ صہرت میں پس تو لا محالہ تقسیم کر دیا  
 میں او کو دریاں بھلائے بچھڑے ہم محکم پھیل اور چھوٹا اور ڈرے والا فقر و عیسیٰ سے روایت  
 امام شافعی نے دلائل السنۃ میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے روایت کی کہ میں حاتمہ صہرت  
 رسالہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ن آس کے ہمراہ کوہ صفا گیا مشترکاں ہو و ہاں مجمع تھے  
 ولید بن مسعود کے پاس ایک ست بھاوہ کے سلاوس ست کو یوں ہے تھے آس حد مدح و ہاں فرمایا  
 یا معشر قریش کو لا الہ الا اللہ ولید نے او حمل سے کہا تم کیا کہے ہو اس جمع میں حد کو سرور  
 کروں او حمل لسنے او سے سو گندہ مچی کہ ہاں تک بھلائے اس مائے میں ہو کے تقسیم کر ولید  
 اوٹھا اور ایسے ست کو کا دے کر رکھے ہوئے آس کے ماس آنا اور کہا ابو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہو  
 کہ میرا حاتمہ صہرت ارگہاں سے رو دیکھتے آسے فرمایا ہاں ایسے ہی اس مصلیٰ نے کہا اس وقت میرا  
 حاتمہ صہرت گردن پر ہوا و س دیکھتے ہیں تم بھی ایسے حد کو دکھلاؤ جو کہ راحت دل اول سب ہاں کا  
 ہو عقل سے سو رہتا آسے سولے جیکے کے کچھ جواب دیا یہ سب بھرت کی عبادت میں مشغول  
 ہوئے اور کہنے لگے ای ہاں سید امی ہاں سولے ای ہاں معبود ہم یہاں ہیں کہ ہمیں محمد کے  
 قتل پر تو یاری دے فوراً ایک دیو نے ست کے پیٹ سے آوار دی اور مدت مدہ آئی کی اور اس میں  
 کی چہ ہمیں پڑھیں جب ان آیات کو آپ نے ساما دل ملول گھر کو بھر کے میں آپ سے یہ چھا  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعینا ست کی آپ نے سیدنا فرمایا ہاں شیطان ہی ہے کہ پیٹ میں







بلانہ لون پھر سیر طرح تین لک ایت نے آت واپس گئے آخر آپ نے زرد پونی اور نلو کو جامل کیا اور کمان  
 ہاتھ میں لیکر گھوڑے پر سوار ہو کر جو ان شہر کان عرب فتح تھے کو صفا پر جا پہنچے آخر جب طواف  
 کیا تو ہوسے شہر کے بن پر گھوڑا دوڑا کر پونچے اور پوچھا ہی اہل قریش کسے میرے برابر زادے پر ظلم  
 ہو چکا یا ہوا ابوہل احبن نے سب پہلے سبقت کر کے کہا کہ میں نے فرمایا امی بد بخت کیا سبب ہو اگر تو نے  
 اوس فرزند زرجند کو ایذا دی لات غری کی سو گند اگر میں اوس وقت رہتا تو ایک وار میں تم سمجھوں کے  
 نہ ونگو بلا ذریعہ تن سے جدا کر دیتا یہ کہ گھوڑے سے کوہے اور ابوہل پر اتنی کمان چلائی کہ سات  
 جگہ نہ نہروں کا پھٹ گیا پھر تھر تھر سے ہجر الہام میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طلب کرتے ہوئے پونچے دیکھا  
 کہ آپ ایک گوشہ مسجد میں روئے جانب کعبہ بیٹھے ہوئے ہیں نزدیک جاکر سلام کیا آپ نے کچھ ایسی  
 التفات نہ کی پھر دوسری بار کہا السلام علیک یا ابن ابی نمیچ آپ نے کچھ التفات نہ کی اور لڑھی کو ہنر  
 لڑنے لگا نکھوٹ کی پیپ سے ایک بار گریسے لگے اور فرماتے تھے چھوڑ دو مجھے ایسے باکس کو کاوسکے  
 پچھا ہوں نہ پائے مان ہو نہ بھائی نہ کوئی مددگار نہ کار گزار نہ یار نہ غمگسار نہ انیس ہونے مر مر اس طرح

آہ کا نہ زنا نہ خبیرم نیست	سیچکس را ز جمال من غم نیست	بایدم ساخت با چراغ دل
از کسی چون امیدم نیست	دم تیارم زدن سوز درون	کہ کسم غمگسار و چند غم نیست
فقیہ غم کہ من دادم	بالا کہ گویم کہ هیچ غم نیست	غم زدن قسم کھائی کہ ای فرزند

ارجمند تیر جی ہی پاسداری کو میں آیا ہوں فرمایا امی چچا قسم اوسن کی کہ مجھے برستی خلق کی طرف بھیجا  
 ہرگز اگر تم ان شہر کن کے ساتھ اتنا مقابلہ کرو کہ اچھے لہو میں لہو بان ہو جاؤ اور اس قوم نے  
 ادب کو اپنے گھوڑے کی ٹاپ سے برونڈا لگا کر اس کی کچھ ضروری نمائندہ ملے گی جب تک یہ لکھنے  
 نہ کہو گے پھر خیر ایت اوائل سورہ ہون اور سورہ کہ آپ سے پڑھو اسکے سنہ والو حکاتے  
 اختیار ہو گیا کہ آج کی رات منو چکر صحیح تھا ہے پاس کر لیں ان لاؤں گا پھر غم و مان سے اپنے

۲۹  
 یہ غم نہ ہو کہ  
 مسکن  
 اور وہ بلون دلیات  
 غم نہ ملے کہ  
 سے کہنا تھا کہ  
 غم نہ ملے کہ  
 دیا اسو اسو اسو  
 یہ غم نہ ہو کہ  
 مسکن  
 اور وہ بلون دلیات  
 غم نہ ملے کہ  
 سے کہنا تھا کہ  
 غم نہ ملے کہ  
 دیا اسو اسو اسو

یہ غم نہ ہو کہ  
 مسکن  
 اور وہ بلون دلیات  
 غم نہ ملے کہ  
 سے کہنا تھا کہ  
 غم نہ ملے کہ  
 دیا اسو اسو اسو

گھر چلے آؤ تو اس حق تعالیٰ سے ایسے عیسے کے پاس حاضر چار فرشتے تھے قرعہ پہاڑ کا قرعہ پہاڑ کا قرعہ  
 آدم کا قرعہ سوا کا میں حکم کہ جو کچھ آپ درمیان میں دیکھنا چاہیں وہ اس میں لکھا ہے جس کا وہ آپ کی ہدایت  
 حاضر ہوئے آپ سے ایک سے بوجھا کہ دوسروں میں کس فرشتے کا ہے اور کس سے کس کی قوت اور  
 قدرت تھی جس کی راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں پہنچا ہوں اگر آپ درمیان میں یہاں سے  
 دس کو حکم کہ وہ کہ ایک ہزار سال قبل ترس او طوماں لوح کی طرح آسمان میں کوہ والا کروں کہ آپ ان  
 طاعی ماسی قوم عرب سے ہائی بائیں آپ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم  
 تھو دوسرے سے وہ جیسا تیرا قدرت کس سے تھی جس کی راہ میں ہو اور ہو گئی ہوں اور ہوا ہو رہی ہے  
 او اہل کے کہ وہ ماکہ کی طرح ایک جھوکے میں رہا کروں اور آپ کو ماکہ سے ان بدستوں کی  
 جیسے طروں آپ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم میرے سے تھی جس کی قوت ہو  
 جس کی آفتاب پر ہو گئی احاطہ ہو تو آفتاب کو ان کے عمار کے سر کے ایسا قریب کروں کہ میرے  
 کھسے لگیں اس کے سب مرجائیں اور آپ کہ ایک تہ سے صاف لے دے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
 العلی العظیم جو تھی سے وہ جیسا تیرا قدرت کیا ہو جس کی میں ہمارا و کما ہرستہ ہوں فرماں ہو کہ وہ ہر  
 کو چٹے او کھا کر ہوا راڈ راڈوں اور کے اور کے والوں پر گردوں تاکہ سٹ کا کہ میں طائیں اور ایک  
 انکی اید سے ہائی لے دے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تیرا قدرت ہو جس کی قوت ہو  
 سے جس سے آفتاب کو دیکھیں میں جو کہوں سو کروں عا کرنا ہوں تم آئیں کہو او سمجھوں لے کہا سٹا  
 و طاقہ سروں یا آنکھوں سے آپ کا درما ہوا ایک سماں کی طرف ہا سٹا اوٹھا کر دعا کرے لگے کہ خدا و ماہم  
 لوگوں سے اپنے سب قسم کے عذاب اوٹھالے او میری قوم کو راہ راست دکھا اور صلاحیت میں لاکہ  
 میری قوم سے سالک کو میں حاس اور حق نہیں سمجھتی اور وہ فرشتے آئیں کہ تھے تھے بعد دعا  
 اس کے حق میں مرھا اور میں کہتے لگے کہ

مجلس کی جگہ یاد آ رہی ہے  
 کہ وہ اس کے آگے آئے تھے  
 اور اس کے آگے آئے تھے  
 ۲۰  
 یہ کوئی  
 ساہوکار ہے  
 صاحب مدد ہے



لویا حضرت محمد

علیہ السلام

میں اس وقت مری ہو گیا کہ انھوں نے کہ انکے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ہوا تھا  
 اس کے جسم مبارک ایک مرد جو کہ علیہ السلام کی تہمت تھی پھر بکھڑا ہوا ایک عورت کو آپ کے پاس  
 آیا اور دار مبارک کی اس سے بڑے روئے کھینچ کر لیا کہ کیا میں نے کہ اس کے روئے کھینچ کر لیا  
 مبارک میں آپ کے جرات کی اور اس مبارک کی چھل کی پھر کہا اے اجماع و دوسرے  
 دونوں اس پر کچھ مال سے لے کر تمہارے پاس پہنچو تمہارا دل دے گا یہاں یا یہاں یا یہاں  
 جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مال تو اسدی کا ہوا میں اس کا مدد ہوں اس کے حکم  
 اس کے مال میں تصرف کرتا ہوں پھر فرمایا وقتاً دیکھتے آئے اے عورتیں مانتے ہو تو  
 لیا جاوے گا جس سے اسی لے آئی اس کا جو تو نے میرے ساتھ کیا کہا میں فرمایا آپ نے کیوں نہیں اس  
 لیا جاوے گا جس سے کہا اس واسطے کہ آپ مدی کے مونس مدی میں کرتے ہیں یہ حضرت علی علیہ السلام  
 و سلم اور فرمایا ایک مرد کو کہ ایک دھیرا اس کے جھوٹا سا روئے اور یہ دلاوے

مدی را مکانات کے دل میں | ابرہل مورت کو محمد کے | اسی لایا یہ  
 مدی ویدہ ویکوئی کر دیا | اور میں اس طرح مراد ہو رہا ہوں  
 میں کہ ایک دن خاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھا  
 جب پھر وہاں سے آپ اٹھنے لگے تو تمہاری بی بی میں بھی آپ کے پاس آئیں  
 ایک دم گواہی کی آپ کے پاس آیا اور یہاں مبارک کو آپ کے سر پر لے لے کر لے کر لے کر لے کر  
 حتیٰ کہ وہاں مبارک آپ کی سر پہ گئی اور قریب تھا کہ سر مبارک آگ لگے اور وہاں سے آگ لگے  
 اس کو گواہ کی طرف متوجہ ہو کر کہ فرمایا کہ تو کیا عرض کرے اور وہ یہ کہ میں نے اس کے پاس سے  
 اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے

میں نے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے



[illegible]

ماں سہرہ شہین

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰





[illegible][illegible][illegible][illegible]

وَاَيَاكَ الْغَفَّةَ وَالْفُحْشَ اہستہ رہو اور عیاشی نہ کرنا اور کڑی بات اور بیہودگی سے بچو کما عایت نے  
 کیا آپ نے تمہیں سنا جو ان بھجوں نے کہا فرمایا آیات نے نہ سنا جو میں نے کہا میں نے رو کیا ان پر میں نے قبول ہوئی  
 میری دعا ان کی شان میں اور نہ قبول ہوگی لو کی دعا میرے حق میں روایت ہے عبد اللہ سے  
 کہ کچھ مال غنیمت کا آپ نے تقسیم کیا پس ایک مرد انصاری نے کہا واللہ یہ قسمت بوجہ اللہ سے واصل کر رہو  
 میں نے کہا میں یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ چکا ہوں میں آپ کے پاس آیا اور آپ صحابہ  
 ساتھ بیٹھے تھے پس بات آہستہ میں نے آپ سے کہی آخر بہت شاق ہوئی یہ بات آپ پر اور نتیجہ ہو گیا  
 چہرہ انور آپ کا اور غصہ ہوئے آپ حتیٰ کہ میں نے دوست کہا کہ میں یہ بات آپ سے نہ کہا ہوتا پھر فرمایا  
 آپ نے موٹی اس سے زیادہ اذیت دیے گئے ہیں پھر صبر کیا یہ رولہ البخاری روایت ہے کہ جب  
 نبی المصطلق کی شکست ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کبار مدینہ منورہ کو نہ ہو ورتقیاب  
 ساتھ غنائم کثیرہ کے روانہ ہوئے اثنائے راہ میں حجاجہ ابوہریرہؓ کو کرے عمر کے اور سنا چنی  
 منافق سے جو حلیف ابن ابی رئیس المنافقین کا تھا آپس میں لڑائی ہونے لگی حجاجہ نے مہاجرین کو  
 آواز دی اور نشانہ انصار کو پس جہاں نے جو فقرے مہاجرین سے تھے حجاجہ کے لیے پرہیز کرنا  
 طہانچہ مارا نشانہ نے ابن ابی سے اس کی شکایت کی ابن ابی غصہ ہوا اور جہاں کو کہا تو اس صبح کا ہوا کہ  
 ہم لوگو کو نماز کیا طہانچے ہی کھایا جو محمد کی صحت پر لوگوں نے اختیار کی ہو واللہ ما مکتنا و ما ملکم الا  
 حکما قیل سمیع کلک یا کلک قسم خدا کی میری اور اوٹنی راوت ایسی ہوئی جیسے مثل کتہ ہیں  
 کہ اپنے کتے کو مال کر فریہ کر رکھہ آخر وہ بھی کھانگیا اور ابی کے ایک گروہ اس کی قوم کے تھے  
 کہا واللہ کین یجمل الی المدینۃ لیخرجن الا عرۃ منہا الا ذل والدا اگر مدینہ ہم پر پہنچا  
 تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے نکال دینگے اگر اپنے کو سمجھا اور نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ  
 اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر کہا تم لوگوں نے اپنے سے یہ بلا سریری ہی تم لوگوں نے اپنی جان پر کیا کیا

ایک ایک شہر کی کہ بچے  
 مدینہ منورہ کو نہ ہو ورتقیاب  
 اس کو کتے کے رونے  
 جہاں کہ نکلیا جاسے نہ  
 مہاجرین کو کہ  
 یہ امر اور جو غیب میں  
 تھا ۱۲ معراج النبوة













بلجائے اور بانی اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر کہلا کر پھیلے تھے کہ قریش کے  
سے باہر اگر آپ سے بغض و زاری طلب مان کرتے اور ہر سے ابوسفیان اور بدیل حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خبر میں دریافت کرنے کو آئے تھے ابوسفیان نے بدیل سے کہا کہ اس قدر لشکر اور اتنی آگ  
میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی غرض اس خبر کے ادراک کے لیے اوسرا و دھروڑتے پھرتے تھے حضرت عبا  
کو ابوسفیان نے پہچان کر کہا میرے مان باپ تمہارے قربان ہوں کہو کیا حال ہے آپ نے فرمایا اب بے رتو  
یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر میں جس نہر آدمی کے ساتھ ہیں افسوس بہ قریش کے حال ہیں  
روست ہر نصیحت گیر اندر گزشت  
بکام دشمن کی گزشتیں زعم مخروش  
ابوسفیان نے کہا اب کیا حیل کروں فرمایا اب تیری گردن ماری جاگیلی  
خیر خیر میرے ساتھ اس خیر پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجا کر تجھے ایمان دلاو اون  
غرض اوسکو لشکر اسلام میں لائے حضرت عمر نے ابوسفیان کو دیکھ کر چاہا کہ اسے قتل کریں حضرت عباس نے  
کہا مینے اسے امان دی ہے حضرت عمر جھپٹے کہ حضور اقدس سے ابوسفیان کے قتل کی اجازت لے لین  
اور جا کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسفیان دشمن خدا اور رسول نے ایمان آپ کے چچا حمزہ رضی  
عما قاتل اور آپ کا دشمن جانی بلا امان آنا ہے مجھے حکم ہو تو اوسکی گردن ماروں حضرت عباس نے کہا مینے  
اسے امان دی ہے حضرت عمر نے چاہا کہ آپ کے کان میں کچھ کہیں حضرت عباس نے دیر کی کہ نہج  
مبارک آپ کا اپنی بغل میں لے لیا اور کہا آج کی رات ہم لوگ آپ سے کاٹنا چھوٹی نہیں کرتے حضرت عمر  
ابوسفیان کے قتل کے واسطے بالحل تمام اجازت چاہتے تھے جب حضرت عمر نے اوسکی شان میں  
زیادہ کچھ کلام کیا آپ نے اونکو روکا اور حضرت عباس کو فرمایا اسوقت تم اسے اپنے خیمہ میں لیجا  
بیچ لے آئیو جمع کرو جب آپ نے ابوسفیان کو دیکھا باخلاق پیش آئے اور سب اوتہیں اوسکی پہلے  
غصہ کر دین اور نرمی اور شفقت سے فرمایا تمہیں افسوس ہی ای ابوسفیان کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا

ابوسفیان نے کہا اب کیا حیل کروں فرمایا اب تیری گردن ماری جاگیلی  
خیر خیر میرے ساتھ اس خیر پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجا کر تجھے ایمان دلاو اون  
غرض اوسکو لشکر اسلام میں لائے حضرت عمر نے ابوسفیان کو دیکھ کر چاہا کہ اسے قتل کریں حضرت عباس نے  
کہا مینے اسے امان دی ہے حضرت عمر جھپٹے کہ حضور اقدس سے ابوسفیان کے قتل کی اجازت لے لین  
اور جا کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسفیان دشمن خدا اور رسول نے ایمان آپ کے چچا حمزہ رضی  
عما قاتل اور آپ کا دشمن جانی بلا امان آنا ہے مجھے حکم ہو تو اوسکی گردن ماروں حضرت عباس نے کہا مینے  
اسے امان دی ہے حضرت عمر نے چاہا کہ آپ کے کان میں کچھ کہیں حضرت عباس نے دیر کی کہ نہج  
مبارک آپ کا اپنی بغل میں لے لیا اور کہا آج کی رات ہم لوگ آپ سے کاٹنا چھوٹی نہیں کرتے حضرت عمر  
ابوسفیان کے قتل کے واسطے بالحل تمام اجازت چاہتے تھے جب حضرت عمر نے اوسکی شان میں  
زیادہ کچھ کلام کیا آپ نے اونکو روکا اور حضرت عباس کو فرمایا اسوقت تم اسے اپنے خیمہ میں لیجا  
بیچ لے آئیو جمع کرو جب آپ نے ابوسفیان کو دیکھا باخلاق پیش آئے اور سب اوتہیں اوسکی پہلے  
غصہ کر دین اور نرمی اور شفقت سے فرمایا تمہیں افسوس ہی ای ابوسفیان کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا



فصل پہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 بیان مہر علم میں

چاہا پھر طین حضرت علیؑ نے تلوار نکال کر اوسے دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا  
 جھوٹا خبر تو نہیں دی ہے خط نے شک تیرے پاس ہے اگر مجھے نہ لگے گی تو میں تجھے ننگا کر دوں گا تب  
 سر کے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال کے دیا آپ کے حضور میں لائے اوس خط میں لکھا تھا  
 بنام سرداران قریش کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر جرار تم پر آتے ہیں اور اگر وہ تنہا بھی  
 تم پر قصد کریں تو خدائے تعالیٰ انکو تم پر غالب کرے تم اپنی فکر کرو آپ نے حاطب کو بلا کے حال پوچھا  
 اوں نے بعد اقرار اسکے کہا کہ یہ فعل مجھ سے ازراہ ارتداد و نفاق یا بغیر اعتقاد کے نہیں ہوا ہے بلکہ  
 وجہ اوسکی یہ ہے کہ اور سب مہاجرین کی مکے میں ایسی قرابت ہو جسکے سبب سے قریش اونکے وہاں کے  
 اقارب اور اہل عیال کی نگہبانی کریں گے اور میں قریشی نہیں ہوں جس سے وہ میرے عیال اموال  
 کی نگہبانی کریں فقط مجھے ایک حق اپنا قریش پر ثابت کرنا ہے اور میں بالیقین جانتا ہوں کہ حق تعالیٰ  
 آپ کو فتح دیکامیبرے اس لکھنے سے کچھ نہ ہو گا آپ نے بمقتضای رحمت عامہ اور حلم و شفقت تاہم  
 کے فرمایا سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا قاتلک اللہ اس کی مار پر ہے تجھے یا وجودیکہ تو جانتا تھا کہ آپ  
 اپنی مکے کے کوچ کی خبر سن بند کر دیں ہیں تو قریش کے اکابر ہونے کو خط بھیجتا ہے پھر فرمایا یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اگر حکم ہو تو گردن اس منافق کی ماروں آپ نے فرمایا اے عمرؓ اہل بدر سے ہی اور  
 تم نہیں جانتے ہو کہ حق تعالیٰ نے اہل بدر پر کیا ہے توجہ خاص کی ہے اور اُنکے حق میں فرمایا ہے  
 مَا لَكُمْ فَعَلْتُمْ فَقَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ اَوْرَاكُ وَاَيْتُ مِّنْ يَّوْقُدُ وَجَبْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ كَرُوْجُوْ  
 تمھارے جی میں آئے مینے تمھیں بخش دیا یہ نیکر حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہوئی روئے لگے  
 اور کہا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ نے حاطب کو روانہ کیا اور کچھ منہ اندی سجا  
 اسد کیا پڑا خلق تھا شجرہ دی رہی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اسار و ایت قصہ ایذا  
 عکر مدین ابی جہل کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انھیں شمس تھا جب مکہ فتح ہو گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 بیان مہر علم میں  
 حضرت علیؑ نے تلوار نکال کر اوسے دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا  
 جھوٹا خبر تو نہیں دی ہے خط نے شک تیرے پاس ہے اگر مجھے نہ لگے گی تو میں تجھے ننگا کر دوں گا تب  
 سر کے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال کے دیا آپ کے حضور میں لائے اوس خط میں لکھا تھا  
 بنام سرداران قریش کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر جرار تم پر آتے ہیں اور اگر وہ تنہا بھی  
 تم پر قصد کریں تو خدائے تعالیٰ انکو تم پر غالب کرے تم اپنی فکر کرو آپ نے حاطب کو بلا کے حال پوچھا  
 اوں نے بعد اقرار اسکے کہا کہ یہ فعل مجھ سے ازراہ ارتداد و نفاق یا بغیر اعتقاد کے نہیں ہوا ہے بلکہ  
 وجہ اوسکی یہ ہے کہ اور سب مہاجرین کی مکے میں ایسی قرابت ہو جسکے سبب سے قریش اونکے وہاں کے  
 اقارب اور اہل عیال کی نگہبانی کریں گے اور میں قریشی نہیں ہوں جس سے وہ میرے عیال اموال  
 کی نگہبانی کریں فقط مجھے ایک حق اپنا قریش پر ثابت کرنا ہے اور میں بالیقین جانتا ہوں کہ حق تعالیٰ  
 آپ کو فتح دیکامیبرے اس لکھنے سے کچھ نہ ہو گا آپ نے بمقتضای رحمت عامہ اور حلم و شفقت تاہم  
 کے فرمایا سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا قاتلک اللہ اس کی مار پر ہے تجھے یا وجودیکہ تو جانتا تھا کہ آپ  
 اپنی مکے کے کوچ کی خبر سن بند کر دیں ہیں تو قریش کے اکابر ہونے کو خط بھیجتا ہے پھر فرمایا یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اگر حکم ہو تو گردن اس منافق کی ماروں آپ نے فرمایا اے عمرؓ اہل بدر سے ہی اور  
 تم نہیں جانتے ہو کہ حق تعالیٰ نے اہل بدر پر کیا ہے توجہ خاص کی ہے اور اُنکے حق میں فرمایا ہے  
 مَا لَكُمْ فَعَلْتُمْ فَقَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ اَوْرَاكُ وَاَيْتُ مِّنْ يَّوْقُدُ وَجَبْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ كَرُوْجُوْ  
 تمھارے جی میں آئے مینے تمھیں بخش دیا یہ نیکر حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہوئی روئے لگے  
 اور کہا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ نے حاطب کو روانہ کیا اور کچھ منہ اندی سجا  
 اسد کیا پڑا خلق تھا شجرہ دی رہی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اسار و ایت قصہ ایذا  
 عکر مدین ابی جہل کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انھیں شمس تھا جب مکہ فتح ہو گیا

۲۵  
 اسناد اور  
 حوالہ  
 حضرت علیؑ نے  
 تلوار نکال کر  
 اوسے دھمکایا  
 اور کہا کہ  
 پیغمبر خدا  
 صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے پہلا  
 جھوٹا خبر تو  
 نہیں دی ہے  
 خط نے شک  
 تیرے پاس ہے  
 اگر مجھے نہ  
 لگے گی تو میں  
 تجھے ننگا کر  
 دوں گا تب  
 سر کے بالوں  
 کے جوڑے میں  
 سے خط نکال  
 کے دیا آپ کے  
 حضور میں  
 لائے اوس خط  
 میں لکھا تھا  
 بنام سرداران  
 قریش کہ جناب  
 سولہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم مع  
 لشکر جرار تم  
 پر آتے ہیں اور  
 اگر وہ تنہا بھی  
 تم پر قصد کریں  
 تو خدائے تعالیٰ  
 انکو تم پر غالب  
 کرے تم اپنی فکر  
 کرو آپ نے حاطب  
 کو بلا کے حال  
 پوچھا اوں نے  
 بعد اقرار اسکے  
 کہا کہ یہ فعل  
 مجھ سے ازراہ  
 ارتداد و نفاق  
 یا بغیر اعتقاد  
 کے نہیں ہوا ہے  
 بلکہ وجہ اوسکی  
 یہ ہے کہ اور سب  
 مہاجرین کی مکے  
 میں ایسی قرابت  
 ہو جسکے سبب سے  
 قریش اونکے وہاں  
 کے اقارب اور اہل  
 عیال کی نگہبانی  
 کریں گے اور میں  
 قریشی نہیں ہوں  
 جس سے وہ میرے  
 عیال اموال کی  
 نگہبانی کریں  
 فقط مجھے ایک  
 حق اپنا قریش  
 پر ثابت کرنا ہے  
 اور میں بالیقین  
 جانتا ہوں کہ حق  
 تعالیٰ آپ کو فتح  
 دیکامیبرے اس  
 لکھنے سے کچھ نہ  
 ہو گا آپ نے  
 بمقتضای رحمت  
 عامہ اور حلم و  
 شفقت تاہم کے  
 فرمایا سچ کہتا  
 ہے حضرت عمرؓ  
 نے کہا قاتلک  
 اللہ اس کی مار  
 پر ہے تجھے یا  
 وجودیکہ تو  
 جانتا تھا کہ آپ  
 اپنی مکے کے کوچ  
 کی خبر سن بند  
 کر دیں ہیں تو  
 قریش کے اکابر  
 ہونے کو خط  
 بھیجتا ہے پھر  
 فرمایا یا رسول  
 اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اگر  
 حکم ہو تو گردن  
 اس منافق کی  
 ماروں آپ نے  
 فرمایا اے عمرؓ  
 اہل بدر سے ہی  
 اور تم نہیں  
 جانتے ہو کہ حق  
 تعالیٰ نے اہل بدر  
 پر کیا ہے توجہ  
 خاص کی ہے اور  
 اُنکے حق میں  
 فرمایا ہے مَا  
 لَكُمْ فَعَلْتُمْ  
 فَقَدْ عَفَوْتُ  
 لَكُمْ اَوْرَاكُ  
 وَاَيْتُ مِّنْ  
 يَّوْقُدُ وَجَبْتُ  
 لَكُمْ الْجَنَّةَ  
 كَرُوْجُوْ  
 تمھارے جی میں  
 آئے مینے تمھیں  
 بخش دیا یہ نیکر  
 حضرت عمرؓ پر  
 رقت طاری ہوئی  
 روئے لگے اور  
 کہا خدا اور خدا  
 کا رسول خوب  
 جانتا ہے پھر آپ  
 نے حاطب کو روانہ  
 کیا اور کچھ منہ  
 اندی سجا اسد  
 کیا پڑا خلق  
 تھا شجرہ دی رہی  
 سہل باشد جزا  
 اگر مردی احسن  
 الی من اسار و  
 ایت قصہ ایذا  
 عکر مدین ابی  
 جہل کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے  
 ساتھ انھیں شمس  
 تھا جب مکہ فتح  
 ہو گیا

وہاں سے مجھ کو اس کے کہ اس کو سکوہاں سے نکل کر واپس لے گیا تھا اور طرف سے اس کے کیا  
 اور اس میں ایک صحابہ کو بھید کیا تھا یہ چہ آپ کو یوحییٰ مسکرتے لوگوں کے ساتھ ہنس رہا تھا  
 تعجب یہ تھا کہ ایسے محل میں مسکراتا تھا کہ اس سے مالی نہیں دیا یا ایسا مسکرتا ہوا کہ صحابہ  
 مقتول ساتھ عکرمہ تامل کے اس پر ہاتھ لگاتے تو وہ نہ ہستت میں جلے حالت میں باریاں ارا  
 زیادہ متعجب ہوئے کہ عکرمہ سحر کس میں اس طرح ڈوڑھا تھا اسلام اور سکنا حال معلوم ہوتا تھا  
 آج مسکرتے کتنی یہ قصد میں سوار و ایک ایسی کرکریں پیدا ہوئی کہ وہاں میں عوج پر موع اور  
 اگلی اہل کشتی کے جو اس پر آئے ہوئے عکرمہ سے کہا ظاہر کر کر کہ آنا فقط تیرے ہی کشتی میں  
 بیٹھنے سے سوار ہو سو تو کہ لا الہ الا اللہ کہ اس محل میں سوار حق تعالیٰ کے کہ فی ہر  
 سی ہیں کہ سکنا عکرمہ اس سے کچھ متنبہ ہوا پھر کیا دیکھتے ہیں کہ در سے ایک سبھا کر  
 مقدمہ سے اٹھا کر دریا کے کنارے کھڑی ہوئی اہل کشتی نے لنگڑالا عکرمہ ایک ڈوڑھی  
 سہار ہو کر اس کے پاس آ کر دیکھا کہ ام سکیم سکلی بی بی اور ام حکیم سعد فتح کے مسلمان ہوئی  
 تھیں اس سے عکرمہ سے کہا اے عکرمہ میں کریم ہوں اور علیم ترین طلائق کے اس سے آتی  
 ہوں اور کچھ اوصاف کمال آپ کے جہاں تک اس سے ہوئے یاں کیے پھر کہل میں  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں کی بھی کہ یہ اشراف ہر حضور کے خوف سے بھاگ کر نہیں  
 کی حاس کیا ہو تو قہر مکارم اخلاق سے آیت کے یہ ہے کہ ان آیات سے آمان میں ورا ما میں  
 اسے آمان میں یہی تعالیٰ کے و ما حاسیہ کو کوئی اس سے ملاقات کرے اس کے ساتھ  
 حیرت خوار نہ کرے اب کہے کہ کھیل کر مرے کہا تو نے آمان جیسا ہی اور اولہ اسوں نے ما جو  
 ایسی دہی اسوں کے حویسے اوکو بو بھائی میں آمان دینی کہا ہاں کریم احسان اوکا اس  
 بھی ٹاڑھی کہ کوئی اس کو بیاں کرے لا الہ الا اللہ صلی علی محمد و آلہ وسلم

حاصل بالحق و نور  
 ۱۶۶  
 مومن نبی پیادہ





با شکیبہ اَدُنْ وَتَجِی اِشْشِیْبہ تو میرے پاس میں آپ کے پاس آیا آپ نے دست مبارک  
 میرے پیچھے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنْهُ الشَّیْطَانَ بخدا کہ آپ سب لوگوں سے اوست  
 میرے سامنے محبوب معلوم ہوتے تھے اوست اگر میرا پ بھی رہتا اور آپ سے عداوت رکھتا تو  
 اوست بھی میں نہ تیج کر ڈالتا آخر بعد تقیم لڑائی کے آپ شیعہ کے اندر تشریف لائے میں بھی فقط  
 آپ کے ویدار جمال پر انوار کے لیے شیعہ کے اندر گیا آپ نے فرمایا اِی شِیْبہ خداوند تعالیٰ نے  
 چاہا وہ بہتر تھا اوس سے کہ تو چاہتا تھا پھر اس وقت میں مسلمان ہو گیا روایت ہے کہ ایک  
 یہودیہ زینب نامہ یورپ سے سلام کی سنا تھا کہ آپ کو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہو سوا ہے شیعہ  
 میں دست ہی کے گوشت میں نہ داخل کیا اور پر بیان کر کے حضور اقدس میں ہدیہ بھیجا آپ نے  
 ایک لقمہ ہونہ میں ڈالیا دن سے فرمایا اِسے کھاؤ کیونکہ اس دست نے مجھے کھڑا کیا کہ مجھ میں نہ  
 ملا ہی شیعہ برا صحابی نے اوس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا اذکذا اوست اشتغال ہو گیا  
 و بروایتی سال کے اندر اگر اوست وقت ہمارا ہاں اوستا بنو سیاد ہو گیا خیر صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اوس یہودیہ کو بلا کے پوچھا کہ اس بکری کے دست میں تھے نہ ہر بلا یا ہر اوستے کہا آپ کو  
 کہنے خبر فی فرمایا اس ہڈی نے اشارہ کیا طرف سات کہ جو آپ کے ہاتھ میں تھی پھر اوستے کہا  
 ہاں میں نے ہر اس لیے دیا تھا کہ تنہا میرے باپ چچا اشوہر کو مار ڈالا کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے تو ہم  
 سب آپ سے نجات اور نجات پائیں گے اور اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے آپ کو معلوم ہو جائے گا  
 اور ہر کچھ ضرر نہ کیا پھر آپ نے اپنے کابل میں باعث قربت اسکے کے قربت میں بار پھینکا لگایا  
 اور صحیح یہ ہے کہ اہل یہودیہ کو چھوڑ دیا اسوائے کہ اپنے نفس کے واسطے کسی سے آپ بدلائیں  
 لیتے تھے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اوس صحابی کے عوض اوست کو آپ نے قتل کر دیا اور وہ اب نہ  
 میں ہی کیونکہ لگانے سے مادہ سمیہ خون کے ساتھ بالکل خارج ہو اہلک کچھ تھوڑا اوست کا





بسیار بقاری میں ہے کہ تواضع وہ ہے کہ تعظیم کے بزرگ معصیت اور جاہ اور شان کے اپنے سے چھوٹی کی کہ نہ لائق مرتبے اور سکے پر جاہ اور تعظیم میں اور تعظیم اور سکی جو با فوق متواضع کے ہو وہ تواضع نہیں ہو بلکہ اداس حق بزرگی کا اور سکی ہو **مصلحہ** تواضع زگر دن فرزان ملکوت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے تواضع کی کہ حق تعالیٰ نے اس کی عزت نہ بڑھائی اور فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس کے سر پر پاگ نہ ہو ہاتھ میں نہ فرشتوں کے جبہ نہ تواضع کرتا ہو تو وہی فرشتے اس باگ کو اوپر کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں بار خدایا اسے اٹھائے کہ وہ اگر وہ کبر کرے تو وہی فرشتے اس باگ کو چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں بار خدایا اسے جھکائے کہ وہ **نظم**

تواضع تراز جہت دری دہا / از روی شرف سر بلند می آید / اور فرمایا خائف آدمی ہے کہ تواضع کرے نہ بیچارگی سے اور نفقہ کرے اور مال سے کہ سعیت سے اسے نہیں جمع کیا ہے اور رحمت کرے بیچاروں پر اور ملا ہے حکما اور علما سے ایسا کہ بدینی نے اپنے جد سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیں ہمارے یہاں مہمان تھے اور آپ روزہ دار میں آپ کے افطار کے وقت ایک پیالہ دودھ اور سین شہد ملا ہوا لایا آپ نے چل و سے چکھا اور اسکی شیرینی پانی فرمایا یہ کیا ہے میں نے عرض کی اس میں شہد میں ملا یا ہے آپ نے پیالہ ہاتھ سے رکھ دیا اور دودھ کو نہ پیا اور فرمایا میں اسے حرام نہیں کہتا ہوں مگر جو شخص خدا کے لیے تواضع کرتا ہو خدای تعالیٰ اس سے بلند کر دیتا ہے اور اگر وہ کبر کرتا ہو تو حق تعالیٰ اسے خوار کرتا ہے **نظم**

از تواضع بلند گرد و نام	وز تواضع رسیدہ اندکام	ابتقا تواضع بزرگوں را بود
منظر لطیف کرد کار بود	اور فرمایا آپ نے بزرگی تقویٰ میں ہے اور شرف آفت تواضع	
میں آور تو نگری یقین میں آور فرمایا جسے حق تعالیٰ نے راہ اسلام دکھائی اور صورت اسکی اچھی بنائی اور حال و سکا ایسا نکلیا کہ اس سے شرمنا چاہیے اور باوجود اسکے تواضع اس کے		

اور تواضع کے بزرگ معصیت اور جاہ اور شان کے اپنے سے چھوٹی کی کہ نہ لائق مرتبے اور سکے پر جاہ اور تعظیم میں اور تعظیم اور سکی جو با فوق متواضع کے ہو وہ تواضع نہیں ہو بلکہ اداس حق بزرگی کا اور سکی ہو **مصلحہ** تواضع زگر دن فرزان ملکوت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے تواضع کی کہ حق تعالیٰ نے اس کی عزت نہ بڑھائی اور فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس کے سر پر پاگ نہ ہو ہاتھ میں نہ فرشتوں کے جبہ نہ تواضع کرتا ہو تو وہی فرشتے اس باگ کو اوپر کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں بار خدایا اسے اٹھائے کہ وہ اگر وہ کبر کرے تو وہی فرشتے اس باگ کو چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں بار خدایا اسے جھکائے کہ وہ **نظم**

اور تواضع کے بزرگ معصیت اور جاہ اور شان کے اپنے سے چھوٹی کی کہ نہ لائق مرتبے اور سکے پر جاہ اور تعظیم میں اور تعظیم اور سکی جو با فوق متواضع کے ہو وہ تواضع نہیں ہو بلکہ اداس حق بزرگی کا اور سکی ہو **مصلحہ** تواضع زگر دن فرزان ملکوت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے تواضع کی کہ حق تعالیٰ نے اس کی عزت نہ بڑھائی اور فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس کے سر پر پاگ نہ ہو ہاتھ میں نہ فرشتوں کے جبہ نہ تواضع کرتا ہو تو وہی فرشتے اس باگ کو اوپر کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں بار خدایا اسے اٹھائے کہ وہ اگر وہ کبر کرے تو وہی فرشتے اس باگ کو چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں بار خدایا اسے جھکائے کہ وہ **نظم**

اور تواضع کے بزرگ معصیت اور جاہ اور شان کے اپنے سے چھوٹی کی کہ نہ لائق مرتبے اور سکے پر جاہ اور تعظیم میں اور تعظیم اور سکی جو با فوق متواضع کے ہو وہ تواضع نہیں ہو بلکہ اداس حق بزرگی کا اور سکی ہو **مصلحہ** تواضع زگر دن فرزان ملکوت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے تواضع کی کہ حق تعالیٰ نے اس کی عزت نہ بڑھائی اور فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس کے سر پر پاگ نہ ہو ہاتھ میں نہ فرشتوں کے جبہ نہ تواضع کرتا ہو تو وہی فرشتے اس باگ کو اوپر کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں بار خدایا اسے اٹھائے کہ وہ اگر وہ کبر کرے تو وہی فرشتے اس باگ کو چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں بار خدایا اسے جھکائے کہ وہ **نظم**

سید کی تو ایسا آدمی مگر یہ کہاں حق سے ہی اور صحابہ کو برائی کا سبب ہو کر جاوے عبادت کی  
 تم لوگوں میں ہیں یا تمہوں لوگوں نے کہا حلاوت عبادت کیا ہو رہا یا واضح اور فرمایا ہے ہن  
 کو دیکھو تو تو واضح کرو اور حبت تنگ کر دیکھو و تنگ کر دیکھو معارف اور ملت کی کھل جائے رقت  
 ہی اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مثنی بھی عصا نام اس سے کوئی اونٹ کھینچ  
 نہیں کر جاتی تھی پھر آیا ایک ۱۱۰ سوار ایک وٹ پر یس وٹ وٹ منقہ کر گیا اس کی اونٹ پھر  
 یہ سقت کرنا اور سکا تفاق ہوا مسلمانوں مراد کہا ہے مسلمانوں نے علیؑ کو ایک راہ سے  
 کہ اونٹ اسکا سہمت کر گیا عصا سے آپ نے واضح کی راہ سے فرمایا کہ حق ہی اللہ کے اور بھی  
 نہیں کی جاتی ہر کوئی چیر مائی مگر یہ کہ جیسا کہ تار اللہ و سکورہ اللہ جاری روایت ہے سعد  
 انی وقاص سے کہ اوں جیسا کہ حضرت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کو اور ایک  
 یاس ارجح سطراب تھیں کہ آپ کے پیرا و بیعت طلب کر رہی تھیں حتیٰ کہ آوارس ایسی آوار  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند کرتی تھیں پھر جب حضرت آپ کے پاس آئے یا جیسا کہ آپ نے  
 میں کھا گئیں پس پھر آپ کے پاس آئے دیکھا آپ اس سے ہیں کہا ہوتا ہے اللہ آپ کے  
 راستہ کو مار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ پیر قریبوں ہوں حیرت و ہیرا میں  
 کرتا ہوں امی تمہارا رتوں سے کہ میرے پاس میں جب تیری آوار اوں سہماں سے ہی  
 قیروں میں بھاگیں کہا میرے آپ نے اولو رہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ  
 کیا تین یہ سہو میں آپ سے پھر تر توجہ سے طرف اوں عورتوں کے اور کہا ایسی ایسی جانوں  
 کی دشمنوں آیا مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیوں ڈرتی ہو کہا لوں  
 سہوں نے تم رستہ خواہ کر پڑے ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے پھر کو اور پھر قسم اوں کی کہ حال میری اوں کے ہاتھ میں ہے کہ یہ سہو سہو

۵۴  
 حضرت سید

۱۳۳۰  
 ۱۳۳۱  
 ۱۳۳۲  
 ۱۳۳۳  
 ۱۳۳۴  
 ۱۳۳۵  
 ۱۳۳۶  
 ۱۳۳۷  
 ۱۳۳۸  
 ۱۳۳۹  
 ۱۳۴۰  
 ۱۳۴۱  
 ۱۳۴۲  
 ۱۳۴۳  
 ۱۳۴۴  
 ۱۳۴۵  
 ۱۳۴۶  
 ۱۳۴۷  
 ۱۳۴۸  
 ۱۳۴۹  
 ۱۳۵۰  
 ۱۳۵۱  
 ۱۳۵۲  
 ۱۳۵۳  
 ۱۳۵۴  
 ۱۳۵۵  
 ۱۳۵۶  
 ۱۳۵۷  
 ۱۳۵۸  
 ۱۳۵۹  
 ۱۳۶۰  
 ۱۳۶۱  
 ۱۳۶۲  
 ۱۳۶۳  
 ۱۳۶۴  
 ۱۳۶۵  
 ۱۳۶۶  
 ۱۳۶۷  
 ۱۳۶۸  
 ۱۳۶۹  
 ۱۳۷۰  
 ۱۳۷۱  
 ۱۳۷۲  
 ۱۳۷۳  
 ۱۳۷۴  
 ۱۳۷۵  
 ۱۳۷۶  
 ۱۳۷۷  
 ۱۳۷۸  
 ۱۳۷۹  
 ۱۳۸۰  
 ۱۳۸۱  
 ۱۳۸۲  
 ۱۳۸۳  
 ۱۳۸۴  
 ۱۳۸۵  
 ۱۳۸۶  
 ۱۳۸۷  
 ۱۳۸۸  
 ۱۳۸۹  
 ۱۳۹۰  
 ۱۳۹۱  
 ۱۳۹۲  
 ۱۳۹۳  
 ۱۳۹۴  
 ۱۳۹۵  
 ۱۳۹۶  
 ۱۳۹۷  
 ۱۳۹۸  
 ۱۳۹۹  
 ۱۴۰۰  
 ۱۴۰۱  
 ۱۴۰۲  
 ۱۴۰۳  
 ۱۴۰۴  
 ۱۴۰۵  
 ۱۴۰۶  
 ۱۴۰۷  
 ۱۴۰۸  
 ۱۴۰۹  
 ۱۴۱۰  
 ۱۴۱۱  
 ۱۴۱۲  
 ۱۴۱۳  
 ۱۴۱۴  
 ۱۴۱۵  
 ۱۴۱۶  
 ۱۴۱۷  
 ۱۴۱۸  
 ۱۴۱۹  
 ۱۴۲۰  
 ۱۴۲۱  
 ۱۴۲۲  
 ۱۴۲۳  
 ۱۴۲۴  
 ۱۴۲۵  
 ۱۴۲۶  
 ۱۴۲۷  
 ۱۴۲۸  
 ۱۴۲۹  
 ۱۴۳۰  
 ۱۴۳۱  
 ۱۴۳۲  
 ۱۴۳۳  
 ۱۴۳۴  
 ۱۴۳۵  
 ۱۴۳۶  
 ۱۴۳۷  
 ۱۴۳۸  
 ۱۴۳۹  
 ۱۴۴۰  
 ۱۴۴۱  
 ۱۴۴۲  
 ۱۴۴۳  
 ۱۴۴۴  
 ۱۴۴۵  
 ۱۴۴۶  
 ۱۴۴۷  
 ۱۴۴۸  
 ۱۴۴۹  
 ۱۴۵۰  
 ۱۴۵۱  
 ۱۴۵۲  
 ۱۴۵۳  
 ۱۴۵۴  
 ۱۴۵۵  
 ۱۴۵۶  
 ۱۴۵۷  
 ۱۴۵۸  
 ۱۴۵۹  
 ۱۴۶۰  
 ۱۴۶۱  
 ۱۴۶۲  
 ۱۴۶۳  
 ۱۴۶۴  
 ۱۴۶۵  
 ۱۴۶۶  
 ۱۴۶۷  
 ۱۴۶۸  
 ۱۴۶۹  
 ۱۴۷۰  
 ۱۴۷۱  
 ۱۴۷۲  
 ۱۴۷۳  
 ۱۴۷۴  
 ۱۴۷۵  
 ۱۴۷۶  
 ۱۴۷۷  
 ۱۴۷۸  
 ۱۴۷۹  
 ۱۴۸۰  
 ۱۴۸۱  
 ۱۴۸۲  
 ۱۴۸۳  
 ۱۴۸۴  
 ۱۴۸۵  
 ۱۴۸۶  
 ۱۴۸۷  
 ۱۴۸۸  
 ۱۴۸۹  
 ۱۴۹۰  
 ۱۴۹۱  
 ۱۴۹۲  
 ۱۴۹۳  
 ۱۴۹۴  
 ۱۴۹۵  
 ۱۴۹۶  
 ۱۴۹۷  
 ۱۴۹۸  
 ۱۴۹۹  
 ۱۵۰۰  
 ۱۵۰۱  
 ۱۵۰۲  
 ۱۵۰۳  
 ۱۵۰۴  
 ۱۵۰۵  
 ۱۵۰۶  
 ۱۵۰۷  
 ۱۵۰۸  
 ۱۵۰۹  
 ۱۵۱۰  
 ۱۵۱۱  
 ۱۵۱۲  
 ۱۵۱۳  
 ۱۵۱۴  
 ۱۵۱۵  
 ۱۵۱۶  
 ۱۵۱۷  
 ۱۵۱۸  
 ۱۵۱۹  
 ۱۵۲۰  
 ۱۵۲۱  
 ۱۵۲۲  
 ۱۵۲۳  
 ۱۵۲۴  
 ۱۵۲۵  
 ۱۵۲۶  
 ۱۵۲۷  
 ۱۵۲۸  
 ۱۵۲۹  
 ۱۵۳۰  
 ۱۵۳۱  
 ۱۵۳۲  
 ۱۵۳۳  
 ۱۵۳۴  
 ۱۵۳۵  
 ۱۵۳۶  
 ۱۵۳۷  
 ۱۵۳۸  
 ۱۵۳۹  
 ۱۵۴۰  
 ۱۵۴۱  
 ۱۵۴۲  
 ۱۵۴۳  
 ۱۵۴۴  
 ۱۵۴۵  
 ۱۵۴۶  
 ۱۵۴۷  
 ۱۵۴۸  
 ۱۵۴۹  
 ۱۵۵۰  
 ۱۵۵۱  
 ۱۵۵۲  
 ۱۵۵۳  
 ۱۵۵۴  
 ۱۵۵۵  
 ۱۵۵۶  
 ۱۵۵۷  
 ۱۵۵۸  
 ۱۵۵۹  
 ۱۵۶۰  
 ۱۵۶۱  
 ۱۵۶۲  
 ۱۵۶۳  
 ۱۵۶۴  
 ۱۵۶۵  
 ۱۵۶۶  
 ۱۵۶۷  
 ۱۵۶۸  
 ۱۵۶۹  
 ۱۵۷۰  
 ۱۵۷۱  
 ۱۵۷۲  
 ۱۵۷۳  
 ۱۵۷۴  
 ۱۵۷۵  
 ۱۵۷۶  
 ۱۵۷۷  
 ۱۵۷۸  
 ۱۵۷۹  
 ۱۵۸۰  
 ۱۵۸۱  
 ۱۵۸۲  
 ۱۵۸۳  
 ۱۵۸۴  
 ۱۵۸۵  
 ۱۵۸۶  
 ۱۵۸۷  
 ۱۵۸۸  
 ۱۵۸۹  
 ۱۵۹۰  
 ۱۵۹۱  
 ۱۵۹۲  
 ۱۵۹۳  
 ۱۵۹۴  
 ۱۵۹۵  
 ۱۵۹۶  
 ۱۵۹۷  
 ۱۵۹۸  
 ۱۵۹۹  
 ۱۶۰۰  
 ۱۶۰۱  
 ۱۶۰۲  
 ۱۶۰۳  
 ۱۶۰۴  
 ۱۶۰۵  
 ۱۶۰۶  
 ۱۶۰۷  
 ۱۶۰۸  
 ۱۶۰۹  
 ۱۶۱۰  
 ۱۶۱۱  
 ۱۶۱۲  
 ۱۶۱۳  
 ۱۶۱۴  
 ۱۶۱۵  
 ۱۶۱۶  
 ۱۶۱۷  
 ۱۶۱۸  
 ۱۶۱۹  
 ۱۶۲۰  
 ۱۶۲۱  
 ۱۶۲۲  
 ۱۶۲۳  
 ۱۶۲۴  
 ۱۶۲۵  
 ۱۶۲۶  
 ۱۶۲۷  
 ۱۶۲۸  
 ۱۶۲۹  
 ۱۶۳۰  
 ۱۶۳۱  
 ۱۶۳۲  
 ۱۶۳۳  
 ۱۶۳۴  
 ۱۶۳۵  
 ۱۶۳۶  
 ۱۶۳۷  
 ۱۶۳۸  
 ۱۶۳۹  
 ۱۶۴۰  
 ۱۶۴۱  
 ۱۶۴۲  
 ۱۶۴۳  
 ۱۶۴۴



یہ جا بگھا اور یہاں سے جی میں تھا کہ جانا ہوں اوس کام کے واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا میں اوس کام کو میں چلا جاتا تھا آخر ایک اہر پونہ چاک وہاں چند لڑکے کھیل رہے تھے بار  
 میں پسینا گاہ دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیچھے سے میری گردن پر پڑے  
 ہوئے ہیں پس مونہ پھیر کر مینے آپ کو دیکھا کہ آپ ہنس رہے ہیں فرمایا یا انیس تم گئے جہان  
 جانے کو مینے تمہیں کہا تھا مینے کہا ہاں اب جاتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت  
 ہی انس سے کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودہ گوا اور بدگوار نہ لغت کرنے والے اور نہ  
 کالی دینے والے جب غصہ ہوتے اتنا فرماتے کیا حال ہو سکا خاک آلودہ ہوا سبک پیشانی رواۃ البخاری  
 روایت کی یہ تھی نے علیؑ سے کہ ایک یہودی بڑا دانشمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ  
 دینار اوسکے قرض تھے اوسنے آپ سے تقاضا کیا آپ نے فرمایا ای یہودی میرے پاس کبھی کچھ  
 نوین ہو کہ تجھے دوں اوسنے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تم سے جدا ہو گا جب تک تم میرا دین نہ دو گے رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو مجھے بغیر اپنا دین لیے نہ چھوڑے گا تو اب میں تیرے ساتھ بیٹھتا ہوں  
 پس بیٹھے آپ اوسکے ساتھ پھر بڑھی آپ نے اوسکے پاس نماز ادا اور عصر اور مغرب اور عشا اور  
 صبح کی اور صحابہ اوس یہودی کو ڈرتے تھے کہ تجھے ایسا ویسا کر ونگا ستاں لڑ گئے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ صحابہ اوسے ڈرتے ہیں آخر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یہودی آپ کو روکے آپ نے فرمایا میرے پروردگار نے مجھے منع کیا ہے کہ ذمی یا اور کسی پر میں  
 ظلم کروں پھر جب کچھ دن چڑھا تو کہ یہودی نے اشهد ان لا الہ الا اللہ و اشهد انک  
 رسول اللہ اور کہا اے اھمال ہمارا خدا کی راہ میں صدقہ ہو اور آپ جانیں کہ واللہ مینے نہ کی بیات  
 آپ کے ساتھ ملتا کہ دیکھوں اور آزمائوں آپ میں آپ کی صفت جو نوریت میں لکھی ہو کہ محمد  
 بن عبد اللہ ولادہ اونی کے مین ہو اور ہجرت اونی مدینے میں اور ملک و مکناتام میں نہونگے

سلام اور بھی معنی میں  
 بخار سے کہ اور کچھ  
 ۵۵  
 سلامی نہیں ہو سکتی  
 شاہ مارا علی خان



بعضی کہیں لگا کر لکھایا اور فرماتے کھانا ہون جس طرح بندے کھاتے ہیں اور بیٹھتا ہوں جس طرح بندے  
 بیٹھتے ہیں **۱۱** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت عامہ کے ساتھ سلطنت کو اختیار فرمایا  
 اور عبدیت کو اختیار فرمایا اس واسطے کہ صفت عبدیت آپ کو بہت ہی پسند تھی جیسے اکثر حدیثوں  
 سے ثابت ہو تا ہے اور حضرت صفویہ کے نزدیک مقام عبدیت سب مقامات سے اعلیٰ اور  
 اشرف ہے اس واسطے حق تعالیٰ نے مواقع کمال قرب اور عظمت و وصال یعنی معراج میں کہ سب  
 مقامات سے اشرف و اعلیٰ ہے آپ کو بصفۃ عبودیت یاد فرمایا **یُسَبِّحَنَّ الَّذِیْ اَسْرٰی**  
**الْعَبْدُ** اور **فَاَوْحٰی اِلَیْ عَبْدٍ** مآؤحیٰ تا انشا را ہو کہ عبدیت کے مانند کوئی مرتبہ نہیں ہے اسکا  
 یہ ہے کہ جان مال عبد کا بالکل مولیٰ کا ہو تا ہے عبد خود کسی تصرف کا مالک نہیں ہوتا یہ امر نہ پاپ بیٹے  
 میں حاصل ہونے کو آقا میں اور مقام عبدیت کا تقاضا یہ ہے کہ عبد ہر لحظہ مولیٰ سے ڈرتا رہے اور مولیٰ  
 سے کیسا ہی تقرب رکھتا ہو مگر اپنا کچھ حق اور پینہ نہ سمجھے اور اپنے غر انہو اور برابر مولیٰ سے اپنی عاجزی  
 ظاہر کرتا رہے روایت ابی امامہ نے کہا کہ باہر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عصا پر تکیہ لگائے ہوئے پس ہم لوگ آپ کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو گئے آپ نے تواضع کی  
 راہ سے فرمایا کہ نہ کھڑے ہو تم لوگ جس طرح غمے کھڑے ہوتے ہیں ایک دوسرے کی تعظیم  
 کے واسطے اور فرمایا میں تو خدا کا ایک بندہ ہوں کھانا ہوں جس طرح بندے کھاتے ہیں اور بیٹھتا  
 ہوں جس طرح بندے بیٹھتے ہیں روایت ہے انس سے کہ صحابہ کے نزدیک کوئی شخص  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبوب اور دوست تر تھا اور صحابہ جب آپ کو آتے دیکھتے تو  
 کھڑے نہ ہوتے تھے اس واسطے کہ سب جانتے تھے کہ قیام آپ کو نا پسند ہے **۱۲** یعنی آپ باوجود  
 غلو منزلت کے تواضع کی راہ سے کھانے پینے لٹھنے بیٹھنے پھرنے چلنے اور سب فعال اور  
 اخلاق میں سب سے محض تکلفا نہ رہتے تھے نظر حقیقت علم اپنی کے باطن لحاظ کیا بار بار کھڑے

میں نے من کہ ہر وقت کی میری آمد و رفت ہی لوگوں کو تکلیف ہوگی اور ایسا ہو کہ اسکول لوگ است  
 سمجھ لیں اور اسکی عادت کر لیں احارب سے رکھی تھی کہ میرے واسطے کھڑے ہو کر میں  
 مقتضای السنۃ کو موقوف کلا دپ قیام نہیں کرتے تھے اور اس حدیث کلا یہ مطلب یہیں کہ کھڑا  
 ہونا کسی کی تعلیم کے واسطے مع ہی ہو کہ اور حدیثوں سے حواہ قیام کا تحسن معظم کے واسطے  
 زیادہ محنت و تعظیم تمام بتو یا ہر کمالا یعنی علی العلماء الحدیث میں امام نوادی نے رسالۃ البیان فی  
 آداب حملۃ القرآن میں اس مسئلے کو لکھا ہے اور ایک سال بالخصوص اس مسئلے کے میاں میں  
 اسحوں نے علم پر تعریف کر کے احادیث سے دلائل قویہ اسکے حواہ کو ثابت کیا ہے اور انکا  
 عز علی حجے لکھا ہے اگر کوئی برسیل اگر اس کے حواہ عادت ہو قیام کرے تو اس میں کچھ پاک نہیں اور  
 تہلک صحاحی نے ترح تفاین لکھا ہے کہ بعض اسکی گراہب کی طرف سے گئے ہیں اور احسن وہ  
 ہے جو کہ اتنا صبر کرے کہ اسے ترح رو میں کہ یہ اہل علم و صلاح اور حکام عدول کے واسطے مستحب  
 ہی لکھ رکھی واجب ہوتا ہے جسے اس کے ترک سے صر کا خوف ہو جیسے یاد تہاہ عالم اور مستحب ہے  
 کوئی سفر سے آوے یا کوئی دوی الارحام سے راو تعظیم و احسان کے دلیل اسکی مرما ہے آپ کا  
 انصار کہ جب سفر سے چلے آتے تھے سعد بن مسعود السدکی اور بنی کر ما حدیث سند کا کہ وہ میلہ  
 تھے اور سوار آئے تھے یس آئے قیام کا حکم اس واسطے دیا کہ او کو گدے سے رستہ اتار لیں چنانچہ  
 ظاہر کے ہے اور آپ کھڑے ہوتے تھے فاطمہ زہرا کے واسطے جبہ و آب کے یا سن آتی تھیں  
 اتنی کلام ہر وایت ہر جاری تشریف میں عمر سے کہ فرمایا آپ نے لَا تَنْظُرُونِیْ کَمَا أَطْرَبْتُ  
 النَّصْرَ اِیْ اَنْ مَرَّ بِمِ اَنَا اَعْلٰی فَعَقُولُوا اَعْلٰی اللّٰہُ وَرَسُولُہُ اَعْلٰی اَلْاَمْرَ اَتَوْنِیْ  
 کلام ہر وراتے ہیں حد سے بڑھا دو تم لوگ نہیں مرج کر کے اور میری مرج میں حد سے  
 تھا و مکر و صطرح مرج میں حد سے لڑھا دیا انصاری نے مریم کے بیٹے کو میں کو ایک و ہر دہا

مصلح عالم کا حال و حال کا حال  
 ۵۸  
 یہ کلام میری طرف سے  
 امداد و عیاد کا حال



صل و دوسری

میاں تراجم حسن معاشہ مدین

ہوں پس کہو تم مجھ کو اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسول یعنی جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہہ دیا مجھے بھی ایسا یا مثل اسکے نہ کہنا اور کیا اچھا کہا کہنے والے نے اشعار

دَعَاكَ اللَّهُ عَسَىٰ النَّصَارَىٰ أَنْ يَكْفُرُوا	اور سو اس کے جو مدح ہو سو آپ کے واسطے نریسا ہی اور وہ عین ایمان
---	---

شرح سفر السعادت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاعر و مدح انہی سنتے اور ان کو عطیہ جیسے اجرت بخشتے اور آپ کو مدح انہی ذات شریف کی بہت خوش آتی اس واسطے کہ وہ غلامت صرف

ایمان اور دین خالص کی ہو اور ناشی ہو قبیح محبت حق اور صدق محض ہنر اور بخاری شریف میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان

شاعر کے واسطے منبر مسجد کے اندر اور حسان اوس منبر پر بکھڑے ہو کر اشعار نعت کے پڑھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قدیم کے ساتھ فخر میں برابر ہی کرتے اور کفار

اور مشرکین سے خاصہ کرتے یعنی آپ کی مدح اور ان کی ہجو کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی جبرئیل سے جب تک خاصہ اور مدافعت کرنا رہے گا وہ کفار

سے یا برابر ہی کرتا رہے گا ان کے ساتھ فخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

یوں ہی شامل نبوی میں لکھا ہوا	راوی ہیں سکی زہ جہ سلطان
-------------------------------	--------------------------

یعنی جناب عائشہ خاتون باحیا	حسان جبکہ خدمت اقدس میں گئے
-----------------------------	-----------------------------

فرماتے تھے کہ ہاں میرے اس خوش	اشعار تو اپنی زبان کر فرشتان
-------------------------------	------------------------------

خوش ہوئے کہ دیتے تھے یہ دعا و نذران	روح القدس اس کی دوسری قدیر کر
-------------------------------------	-------------------------------

روایت طبری نے ذکر کیا ہے کہ ایک سفر میں آپ نے ایک بکری کے فوج کا حکم دیا صحابہ نے ایسے دن ایک ایک کام تقسیم کر دیا ایک صحابی اوشے اور کہا میں فوج کرونگا ایک نے کہا کھال

پہلے درجہ جلیل القادریہ  
نصاری نے اپنے جی میں  
عالم اسلام  
کشان میں  
اور حکم سے  
جی جی میں  
جی جی میں  
جی جی میں

مولد کا  
شاہ  
اردو  
خانہ  
دار  
میں  
نہایت  
اول  
جم  
کردن  
مردم  
التقانی  
اول  
خود  
تعمیل  
اللغات  
مکلفات  
والا

۵۹

ہیں کہیں وہ گناہ ایک نے آگاہت میں ہوا تھا ایک نے کہا میں کیا دیکھا حضرت علیؑ نے اسے  
 نے برا کر جنگل سے لکڑیاں میں اٹھا کر دیکھا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام بھی  
 ہم کر لیں گے آپ کو اس سے کیا کام آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ اسے بھی ہم لوگ کر لو گے مگر اس  
 نے جانتا ہوں کہ مہارے دریاں عدا متنازعہ ہو کر بیٹھوں اللہ تعالیٰ کو یہ بات مایہ سبز ہے کہ آدمی اپنے  
 مار میں متنازعہ کیے بیٹھے اور کام میں ترک نہ ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہوا تھا آپ نے  
 روایت ہے کہ کیا راجوئی آپ کی تکست ہو گئی تھی ایک صحابی نے کہا مجھے یہ جوتی آئی ہیں  
 میں نے اسے ہاتھ دو تو آپ نے وہاں میں میں جا ہوتا ہوں کہ جو دھما ہوں ہوں اور دوسرے سے  
 کام لوں روایت تنہا میں ہے کہ حیدر علیؑ کی حالتی ما و سادہ صحتہ کے آپ کے اس لئے تھے  
 آپ اب ماضی و ماضی کو اٹھ کھڑے تھے صغار نے عرض کی آپ ہم لوگوں کو جھوڑیں  
 ان میں مت ہم لوگ کر لیں گے فرمایا میں ان سے ملنے میرے اصحاب کی حمت اور ہمت ہم  
 اس کی پرہیز و ست کہتا ہوں کہ بعد میں اسکے میں ہوا کی حد سے کہیں روایت ہے  
 کہ ایک مدرسہ سز عالم علیؑ و مسلم ایک اصحابی کے ساتھ ایک تھوڑی میں داخل ہوئے  
 ان سے دو سو اکیس ہزار میں سے جو سیدھی بھی اسحاہ کو دئی ٹھہری آپ رکھی اسحاہ  
 نے عرض کی ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ احق ہیں سیدھی مسواک کے لئے اسادہ و  
 ماضی صالحہ یصح صاحباً کو سادہ و ماضی صالحہ کو سادہ و ماضی صالحہ کو سادہ و  
 اقامت میں اللہ تعالیٰ او اصابہ میں کوئی ماضی مٹھے والا کہ اس بیٹھے اگرچہ ایک  
 ہی لحظہ ہوں سے گا یہ جھانکنا اسکی حسب سے کہ آیا جارا او سمن جو اللہ تعالیٰ کا ماضی  
 کیا او سکور و ایت ہے کہ جسے حسرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیچہ رہے وہ اسکی  
 زمانہ رطبت سے عدا کوئیں کی حسب سے مجھے لگے عدا متنازعہ سر مبارک کے لئے لکھا ماضی

لکھا ہے  
 کہ جسے حسرت  
 رسول کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی  
 کیچہ رہے وہ اسکی

ایک جماعت مہاجرین و انصار کے پیادہ پانچ پیچھے پیچھے معاذ کے چلے اور انکو وصیتیں فرماتے  
 جلتے تھے معاذ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سوار ہوں اور آپ پیادہ پائیں  
 اجازت ہو تو سواری سے اتر پڑوں آپ نے فرمایا ای معاذ میں ایسا سمجھتا ہوں کہ اپنے ان  
 قدموں کو میں راہ خدا میں رکھتا ہوں ای معاذ میں تجھے وصیت کرنا ہوں ساتھ تقویٰ کے  
 اور سچ بولنے اور اچھے کام کرنے اور اداے امانت اور ترک خیانت اور اہم بالمعروف و نہی  
 عن المنکر اور بنگاہداشت حقوق ہمسایہ اور دشمنانہ ہونے کے ساتھ قرآن کے اور نرمی  
 کلام کے اور ساتھ سبقت کرنے کے سلام میں اور ڈرنے کے قیامت کے دن سے اور اختیار  
 کرنے آخرت کے دنیا پر ای معاذ کسی مسلمان کو دشنام نہ دینا اور کسی جھوٹے کی بات نہ ماننا  
 اور کسی سچے آدمی کو جھٹلانا نہیں اور امام عادل کی نافرمانی نہ کرنا ای معاذ تیرے واسطے میں  
 دوست رکھتا ہوں جو اپنے واسطے دوست رکھتا ہوں اور جو اپنے واسطے برا جانتا ہوں  
 تیرے واسطے بھی برا جانتا ہوں ای معاذ عیادت بیماروں کی بجا لانا اور حاجتیں ضعفا اور اہل  
 حاجت کی جلدی ادا کرنا اور یتیموں کو اپنے پاس جگہ دینا اور فقر اور مساکین کے ساتھ اپنی  
 نشست مت کرنا اور اپنے نفس سے انصاف کو گونگادینا اور ایک دم بھی طرہ ریشہ راستی سے باہر  
 نہ کھٹنا اور راہ خدا میں کسی کی ملامت نہ کرنا ایسا نہ کہ تجھ میں اثر کر جائے پھر فرمایا ای معاذ اگر کبھی میرے  
 تیرے درمیان اسکے بعد ملاقات ممکن ہو تو التبتہ وصیت کم کرتا میں لیکن قیامت تک پھر ہمارے  
 اتفاق ملاقات کا نہوگا **تشریح** غم فراق باہر سے چل سگندڑ ولی اسید وصال ندیر میں ان سچا  
 روایت ہے کہ ایک ن گھر میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے آپ تشریف لائے فاطمہ زہرا  
 انوقت اتفاقات سے متور میں روٹیاں پکا رہی تھیں اور ہاتھ شربت گرمی تنور کے تن  
 نازنین اوٹھا بخار والوں کی طرح گرم ہو گیا تھا جناب حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴

۵

۶

۷

۸

۹

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

اسے کمال تواضع اور بکام احلاق کے امتیازات و موافقت میں اوس سرور مدار جس کی تیر  
روٹیاں اسے دست مبارک سے تنور میں لگائیں پھر جو روٹیاں کہ آپ نے لگائیں تھیں سب  
اویس طرح عام کی عام رہ گئیں اور جو روٹیاں کہ فاطمہ ہرے تنور میں لگائیں تھیں بھیتہ ہو کر  
حکمتی تھیں مابینہ الامتت حیرت و مدافعت کے لئے داکر تعجب کرے لگے کہ اسد العالمیں  
اس میں کیا حکمت ہے کہ وہ جماعت حکمی نماں میں حَقُّنَ مَا قَصَصْتُ الْعَقْلُ وَاللَّيْبُ وَارِدٌ فِي شَأْنِ  
اکی لکھیں اور روٹیاں اوس مہماں مائدہ آپ کے میٹے کی آیت عذرتی کی عام مجلس و عام  
پکائی کی اور جو تختہ پکائی اویس طرح عام ہی آپ نے فرمایا اویس طرح کمرہ بھی کمال معجزہ ہوا  
ہو کہ جس حیر و مگو ہاتھ ملا چھو دیکھا آگ و سپر کار گرہ گئی سُحَّانَ اللہ تَمَسَّحَاتُ اللہ حُرِّ وَا  
ہو کہ حساب خواجہ عالم شیع الام صلی اللہ علیہ وسلم متب معراج کی صبح ہو کہ حسب حاجہ مبارک سے  
بہر چلے تو دیکھا کہ ایک لودھی راہ اور وتی ہوئی بیٹھ کر گٹھری آئے کی رکھنے ہوئے علی حاتی ہو  
حسرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اسی لودھی کو کس واسطے روتی ہے کہا میں ملائے  
تیرنگی لودھی ہوں صبحی اوسے مجھے آٹا پیسے کو بھجوانے کہ میں بیمار ہوں آٹا پیسے میں میری  
ہوئی ڈرتی ہوں کہ ٹھہرے ایدامے ماسے مٹے یہاں آپ نے فرمایا میں تیرے ساتھ چلتا ہوں  
اور تیرے واسطے سہاراں کر تا ہوں استر لکھ کر یہ گٹھری آئے کی مجھے دے کہ میں آٹا کر لے لوں  
آخر اوس سلطان گدا حوئے وہ گٹھری اوس پہننے لی اور ایسی نیت ہار میں بیڑا لے دی اور تیر تیر  
چلے لودھی نے کہا آپ تیر چلے ہیں اور میں آپ کے پیچھے چلے گا میں سے مجھے طاقت تیر  
رہنمائی کی نہیں ہے خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ایک کو با میری جادو کرنا کہ تیرے  
ساتھ چلے آ کر آپ راہیوں کے کویتے میں آجے پھر سید عالم تیسرا اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم

۷۱

میں جو

دیکھ

میں

۷۲

کون

تو

میں

۷۳

میں

۷۴

میں

۷۵

میں

۷۶

میں

پڑی عرض کی امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ہنسنے تمہیں اس چہرے میں نہیں دیکھا تھا یہاں اس طرح  
تشریف لائے جناب حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سفارش کے واسطے  
آیا ہوں اور حال اس لوٹھی کا کہ سنایا پھر ترسانے کہایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو  
آپ کی معراج ہوئی ہی آپ نے فرمایا ہاں مگر تم نے اس طرح جانا یہودی نے کہا تو آپ یہاں سبھترین  
پھر وہ یہودی گیا اور سارے اپنی قوم و قبیلہ کے یہودیوں کو بلا لایا اور توریت اپنے ماتھے لیے آیا  
اور توریت کھول کر کہنے لگا اسوقت ہم نے توریت میں نعت آپ کی اس طرح پڑھی کہ رسول  
آخر الزماں کی منجھ اور نشانیوں کے ایک نشان ہی یہ ہوگی کہ جس بات کو اس کی معراج ہوگی اس کی  
صبح کو وہ رسول اللہ گٹھری آئے گی ایک ترسا کی لونڈی کی اوٹھ کر اپنی پشت مبارک پر ہنرت  
کے اوپر رکھے ہوئے در سارے پر اس ترسا کے پونچاویں گے اب جب یہ کہ آپ کی نبوت کا یقین  
کامل ہو گیا تو ایمان لانے میں تاخیر کیوں کروں فوراً اس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ اور تمامی قوم اور قبیلہ اس کے بتا بہت اس کے ایمان  
لے کر بکرت اس تواضع کے کہ اس سلطان دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھی ہو  
ہی کہ بدر کی لڑائی میں لشکر اسلام میں کتین سو تیر آدمی تھے فقط اسٹی اونٹ اور دو یا تین گھوڑے  
تھے ایک ایک اونٹ دو دو تین تین آدمی کے سچ میں سواری کے لیے تقسیم ہوا تھا ایک سواری  
میں ہمارے حضرت سلطان العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیر خدا علی مرتضیٰ  
اور ابو لبابہ شریک تھے نو بہت نبوت یہ تینوں آدمی ایک سواری پر سوار ہوئے جب ان سلطان  
گدا رٹھو صلی اللہ علیہ وسلم پیادہ چلتے اور علی مرتضیٰ یا ابو لبابہ سوار ہوتے یہ دونوں کہتے کہ یا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے پیچھے پیچھے پیادہ چلتے ہیں آپ سواری سے نہ اتریں  
آپ کمال شہادت سے فرماتے مَا اَنْتُمْ اَبَا قُوٰی حُضْرٰی وَمَا اَنَا اَعْنٰی میں اکابر میں کما

یکھتہ تم دونوں مجھ سے قوی زیادہ میں ہوا اند میں سے احرار و اب سے لے کر وہاں پہنچا  
 روایت ہے کہ ایک سال میں جب اسکا سلام و لشکر کعبہ سے ماہم مقابلہ ہوا آپ دست مبارک  
 میں ایک اسکا لکھی لیکر جمعوں کے تسویر میں سرف ہونے سوا دس حریف کا قدم صف سے کچھ  
 لے کر کوڑھا تھا ہے اس لکھی کو آہستہ سیدہ زینبہ سے سوا دس کے مار کر فرمایا اسکو ماسقاؤ  
 صف کے برابر ہوا یا سوا دس سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لکھی کی طرف سے  
 مجھے دو بھی اور آپ کوئی تہائی لے راستی بھیجی ہر قصاص میرا دیکھے آپ نے فوراً سیدہ زینبہ  
 کھول کر کے دیا یا سوا دس قصاص لے سوا دس دی مبارک آپ کے سیدہ محبت حریفہ پر  
 بوسہ لیا آپ نے نہ جی اسی سوا تو لے یہ بات کھول کی کہا اب وقت مرے کامیرے قریب ہی ہے  
 چاہا کہ اجر ایام حیات میں ایسی آپ کے دل مبارک کے جھوٹے سے سرور ہوا دل تاجہ اٹ اٹھی  
 سے محاب یاں آپ نے اس کے حق میں غلامی حیر کی اور جملہ موقع سے آپ کے یہ فرمایا آپ کا کہ  
 لا تَقْصُصُوْنِیْ عَلٰی یٰوُدَّیْسَ مَعْنٰی اولا تہذیبی علی موسیٰ نہ فضیلت و تو تم لوگ ہمیں یوش  
 میں تی براہ کہ کوکھ میں ہتھیروں یوشی سے اور بھی تواضع اور علم سے آپ کی تھا کہ جاؤ گے  
 کبھی تہذیب قتلہ راؤ کا وھٹکی مٹے اور لعل مٹے کیوں لیا کا اگر کوں لیا کیا اس کے کہتے ہیں کہ  
 میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا قسم ہر خدا کی کہ سفر اور جہش میں جس  
 میں آپ کا کام کرتا تھا اس سے یادہ آپ میرا کام کر دیتے تھے اور دس برس کے عرصے میں مجھے  
 آپ نے کبھی نہ کیا اور جھٹکا میں جو کام میں مینا میں اس سے کیا کہ کہا کبھی کہ تو نے اس کا  
 کیا اور جو کام میں کیا آپ نے کبھی فرمایا کہ تو نے کام کیوں نہ کیا اور اگر کوئی حیر ہمارے ہاتھ  
 نقصان دہو جاتا تو کبھی ملا لعل مٹے اور اگر کوئی اس چیر کے واسطے مجھے ملامت کرتا  
 آپ فرماتے تے جھوڑو و حب فیما آتھی اس چیر کے اسے میں اسی ہی بھی سرور فرماتا

ہو جاتی روایت ہے کہ خذۃ الاحزاب کی لڑائی میں آپ بنفس نفیس اپنے ہاتھ میں کدال لیکر صحابہ کے ساتھ خندق کھودتے تھے اور مٹی باہر پھینکتے تھے اور مسجد منبر تک بدبو نہ منو د میں جب تیار ہوئے اسی صحابہ کرام مٹی پتھر پٹین اوٹھا اوٹھا لاتے اور تعمیر مسجد منبر کرتے آپ بھی بنفس نفیس اپنی اینٹ اوٹھانے میں صحابہ کی موافقت فرماتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اپنی عظمت و بلاغت اور صاحب یاست اور رسالت عظمیٰ ہونے کے تواضعاً گدھے ایسے ذلیل و خسیس جانور پر بھی سوار ہوتے تھے اور لوگوں کو اوپر اپنے پیچھے سو کر کر لینے اور کبھی اپنے آگے سوار کرتے لکھا ہے کہ سفر حضر میں چالیس آدمی کو آپ نے اپنا روایت کیا ہے اور ہم لوگوں کو کہ یہ ان کے گدھے سے بھی ذلیل اور نواز یادہ ہیں گدھوں پر سوار تو کب ہو گئے اونکے چھوٹے سے بھی نفرت آتی ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ روایت ہے کہ آپ کے پاس ایک گدھا غنیمت سے تھا بقولس نے اویس سے یہ بھیجا تھا اور دوسرے یعفور نام فرد بن عمرو نے یہ بھیجا تھا کہتے ہیں کہ یعفور اس جنس کا گدھا تھا کہ سوائے نبی کے کسی نے اوپر سواری نہ کی تھی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلب کرنا کسی شخص کو منظور ہوتا تو یعفور کو بھیجتے یعفور اس کے دیوانہ جاکر اپنے سر سے اس کے دروازے کو ٹھونکتا پھر حباب ہل مکان اپنے گھر سے نکلتا تو اس گدھے کے اشارے سے سمجھ جاتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بلا تے ہیں پھر حباب و غنیمت مصر محبوبی و یوسف چاہ معشوق کی خدا کو چاہ ہوئی یعنی جس نے آپ نے دنیا سے رخصت فرمائی یعفور آپ کی جدائی سے جان ہو گیا اس لیے یہ ان کے کوئین میں گر کر آپ پر جی جان سے قربان ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور نبی قرینہ کی لڑائی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر جب تک ناک میں ڈوری چھو رہے کے دھڑ کے چھال کی ٹہنی ہوئی اور اوپر بالان تھا سوار رواہ ابو داؤد و ابی داؤد روایت ہے کہ جب خیبر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کیا منجملہ اموال غنیمت

کچھ کچھ  
۶۵  
شوال ۱۲۵۵ھ مطابق

ایک گدھا بھی تھا بھڑوہ آب سے ہم کام و آب نے وچھا تیر کیا نام ہی کہا امام میر پر پش شہاب  
 ہریرے حدکی سسل سے بدو گکا عالمے ساتھ گدھے پیدا کیے ہیں اور اوں گدھوں میں سے کسی  
 کوئی محض بولے یہ میر کے سوار ہیں ہوا ہوا اور مجھے امید ہی کہ مجھ پر آب سوار ہو گئے کیونکہ میر  
 حدکی سسل سے اب کوئی گدھا قاتی نہیں ہا سہلے میرے آویسوں سے بھی اب مولے آتے  
 کوئی یہ میر قاتی نہیں ہے اور میں اس کے پہلے ایک ہودی کے پاس تھا قہ نہحت حدکے کا  
 امام ماک سنا تھا سحت سحت ماتیں کہا سنا اس واسطے کہ وہ مجھے سوار ہی رہا تھا میں عداوت چلی تھی  
 مجھے اسی امر کا یاس تھا اور وہ ہودی مجھے بھوکا رکھتا تھا اور مجھے مانتا تھا آپ نے فرمایا آج سے  
 ماتیر العیوبہ اب میر سے فرمایا آی یحقوڑھل کسجی لاکان آیا تو چاہتا ہے کہ احوال  
 کہ اوں باتیر سسل جاری ہے کہا میں فرمایا کیوں کہا ہلے آنا احوال وہ اب کہتے ہیں کہ میر  
 سسل میں ساتھ گدھے پیدا ہو گئے اور ہر ہر ایک ایک ہی سوار ہو گئے اور آخر میں سسل میں ہا سہلے  
 ایک یہ میر سوار ہو گئے کہ امام پاک اور کا حد ہو گا صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ آخر میں میں  
 ہوں یہ بعض آب کی خدمت میں رہے لکار و ابیت اور قسطا لے لے اسناد الساری تہج  
 صحیح النجاشی میں وایس لکھا ہے کہ انھوں نے دیکھا ہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہمارے  
 کی ٹرٹھے گدھے کے اوپر سوار او وہ چلا ہوا تھا طرف میر کے روایت ہی قیس بن  
 العدا ہی سے کہ آمدن سواں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے مجھے پھرتے وقت  
 سعد میر سے ایک ایک گدھا لائے اور آپ کو اوپر سوار کیا پھر میر سے اب میرے مجھے کہا کہ اے قیس  
 تو آپ کے ساتھ ساتھ حال آتے آتے مجھے فرمایا اے قیس تو بھی سوار ہو لے میرے اب سے کہا  
 میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے فرمایا تو کم سوار ہو لو اب آپ کے گھر پہنچا اور تو  
 کہ ایک صحابی گدھے پر سوار حائے مجھے آپ کو دیکھتے ہی اُتر گئے آپ اوپر سوار ہوئے اور



اون صحابی کو آپ نے گے ٹھیکار و اسیت محب طبری نے مختصر السیر میں لکھا ہے کہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ایک گدھے پر بغیر پالان کے سوار ہوئے قبا کی طرف جاتے تھے اور ابوہریرہ رضی اللہ  
عنه پیادہ رکاب میں تھے فرمایا ای ابوہریرہ تھے سوار کر لوں ابوہریرہ نے کہا جیسی آپ کی فرمایا ہو  
فرمایا سوار ہو پس ابوہریرہ اٹھ کھڑے کہ اس پر سوار ہوں مگر جب سوار ہو سکے آپ کے بدن مبارک میں لپٹے  
پس دونوں آدمی زمین پر آ رہے پھر آپ اچھل کر سوار ہو گئے پھر فرمایا تھے سوار کر لوں ای  
ابوہریرہ کہا جو آپ چاہیں فرمایا سوار ہو ابوہریرہ اٹھ کھڑے مگر پھر سوار ہونے کی قدرت نہ پائی آپ  
ساتھ لپٹے پھر دونوں زمین پر گرے پھر آپ اوپر سر پڑے بیٹھے اور کہا ای ابوہریرہ تم کو سوار کر لوں  
قسم خدا کی کہ مجھے برائستی بھیجا کہ اس عیسوی بارتھے لکرنے دو نگار و اسیت عائشہ صدیقہ فرتی  
ہیں کہ عہد میں جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی نے حیا و بطلان ایک عورت کی  
نے دھڑک غیر محرموں سے بات چیت کر لیا کہ تی مدینہ بھر میں اس کی شہرت تھی ایک ن وہ آپ  
پاس آئی آپ اس وقت بیٹھے ہوئے زانو پر زانو اور قدم پر قدم رکھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے آپ  
پاس کچھ ٹھوڑا سا سوکھایا ہوا گوشت رکھا تھا اوسنے آپ کو کھا غلاموں کی طرح بیٹھے کیوں کھا  
ہے میں فرمایا ہاں میں بندہ ہوں بیٹھتا ہوں جس طرح بندے بیٹھتے ہیں اور کھاتا ہوں جس طرح  
بندے کھاتے ہیں پھر اوسنے کہا کچھ کھانا مجھے بھی ملے آپ اپنے آگے سے دینے لگے اوسنے گستاخا  
عرض کی میں آپ کے مونہ کا چاہتی ہوں تھوڑا گوشت چبھلایا ہوا آپ نے اپنے دہن مبارک  
سے نکال کر اوسے دیا پھر گستاخانہ کہا اپنے ہاتھ سے آپ میرے مونہ میں کھلا دیں آپ نے کہا  
حق تو واضح ہے اپنے دست مبارک سے اوسکے مونہ میں لقمہ کھدیا وہ عورت کھا گئی حق  
نے برکت اسکے اوس عورت کو بطالت اور بے حیائیوں سے روکا اوسکے مبارک دہن خلعت شرم و  
حیا اوسے پہنا پنا چنانچہ نادم مرگ پھر کسی غیر محرم پر اوسکی لٹ نہ ٹپڑی الا اشارہ الدبر و اسیت

۱۵ مختصر موضوعی است  
۱۶ فی انسب بآداب  
۱۷ منتخب اللغات



اور متحد و حسد اور عدوان و ظلم اور سوال سے اور سب فعال ذمیرہ اور اخلاق قبیحہ سے آپ بالکل مبرا تھے اور لوگوں کو مکہ بھی ان چیزوں سے منع فرماتے حال اور عادت شریف یوں جاری تھی کہ اکثر بر غایت شعیفوں اور بوڑھوں کے جمعے کے خطبے کو نسبت نماز کے ہلکا پڑھتے اور اگر خطبہ پڑھتے وقت اپنی بیاہ و کسی کی کچھ حاجت پیش ہو جاتی یا کوئی شخص کچھ دین کا مسئلہ خطبے کے اندر پوچھتا آپ ازراہ خلق کے خطبہ ترک کر کے حاجت کو روا کر کے اور مسائل کا جواب دیکے پھر خطبے کو پورا کرتے چنانچہ ابوداؤد اور ترمذی انسانی نے بیٹھے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اس درمیان میں دونوں صاحبزادے تخت جگران بتول امام حسین رضی اللہ عنہم سرخ سرخ پیراہن پہنے ہوئے بے باعث صغیر سنی اور لڑکپن کے کرتے پڑتے چلے آتے تھے پس آپ دونوں شانہ زد و کو اس حالت پر دیکھ کر منبر شریف سے اترے اور دونوں کو زمین سے اٹھالیا اور اپنے آگے بٹھایا اور فرمایا بیچ فرمایا حق تعالیٰ نے اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فُتْنَةٌ دیکھا مینے ان دونوں کو لوگوں کے چلے جانے ہیں اور ٹھوکریں کھاتے ہیں اور گرتے ہیں پس مجھ سے رہا گیا آخر مینے سخن کو قطع کر کے ان دونوں کو اٹھایا اور ابوداؤد و نسائی نے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ اہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اترتے تھے منبر سے اس واسطے کہ آتا تھا آپ کے پاس کوئی شخص کسی حاجت کے لیے پس آپ اس کے ساتھ کھڑے ہوتے تا انکہ اذافرآتے اس کی حاجت حال اور عیادت کر کے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز اور سکین آباد و غلام کافر و مسلمان اپنے اور غیر کی اور جب کوئی آپ کے پیروں سے بیمار ہوتا آپ اس کی عیادت کو تشریف لے جاتے اور جب بیمار کے پاس آتے فرماتے کہ یا س طہور ان شاء اللہ اور کبھی فرماتے کفارة وظہوؤک کچھ مضائقہ نہیں بیماری کفارہ و ذنوب و گناہ قلوب بزرگ خدا سے چاہا اور جب بیمار کے پاس آتے ازراہ شفقت اس کے سر ہلنے بیٹھنے اور پوچھنے

۲۰  
۴۹  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

تیرا کیا حال ہے طبع میری کسی جیر کی خواہاں ہے اور اگر یہ کوئی جیر چاہتا ہو تو اور وہ جیر اس کو  
 سر ہوئی تو اس کے دینے کو حکم دے اور حضرت میں آیا ہے کہ جو کوئی چیکو ہے یہاں کہ جو اس کا دل چاہتا  
 ہو تو چکھا دیکھا اس کو حق تعالیٰ میرے امت کے آدمی آپ دے دے تھے کہ جس کوئی آدمی کھائی  
 مسلمان کی عیادت کو جلتا ہے تو عام امت میں سیر کرتا ہے جب تک بیمار کے پاس جا کر بیٹھے اور جس  
 بیمار کے پاس جا کر بیٹھتا ہے تو رحمت اور سیر اترتی ہے پھر وہ رحمت الہی میں ڈوب جاتا ہے اور جس  
 کوئی صبح کو عیادت کو جاتا ہے تو ستر ہزار مرتبہ اور میرے دروہ دیکھتے ہیں رات تک اور اگر ان کو عیادت  
 جاتا ہے تو ستر ہزار مرتبہ اور میرے در دیکھتے ہیں صبح تک اور آپ کا فروں کی بھی عیادت کو تشریف  
 لے جاتے یہ صحیح بخاری اور ابوداؤد اس سے روایت کی ہے کہ ایک جوان یہودی  
 کہ یسعیر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا یہاں یہ ایس آہ اس کے پاس عیادت کو آئے اور  
 اس کے سر حالے بیٹھے اور فرمایا مسلمان ہو جائیں اس سے آپے ایک کی خاص گاہ کی اس کے  
 باب لے کہا الطاعت کر اے اللہ کے انوالقا سم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر وہ مسلمان ہو گیا آیا باہر  
 اور فرمایا شکر خدا کا کہ چھوڑا ایسا آتش و ج سے حال اور اوائل میں عابد صحابہ کی بھی  
 کہ جس کوئی مرے کے قریب ہوتا آپ کو اطلاع کرتے آہ معصومین جس احراق کی راہ سے  
 اس کے پاس تشریف لے جاتے تا وہ آپ کے سامنے قہار اور دعا سے آپ کی مشرف ہوتا ہے  
 اس کی شہرتیں فرماتے اور اس کے سامنے کی ہمارے ہر کے اس کے حارس کے ساتھ جاتے  
 اور اس کو دم فرماتے اور دعا سے تہیت اور معرفت سے اس کو مشرف فرماتے پھر آخر جو کہ قتل  
 موت سے آخر دم تک حاضر رہتے اس آہ کو ایک بڑی محبت تار اور مستقیم شافقہ ہوتی تھی  
 اس واسطے صحابہ مرے کی تحفہ تلخیں کہ جس میں ہمارے بڑے کو لاتے آپ پر تھے کہ یہ کیا کچھ  
 ہیں بڑے ہاں اگر کچھ ہیں ہوتا آپ اس کی ہمارے بڑے اور کچھ بھی ہوتا صحابہ کو دینے کہ اس ہمارے

لا رسول نور لہ  
 ۶  
 سہ دوسا میں سلوہ ہزار  
 منتخب اللغات

پڑھیں اور آپ پر تہنید اور چہرگی کی راہ سے نماز پڑھتے تھے جب آپ پر کلمہ غلط ہو گیا جو جنازہ آتا  
 آپ اور انکی نماز پڑھتے اور اسکے دین سے نہ پوچھتے اور فرماتے میں قریب تر اور دوست تر ہوں  
 ساتھ مسلمانوں کے انکی واثقوں سے جو کوئی ان لوگوں میں مر جائے اور دین یا اہل و عیال کو  
 چھوڑے تو اسکے دین کی ادا نہیں ہوا اور اسکے اہل و عیال کی غمخواری بہائے نہ اور اگر کچھ مال  
 چھوڑ گیا ہو تو وہ اسکے وارثوں کا ہی ہے سبحان اللہ تم سبحان اللہ اور جب کسی کے ران کو دفن کرنے کا  
 اتفاق پڑتا یا شدت ایام گرمی میں تو کبھی کبھی صحابہ بلجائے اسکے کہ آپ کو رات کے آنے جانے اور  
 گرمی میں تکلیف ہوگی آپ کو خبر نہ کرتے پھر آپ کو جب اسکی خبر ملتی بتقتضائے اپنی رحمت عامہ اور  
 شفقت تامہ کے اسکی قبر پر چا کے نماز پڑھتے اور صبح سلم میں ہر کہ آپ نے فرمایا کہ یہ قبر میں آج  
 سے بھری ہوئی ہیں اپنے اہل پر اور حق تعالیٰ او جالا کر دیتا ہوا انکو نماز سے میری مٹوا اور  
 نسائی نے ابی امامہ سے روایت کی ہر کہ ایک عورت مسکین بیمار تھی اسکی بیماری کی حسرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے خبر دی اور آپ ہمیشہ مساکین اور غربا کی عیادت کیا کرتے تھے اور  
 احوال انکے پوچھا کرتے تھے فرمایا جب یہ عورت مر جائے مجھے خبر دو ناگہاں جنازہ اسکو آنا کو  
 بجلا اور آپ کا جگانا اور وقت میں لوگوں نے بلجائے تکلیف ہونے کے ناگوار سمجھا جب صبح ہوئی  
 شربک حال لوگوں نے آپ سے عرض کیا فرمایا میں نے نہ کہا تھا کہ مجھے خبر کرنا لوگوں نے نہ عرض کی ہیں  
 اچھا نہ معلوم ہوا یا رسول اللہ کہ آپ کو جگائیں اور رات کو گھر سے باہر آنے کی تکلیف دین پھر آپ  
 چلے اور اسکی قبر پر لوگوں کے ساتھ صف باندھی اور چار تکیہ بن کہیں اور نسائی نے زید بن  
 ثابت سے روایت کی ہر کہ ایک دن صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے  
 آپ نے ایک نبی قبر دیکھی فرمایا یہ کسی قبر پر لوگوں نے عرض کی فلاں عورت کی جو غنائی کی اپنی  
 تھی پھر آپ نے اسے او سے پچانا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہر کے وقت

یہ مری اور آبیہ درود دہرے اور قیلے میں تھے جیسے دوست رہا کہ آیا کو اوس وقت میں حکایت  
 میں آپ کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے پیچھے آپ کے صف مادی بھیج کر آپ سے اوسیر جاری کر کے  
 بھیج فرمایا جیسے کہ مے تم لوگوں میں کوئی مرد و حیات میں ہم لوگوں میں ہوں مگر یہ کہ کر دو  
 ہما کو کیونکہ ہمارے رحمت ہو مے کے اسطے اور جاری سے اب ہر سڑ سے روایت  
 کی کہ ایک سیاہ بھاکہ سعد بن ابی موسیٰ علیہ السلام میں جھار دیا کرتا تھا بھوکہ مر گیا اور آپ  
 اوسکی موت سے سردار ہوئے اگلاں اگلاں و آپ کو یاد دیر گیا نہ یاد آدمی کیا ہوا لوگوں  
 عرص کی مر گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ مانا کہ میں تھے ا سکے مرے سے سردار کا  
 لوگوں نے کہا وہ ایسا دیا بھی گیا لوگوں نے تحقیق اوسکی تاں کی کی فرمایا تھے اسکی قبر کی  
 راہ تا کہ بھری آپ اوسکی قبر پر تشریف لائے اور جاری بھادی اوسیر روایہ ہے کہ ابولہب حد  
 رور سے بیمار تھا مدگی سے ما امید ہوا حسن جار بھا آخر جسے ما اوسکی موت کا قریب آیا تھا  
 سرور عالم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی عادت کو دم رحمہ فرمایا جب لوگ اوسکے پاس  
 جمع تھے یہاں لوگوں کے درمیاں روتیں مل سمع تھے خواہ گ آس پاس سے یہ رولہ وار  
 شہید حسن و حال تھے سو حوتہ تھی برق حلال تھے آپ نے کمال شفقت سے فرمایا ای ابولہب  
 میں تھے تلقین دیں ایمان کرنا میں ہدایت سوے اے حسان کرتا ہوں کہ جو چھوڑ کر تشریف  
 پرسی سے موہ موڑ تو حدس جاستر کی جھوڑے رہا رنگ عار کو توڑے آپ بھی تو دے  
 کو لگا قرف دولی لوح دل سے ٹا احم اسکا دیا میں نے حساب ہی آخرت میں عذاب فوق  
 عذاب جو قرض کھر کی ایمان ہی دیا ہو سلام ہر نص کی سما ہی عرق پیشتش کے سر اور میں اسکا  
 کوئی سربک ہنس تار میں تار میں تیرا اطل ہو جو غیر حق کو یوسے عاجل ہی آپ بھی ترم کر کہ  
 وقت تیرا آخری نفس و انس تیری بیعتیانی سے طاہر ہو تو کہ اس مات سے بہت غصہ ہوا

۲  
 یہاں تواضع و حسن معاشرت میں

<p>فورا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا کچھ جیب دن گذرات آئی آپ نے پھر کمال شفقت سے تنہا</p>	
<p>بوہب کی طرف اوسکی عیادت کو موٹہ موڑا صحابہ کو اپنی دولت میں اس میں چھوڑا بوہب کے</p>	
<p>دروازے پر جا کر کھڑے ہو کر آواز دی ابوہب کو کہاں معذرت ہو ان خوشی سے بطور معذرت</p>	
<p>کے کہنے لگا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کیوں کھڑے ہیں یہاں تشریف</p>	
<p>لائیں یہ آپ ہی کا گھر ہے یہاں قدم نہ بچھو فرمایا</p>	
<p>اندر آمد مصطفیٰ چون جان پہن</p>	<p>بوہب چون دید روی پاک او</p>
<p>پانسیم صبح کا ہی دھمیں</p>	<p>بوہب چون دید روی پاک او</p>
<p>جب آپ بوہب کے پاس آئے وہ آپ کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور پہلے اس کے وہ کبھی کسی</p>	
<p>دل سے نہ کھڑا ہوا تھا کہا آپ میرے سر جانے بیٹھے دو اسے دل مخزون کیجیے آپ اس کے سر جانے</p>	
<p>بیٹھے غایت شفقت سے اوسکا حال پوچھا پھر فرمایا اگرچہ تو نے مجھے پہلے اس کے بہت رنج و</p>	
<p>مکلفین دین میں ضرر پہنچا ہے میں گستاخان کہیں ہوں مگر پھر بھی یہ تیرا حال بڑا دیکھ کر حسرتی تو</p>	
<p>دم گھٹا جاتا ہو طبیعت بیقرار ہوئی جاتی ہو مدت العمر تو جو میری عداوت میں رہا آج میں نے سب کو</p>	
<p>معاف کیا آئینہ سینہ کو غبارِ ملال سے صاف کیا</p>	<p>باب رحمت می کشا یوم از کرم</p>
<p>نزدہ از خلد بریت می دہم</p>	<p>گرچہ تصدق نمی کردنی عار</p>
<p>این زمان چون نیست امید حیات</p>	<p>رفت وقت ننگ و کار تر با</p>
<p>یہ بات تھا آپ کو رئیس القوم اور عالی خاندان جانتا تھا مگر اب جب تیری زندگی کی اس نہیں</p>	
<p>سوا میرے اس وقت کوئی تیرے پاس نہیں کہ اس کے باعث ترک دین سے اپنے تو شرمائے</p>	
<p>دلگشا ہے کوئی آگاہ نہو گا کہ تجھے ننگ عار آئے دن کو چوکتیرے پاس بہت سے لوگ بیٹھے</p>	
<p>تھے اس لیے تو غصہ ہوا ہم بھی اوشکر چلے گئے اس واسطے اس وقت رات کو ہم تنہا تیرے پاس</p>	
<p>آئے تاتہائی میں تجھے رنج نہ بڑھے اور لوگوں سے نہ شرمے</p>	<p>باکسی ہرگز نہ گویم راز تو</p>

۳۳

در تیرا ستم و سوز تو	شفتہ نگدانت نامکد است	در تیرا ستم و سوز تو
تو کیما ز کعب و یاں لکریں	شفتہ گیر ویر و رادس	عاقبت یک سود و احوال تو
در رماں سے تود و مال تو	کفر سے تود کر یاں لاتیہ خیال	اما تیرا یماں سے
<p>مجھے کچھ فائدہ نہیں فقیر تیرے ہی سع کے لیے یہ کسے مستیں ہیں تار مار تیرے پاس مدد و رفت ہی          بہشتیں میں تھتے واپا محرم رماں تو یا میں ایسا دسار جاں عمر بھر حبیب یا، جاو میں محسار یا          ونگ کے باعث کلمہ طیبہ یہ بڑھا ہاں اس لیے میں کلمہ توحید ان پر لایں تیری تہذیب کو کمال          در تو خوش میں آئے دھر سر کیا اسیر کر گشتاں تیرے ہی تھی تھی لاکھ لاکھ کی سیر کر تو لب سے توسع          اور لائق طیلانہ اوصاف حمد و ستائش کے مسجراں ہوا تیرے اس خلق عالم گیر کو دیکھ کر          لحظہ دم سزا ہی فکر میں نہ کروں ہاتھ کر کے لگا امی نور و بدو یہ ستائیں تیری راست ہیں تار بیت          صحیح سے کم و کاست ہیں کیا کروں و دیکھ عارف غار مجھے جھوٹا میں رہا رکھتو ٹوٹا میں تامل          یہ معاملہ میں کو اختیار کر کے یہ لیا پیا پسو کروں تمھیں چاہو سیر ساو ہوا دھ کی اقتدہ کروں          اسلم مجھے اویر سا یاں سے ہاتھ اوٹھا دوسرے لئے تکلیف مکر و کوشش نہرا تو تہیں مجھو          و تمھیں اتنی فکا کیا ہر تھو سو ویر نو بہا ہی تمھانے باجھ پر یا یا تیرے وہی یاد و ذکر کا          سیر سے مال طبع کو بڑھایا اگر تم ہی رفق ہو تو میرے اس کرب سے کم و دیکھو وہ کیا کہتا ہو کہ آئیے          و یا اے کرے وہاں تہیں کوں مول و دوا تیرے رسول خرچ ہیں یا دوا کیا کوں تو کہتے مسکر          آپ کے اعانت تختے ہاتھ کرنا و خدمت سحر و جاسوس کے ٹپے ماہر ہو</p>		
مرد عواہک کو اتنی سے دہر	جیاں رماں امد و ہاں اودد	مرد عواہک کو اتنی سے دہر
لطق را امد و ہاں مستی سے دہر	ار عجب گفت ہر دہر دل تیرا	در قیامت سن ما دہاں جوئی سن
رو کر وایا ر سو ب رسول	شدر اعرافش دل سرور مال	ایک تیر و تیرا ما شہد بلاع

سہ دوست مانگا کیو  
 اسرار خزانہ سے  
 یہ سناں کی زبان  
 ۵۲  
 یہ تیرے ہی  
 عجب



مقیمت گنچن گزین یا سپہ سالار	دوبرہ سو سے آن نور بقین	ہریم دوزخ شد آخر ان لعین
ای بی جنت و امی چاند ساز	چار و از بہر فرخ خویش ساز	چون ز رفت از یاد لطفت بوسب
مگد از من آیدم چون جان لب	روایت ہے کہ زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک	

شخص دشمنانِ نجستہ قرآنِ ہلالِ مہر تھے کسی ایک مہر مومن کے سائیس اور غلام تھے وہ سلطان ملک معنی تھے پرنام کو بندہ تھے طویلے میں اوس امیر کے گھوڑوں کی اور بھی اپنے نفس کی سائسی کرتے تھے امیر کو ان کے حال سے خبر تھی وہ ظاہر میں تھا معنی پر اوسکی نظر نہ تھی قنات الہی سے ایک در ہلال بیمار پڑے تو روز تک طویلے میں بیٹھے تھے کہ کیا لو کی خبر تھی اوس امیر نے بھی جو کاہو حقیقہ جانتا تھا کچھ اونکی خبر لی شاہ انس جانِ رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حی آتی خود حق تعالیٰ نے اوس بیمار پر نظر رحمت فرمائی کہ وہ حبیب بن فلان مشتاق تیرا بیمار ہونہ کوئی اوسکا کو نہ کوئی تیرا بیمار خورشید تابان چرخ نبوت مہر و خشتانِ ملکِ جنت ہلال کی عیادت کو تشریف لے گئے صحابہ آپ کے چاروں طرف جیسے تاک کر راہ کے ہار باندھے تھے ہلال کے خواب کو خبر ہوئی کہ سلطان دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے خانے تک قدم نہ بچھ فرمایا خود دریا پاست کے پاس آیا ہو دو امیر مائے خوشی کے میدانِ جان ہو کر اچھل پڑا گمان اس کے کہ آپ خاص اوسکے لیے تشریف لائے ہیں بچھول گیا دو جہان کو بچھول گیا جب آپ کے ہاتھ سے آیا ابی حبان کو فرشتہ راہ کیا بچھایا پھر زمین بوس ہوا و سلام کیا شاہی سے رخ کو گلنامہ کیا پھر عرض کیا بسم اللہ اس گلزارِ خزان میں آپ تشریف لائیں اس مکان کو شک گنزارِ عنوان فرمایں آپ نے واسطے جبر کی اوس امیر کے فرمایا میں میرے دیکھنے کو نہیں ہوں مہرے کہار و حی و ذلک تب آپ فرمایں کہ یہ شقت نامہ اور محنت شاقہ کے لیے آپ نے برداشت کی ہے میں نے اوسکا خاک پاہو جاؤں آپ نے فرمایا میں اوس ہلالِ عرش آبی بد چرخ آئینہ نامی کی عیادت کو آیا ہوں جو بادشاہ کو کر جامہ بندگی میں اگر چھپا ہو یا سوئی کے لیے مینا

میں نے اپنے امیر کے لیے  
وہ تیرا بیمار کوئی  
میں نے اپنے امیر کے لیے  
وہ تیرا بیمار کوئی  
میں نے اپنے امیر کے لیے  
وہ تیرا بیمار کوئی



فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار اہل اسلام کے ساتھ ایک دنٹ پر سوار ہو کر مبارک  
 معطر و سپر ایک عامہ سیاہ اسامہ بنہ کو اپنے پیچھے سوار کیے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے میں پھر تو ضعا  
 لد سر مبارک و مل و نٹ پر استدرجھکائے ہوئے تھے کہ قریب تھا کہ پالان کی اگلی طرف سے مبارک  
 بلبلے بے بخلاف اور بادشاہوں کے کہ بعد فتح کے کس جلو اور نشان و شوکت کے ساتھ بڑی خشمیت  
 کی سوا ہی پر سر بلند کیے ہوئے بلاد مفتوحہ میں داخل ہوئے ہیں اور ابن و ہب نر و ایت کی کہ جن  
 مکہ معظمہ فتح ہو گیا تو ترانہ مکہ معظمہ کے آپ کے اوپر اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے تھے پس آپ نے او  
 لیے و سہے برکت کی حال اور کرم عادات اور حسن اخلاق سے آپ کی بیچھی تھا کہ نماز کو ہلکا کر دیتے  
 جب کوئی ارطکار و تابناک اسکے کہ او سکی مان کو شدت کا خزن و ملال پیدا ہو گا او سکے رونے سے اور دل  
 او سکا او سکے رونے کی طرف متوجہ رہے گا چنانچہ بخاری شریف میں عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روا  
 ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اس بات کا ارادہ کر کے کہ فرات کو طویل کروں گا پس  
 ہوں کسی کے لڑکے کا رونا تو تخفیف کر دیتا ہوں نماز میں باعث سکروہ جلتے اسکے کہ میں شہت میں  
 بڑا ہوں او سکی مان کو اور سطلانی نے ارشاد الہی شریح البخاری میں لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ  
 روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی پہلی رکعت میں ایک سورت البقیہ قریب  
 ساٹھ آیت کے پس منا آپ نے رونا ایک ایک کلمہ کا پس پڑھیں آپ نے دوسری رکعت میں تین  
 آئینہ حال اور عبادت کا آپ کی یہ حال تھا کہ رکعت کو آپ نماز میں آٹھ کھڑے ہوئے کہ دونوں قدم  
 مبارک آپ کے ورم کر جاتے اور فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سختی لفظاً کہ عا ہا تاک کہ چھٹ جاتے  
 تھے دونوں قدم مبارک آپ کے چنانچہ بخاری میں زیاد سے روایت ہو رہے ہیں کہ میں نے معمر بن  
 سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ تحقیق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کھڑے ہوئے تھے نماز پڑھتے  
 یہاں تک کہ ہتھ پل جاتے تھے دونوں قدم آپ کے یا دونوں ٹیڈیاں آپ کی پس کہا جاتا تھا آپ کو کہ

یہ روایت بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے تھے کہ دونوں قدم مبارک آپ کے ورم کر جاتے اور فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سختی لفظاً کہ عا ہا تاک کہ چھٹ جاتے تھے دونوں قدم مبارک آپ کے چنانچہ بخاری میں زیاد سے روایت ہو رہے ہیں کہ میں نے معمر بن سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ تحقیق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کھڑے ہوئے تھے نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہتھ پل جاتے تھے دونوں قدم آپ کے یا دونوں ٹیڈیاں آپ کی پس کہا جاتا تھا آپ کو کہ

کس بہ محبت تیار رہے اور ہر وقت کسے ہیں آیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حال کچھ نہیں تھا  
 ہر حق تعالیٰ نے آپ کے اچھے بھائی لگا کر کوہِ نیر آپ کو دے دیا میں حیدر و دوں اپنی تسک کے قیام  
 سہ کو سہل سکے کہ مجھے کس نامہ حق تعالیٰ نے میں ما و داسکے میں حیدر و دوں حال  
 اور آپ مسکینوں سے دت محبت رکھتے تھے اور غنیمت تھے مسکینوں اور فقیروں کے ساتھ  
 اور ادا کے ساتھ کھا کھاتے اور بیٹھتے تھے آپ میں اور یہ لشکریاں تھیں وہاں پر کس لیے  
 رہے تو ایسے اصحاب کے ساتھ ہر ہم مل کر بیٹھتے تھے واسطے امداد و مسار حکمہ تھوڑا  
 مال لایا یہ سب محبت کی قسم لے کر آپ کے واسطے کوئی مرس کھا سوا ہوا تو دوسرے آپ  
 تہ تو میں ہی تریا گیا اگاتے اور حب مجلس میں آپ آتے ہاں مالی حکمہ لے بیٹھ جاتے  
 مدد و سرحد مجلس کا حال لے کر قہقہے کہ جس کوئی مسافر کچھ سوال یا طلب ہدایت کو آپ کے  
 اس آقا کھانہ لیر جو چھ آپ کو رہیاں سکنا تھا پھر صحابہ سے عرض کی اگر حکم ہو تو کوئی حکمہ حاصل ہو  
 کے واسطے مادی چاہے کہ جس کوئی مسافر یہی صاحب کو آئے تو آپ کو بھی لکھ لیا مطلب بود کر  
 و اما انھیں اس ٹی کی ایک گاہہ مادی لکھی گئی تھی آپ دوسرے بیٹھتے تھے کہ جس کو جسے حب میں روا  
 ہی کہ ہوں سال ہجر کے عہد میں خاتم طائی تمام کی حجاب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 واسطے تحقیق حال موت آپ کی آیا آپ او سو قہ مسجد میں پہنچے دے آیا یوحنا کو کوں ہر  
 کساد ہی بیٹھا خاتم طائی کا جو کہ مسجد گاہہ شہر کی ہوس ہر آپ وہاں سے اسی سرل مارا کر کو چلے  
 مدی تھی ہاتھ ساتھ ہزار روپے ایک ہ طبعیا صبیحہ عاخرہ آپ کے سامنے آئی اور کچھ باتیں  
 آپ سے کرے لگی آخر ہر دیر تک آپ سلطان لکھ جو علی اللہ علیہ وسلم نے اوس دے بیٹھ کے  
 اوس ہی میں کھڑے کھڑے میں کہیں اور صاحب اوس کی رو کر دی عہد میں یہ حاق جیلیم آجیا کہ  
 بہت ہی متوجہ ہو کر حرم میں کہا کہ نہ صحت تو آیا و رسل کی حجاب آپ گھر میں یونہی یکا کیجیہ

مصلح ترمذی حسن بن علی



اچھے کو ساتھ علوم و اطائف حکمتوں کے مخصوص و مرسلے اور اذکار و تباد و مرسلے تاوی و حوالہ اور  
علوم کہ آپ سے اقتساب و نمائش اور دل کو حوالے سے مسائل و تامل میں کم سوئے یا سطر سے جو  
تعلیم کریں اور باروں کہ وصیت و مرسلے کماحت اول لوگوں کی حوائج سے یا سطر ایسی حالت میں  
کرنے کی طاقت ہمیں رکھتے تھے کہ لوگ سرے سے ماس مرض کروا سولے کہ جو کوئی حاجت کسی محتاج کی  
ماوت کی حسرت میں پوچھتا تھا کہ وہ مصلح ایسی حاجت کے عرس کرے مراد یہ تو حق تعالیٰ دوا  
قوم اوکے قنات کے دل تامل رکھنے کا عرس ہے پھر بیٹے والہ واحد سے پوچھا کہ آپ گھر کے  
باہر کس طرح رہ گاتی سرور ملتے تھے ویسا ہی تہہ ماں ماک کو تاں دیو دوست یہاں رہتے رہتے  
اور انساب کے اول کو آپ میں الب اور میل جیتے اور ہر گروہ اور

نہ ملتے اور ہر قوم کے کریم کی قدر کرے اور امور اس قوم کے اویسے دے رہے رہے  
مکمل چونکہ سے دگر فرماتے اور ہر معادہ اور کمال پوچھا کرتے اور کی جلیا کرتے راجھے کما  
اور سب کو نافرمانے اور ہر حق ماں سے سجاور نہ ملتے تو معرست میں مردم آپ کے روایت تہا  
جو مسلمانوں کا سب لوگوں سے سکا حواہ را مدہ و تاوتہ گار میں مردم آپ کے روایت دہتا  
کہ لوگوں کی حیرتوں اور اغات میں شری کو تیش کرتا پھر مینے آپ کی مجلس کی کعبہ والہ سرور کو  
پوچھی فرمایا کہ مجلس میں آپ بیٹھتے اور کسی کی صحبت سے اوٹھتے مگر یہ کیست و راست  
آپ کی حق سبحانہ و تعالیٰ کی یاد میں ہر فی اور جس کسی قوم میں ملے تو جس جگہ مجلس تہی موتی اور  
حکایت بیٹھتے اور بارہ کو بھی ہی طریقہ تعلیم فرماتے اور ہر ایک یار کے ساتھ اعتدال رہاں والہ تعلیم  
فرماتے کہ ہر کوئی سمجھتا کہ محض کہ آپ سب سے راہ جیاب میں اور کوئی آپ سے کچھ سوال کرتا  
سور اوکے صاحب ہی کرتے یا محفل ماں سے ک اور جی اور کما حق کریتے تو کوئی آپ سے  
ہم کلام ہو انا سوسکے کلام کو قطع نہ ملتے اور حسب آپ کی ہر سب لوگوں کے اترتے تھے

مصلح کا سب پوچھتا تھا  
۸۰  
ہر وقت تامل و محنت میں



کے تعلقہ امراتے لکھ سجدہ کو راز ایک طور دعوت بحق فرماتے اور کبھی آپ سے کسی کو کالی نہی اند کسی  
 جیر برعت کی اور کسی فرد آدمی برسوں ہوا کا دور عیادہ نصرانی اور اکثر اب قلدرو شیعتے جیسا  
 اور یو جی نہیں مانسہ صدیقہ کہیو کا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت تھے گھر میں فرمایا تھے  
 مرم ترین سداگوں سے اور تھے مسکرتے اور مستے چانچہ جریر میں عبد اللہ کہنے ہیں کہ یہی  
 ایک کو کبھی میں دیکھا مگر یہ کہ ایک محاکو دیکھ کر سکر لے اور صحابہ کے درمیاں آپ کبھی با یوں پھیلا  
 تھے اور اگر کیا لے ایک کو کوئی صحابہ یا اہل بیت تو آپ فرماتے کیا یہ بھی چانچہ میں اور ایسی ہیں  
 کی لکھ کر بے اور مجلسوں میں آپ یاروں کے ساتھ ہمہ احوال اور بول چال جات چیت میں موافقت  
 رہتے اگر صحابہ دکر دیا کرتے آپ بھی دکر دیا کرتے اوٹکی یاں احاطہ کے لیے اور اگر دکر کرتے  
 آپ بھی دکر کرتے بلکہ اور اگر دکر کھائے بیٹے کا کچھ دکر کرتے نوک بھی اوسکے ساتھ موافقت فرما  
 اور سات آپ کے لوگ حاملہ کی کھاتیں لولتے تھے اور بہتے تھے آپ بھی اس سلسلے مسکرتے  
 اور کریم ہر قوم کی توقیر کرتے اور سب صحابہ اور مہتمیوں کے ساتھ تعلقہ اور اتعات ارحہ کرتے اور  
 اتما چاہتے کہ سب مہتمیں ہی گماں کرتے کہ مست مجھی کو آپ یاد دیا بہتے ہیں یا کر کرتے ہیں اور  
 جو کوئی آپ کے یاں آتا پھر وہ جب تک سچا مانا آید۔ اٹھتے اور جو کوئی اس کے کال میں کچھ باتیں  
 کرنی چاہتا آپ اوٹکی خاصہ سہ سہارک کو تھکا دیتے پھر سہ سہارک اپنا اوس سے یہ پھیرتے تھکا  
 و حدود پھیرتا اور جو کوئی آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا آپ ہانچا یا اوس سے یہیں کھینچتے جب کہانہ ایسا  
 ہاتھ نہ کھینچتا اور دیر تھیں کی طرح سب یہ تھقب را کر کرتے اور ہمیشہ جمدہ روح و حوش حلق اور مرم  
 بہتے اور درنت حویج گولہ اور عاش عمیب گوعیب حوم تھے اور جو کوئی آتا اوٹکی آپ توقیر کرتے  
 اور اکثر چادر و غیر دانی اس کے ٹٹھے کو پھینکتے اور کہہ جوتے یہ سچے رکھے ہوئے نوتے اوساویہ  
 اور کیسل بات میں قطع کلام نہ فرماتے اور کبھی آئے لالے اور کسی انتظار کرے لالے کی خاطر سے ہزار کو

یہ وہی ہے جو  
 درمیان میں  
 دیکھا گیا  
 وہی ہے جو  
 درمیان میں  
 دیکھا گیا  
 وہی ہے جو  
 درمیان میں  
 دیکھا گیا



بالائی کہتے ہیں اور اسکی حاجت سے فارغ ہو کر نماز میں مشغول ہوتے اور اصحاب کے ساتھ مناسک کی ابتدا آپ ہی فرماتے اس سے  
 کہتے ہیں کہ جب تک آپ کسی سے مصافحہ نہ کرتے تو ہاتھ اپنا اس کے ہاتھ میں چھو دیتے تھے کہ وہ آپ ہی اپنا ہاتھ کھینچ لیتا اور  
 اس شخص کی طرف سے آپ پہلے اپنا مونہ پھیرتے مگر جب خود اپنا مونہ آپ سے پھیر لیتا اور مجلس میں آپ برابر بیٹھتے  
 اور کسی ہم نشین سے زانو اپنا آگے نکالتے رواۃ الترمذی اور وضع آپ کی باوقار تھی جو ایک ایک آپ کو دیکھتا حدیث و سنت  
 لکھتا پھر جب تشریف حضور سے منقطع ہوتا اور بات چیت کرتا تو حجت آپ کی اوسکے دل میں آ جاتی اور جس ملاقات ہو  
 لگے لگے جو ان بڑے غلام آزاد خاص عام پہلے اوسکو آپ ہی سلام فرماتے انہما را مکا کرتے کہ پہلے وہ سلام کہے اور ہر ایک سے  
 آپ بکشا وہ پیشانی اور خندہ رومی سے ملتے اور جب آپ کہیں جاتے تو آگے لگے کوئی خادم اور حاجبا دروچہ بدر  
 طرف روانہ کیا یعنی ہٹو ہٹو کہنے والے نہ تھے جیسا اب لوگوں میں متعارف ہوا ہے اور سلمۃ اللہ سے روایت کی ہے کہ جب  
 آپ نماز صبح سے فارغ ہوتے تو عادت تھی کہ مدینہ منورہ کے لونڈی غلام برتنوں میں پانی لاتے اور جو ہنٹے  
 کہ آپ ست مبارک اپنا سر ہر برتن میں ڈالیں تا اوس پانی کے پینے سے ہمارا شفا پاتے تھے پھل چنگہ پوجاتے تھے  
 آپ دن کی خاطر سے سب برتنوں میں جدا جدا ہاتھ ڈالتے تا انکا اسم میں دیر نہ جاتی اور اکثر صبح کو جاڑی کے دنوں میں  
 گواپ کو اس سے بسبب سردی کے بڑی تکلیف ہوتی مگر شفقت اور خلق سے ہر کسی کے برتن میں ہاتھ ڈالتے  
 روایت ہے کہ ایک سردی کے پاس آیا پھر آپ خوف سے کانپنے لگا آپ نے اوسکو ارادہ تواضع اور عدم تکبر اور بے خبر اور  
 تفرغ کے فرمایا ھَوْنٌ عَلَیْكَ فَإِنِّیْ نَسِیْتُ مَہْلَکَ اِنَّہُمْ اَنَا اَبْنُ اَمْرُوۃٍ تَاکُلُ الْقَدِیْدَ اَسْمَانُ کُرْبَیْہِ اُو  
 کام یعنی نہ خوف کر سو میں کچھ بادشاہ نہیں ہوں میں تو ایک عورت کا بیٹا ہوں جو دھو پکا سوکھا ہوا گوشت  
 کھاتی تھی کہ کھانا فقرا و مساکین کا ہے روایت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ شام کی وقت چند  
 کفار مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے سلطان محمد اندر ہر دو جہان ہم سب بنیو اور  
 آتے ہیں تھوڑی جگہ تلے تو رات بھر میں پڑ ہیں آپ یاروں سے فرمایا یا تو سب میری عادت کے ساتھ توبہ  
 ہو ایک ایک ماہانہ تقسیم کر لو اصحاب نے ایک ایک محمدان اسپین تقسیم کیے اویں کافر و زمین ایک شخص بڑا مونہ لگا کر دروازہ کھلا

2

و در بیان این موضوع

حسن بن علی

کشفی کردون

جسٹ وکنا یہ  
از غور و فکر  
طیاری

اوسے کسی قول کہا آخر حصر حرم عالم علی اور علیہ السلام نے اوسے قبول فرمایا اور آپ کے ظہر کو سید میں سنا  
 کر یاں دو دھار بھیجیں کہ کھانے کے وقت اوکا دو دھار دیا تاکہ اس حرم میں وہی سورہ اور دو دھار سنا  
 کر یوں کا کہ کھانا ستر آدمیوں کا کھاؤ تھیں تہا دم بحر میں کھا گیا تاکہ اہل بیت سے کھن  
 گئے کیونکہ اس دن دو دھار میں سکاچی لگا تھا تھوڑے کے وقت وہ کا در حرم موسیٰ میں گیا لوٹنے  
 مات سے کے ماہر سے اس حرم کے در کی ریچر لگا دی کا کہ وہاں دھار سے صوفیہ تک رات  
 و دشکم تھا سارے قذات حادث رہا اور تھوڑے قضا سے یہ قضا اور عامہ تک کھا اور عہد کے یاں  
 آتا تو نہایتا تیر قضا دگ تھا آخر جب کسی جیل سے دیکھا وہیں تو صراط پر کرسوں ہا حوا میں  
 اپنے کو تھما ایک میدان میں لیکر صاحب یا بھاٹ کی تو بھی جہی ہیں یہ مع حاجت کی پھر یہ ہے پھر  
 تو سارا کپڑا حد آلود یا اس صراط پر لگا بدل سے آدھ کر کھینا اور کھانا کسی سوانی پر جو ک  
 والے چھیتی ہیں منتظر تھا کہ کی طرح رات ستر ماتی ریچر و کھل ماتی تا میں اس صراط میں رہا  
 محل کھا گیا لوگوں کے سارے دلیل و سواہ سے یہ تھا آپ کو اوسکی شکست حال معلوم تھا تو  
 آپ سے ریحہ چہرہ کھول کر دیوار کے پیچھے قاضی حکمت اتنی آہ چھب سے تادو کا درجہ  
 تھوڑے نہیں پھر کا در متل تیر کے کہاں سے حرم سے محل کھا گیا تھوڑے زمانہ میں تادو کا درجہ  
 ماواں نے آپ کے اس لاکر ڈال دیا کہ آپ پچھیں اس دماں کا در نے آپ کے یہ کیا کیا آپ ہر  
 اور فرمایا آلودہ لاؤ میں اس جائیداد آلودہ کو ہے ہی ہاتھ سے دھوؤ گناہ سمجھا کہتے تھے میرا  
 جی حال آہ یہ دماں یہ کام ہاتھ کا ہی دل معان کا ہیں کہ اکا ہی سلطان کا ہیں جس سے یہ کام کر  
 تو ہم حرم آپ کے جی کر کیا کر سیکے یہ کیا آپ نہیں دیوں کہ ہم سے دھو لیوین فرمایا میں تھوڑی  
 سچ ہیں مگر اس وقت جہاں ہی ہاتھ سے دھوئے میں اسکا ایک حکمت ہی تھوڑا آپ اس کیلئے کہ  
 الما تکلیف ہے دس سارک سے حکم حق دھوئے ہے صفا چھوڑے حرم کے حرم اور یہ تھے کہ

۸۴







کرتے جیسا ہم لوگ ایسے کھڑے کام کرتے ہو اور کچے آب پیا گیا وہی آدھل میں سے اور عامہ مارا گئے  
 حوالہ دینے سے حدیث میں دکان بھلی توبہ آیام اور بھلی کے معنی کپڑے سے حوالہ دینے پر دیکھو  
 کے ہیں مگر کام محمد الدین اسی سے حوالہ دیا گیا ہے کہ اس طرح کچھ بھی کھینچی ٹھیکہ کی بجائے  
 دیکھو آدھل کے کچھ ہی دیکھو

حواہایں اسیاں	اوس طرح کہ تریو گیس
---------------	---------------------

اور حواہایں اس میں ہرگز آدھل کے معنی دیکھو اس میں بھی اس واسطے کہ یہ دیکھو اس میں  
 عصمت اور دیکھو اس سے ہوتی ہے اور دیکھو اس میں آدھل کا اعظم و اطیب تھا اس میں دیکھو اس میں  
 یہ ہیں کہ آدھل بطور اظہار توابع و عمر کے صطرح کوئی کپڑے میں حوالہ دیتا ہے کہ اسے ایسے حوالہ دیتے  
 تھے تاکہ دیکھو اور حسن و عمارت دیکھو اس میں کہیں سے لیت گیا ہے اور کچھ ہا خیال اس کے کہ اور  
 کپڑے کی حواہایں کے کپڑے میں آگئی ہو اس واسطے کہ آدھل اور دیکھو اس میں کہ اس کے ساتھ  
 بیٹھا کرتے تھے اور سب عورت کے کپڑے اوکے میلے دیکھو اس میں اور حواہایں میں ہی رہتی اور  
 آپ کمری کو لپٹے ہاتھ سے دو لپٹے اور ایسے کپڑے میں آدھل ہاتھ سے بیوہ لگا لیتے  
 اور کپڑے ہی لپٹتے اور لپٹے کپڑے کے ڈول میں لپٹے ہاتھ سے آپ بیوہ لگائے اور اسی حواہایں  
 آپ لپٹے دست مارا کے سے بیوہ لگا لیتے اور کچھ کچھ کو نہار لیتے اور اوٹ کو نہار دیتے اور  
 اس کو جاریہ لگا لیتے یا بی بی لپٹتے اور اکثر آپ ایسی حدیث آپ ہی کرنا کرتے ماحود و کثرت حاد و کثرت  
 اور دستاویز ہے لوگوں کے آپ کی حدیث کے واسطے اور حادموں کے ساتھ بیٹھ کر کھا کھا  
 اور کچھ ہی اوکے ساتھ ہرگز آگنا گوند دھرتیے اور اور کاموں میں بھی کچھ حادموں کو ماری لپٹتے پتھر  
 مارا کا وقت آتا تھا کہ کو ماہر چلے اور تسمیہ کے بلے میں مردوروں کے ساتھ ملکر کام کرتے اور  
 لپٹیں جھیں آجیہ جو بادولت صحابی کے ساتھ ایک عام معین میں بیٹھ سورہ کی تسمیہ کرتے  
 کے بلے کے واسطے مائیں تمھیں اور ٹھاٹھا لٹاتے اور آدھل ملازمت سے کوئی جیر جیر کر کے اٹھا

لائے باوجودیکہ خادم آپ کے ہمراہ ہوتے اور انکو لائے مذیتے اور بطرفی نے اوسط میں جھینڈتے  
روایت کی ہے کہ کہا ابوہریرہؓ نے کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ ساتھ بازار گیا آپ نے چاروں  
کو ایک پیاجا مخیر فرمایا اور اپنی بازو نے ایک وزن یعنی صرف دہم و دنانیر کے تولے اور پرکھنے  
کو مقرر کر رکھا تھا کہ قیمت وزن کر لیا کرتا تھا پس آپ نے اسے قیمت دی اور فرمایا ازلت و ان حج یہ  
قیمت اس نواز کو تولے اور ذرا بطرافت از نو کا جسمین درہم ہی جھکا کر تول چا و درم سے کچھ زیادہ ہی  
ہو پس وہ وزن کو نے لگا اور کہا میں نے کبھی کسی سے نہ سنا کہ قیمت کے مینے میں یہ کلمہ کہ ابوہریرہؓ نے  
کہا اے برتو تیرے دین میں سستی اس سے معلوم ہوتی ہو تو اپنے نبی کو نہیں پہچانتا تھا اس مرد نے  
تزاز و ہاتھ سے ڈال دی اور جلد اٹھ کھڑا ہوا تا آپ کے دست مبارک کو بوسہ دے آپ نے دست  
مبارک اپنا اس سے کھینچ لیا اور تواضع فرمایا ہذا تفعلہ الا عاجم بملوکھا و لست  
بمملک انما رجل منکم یہ عادت عجیبوں کی ہے کہ اپنے بادشاہوں کے ہاتھ کا بوسہ لینے ہیں اور  
میں بادشاہ نہیں ہوں ایک آدمی ہوں جنس تھا بھی سے پھر آپ نے پیاجا مہ اوٹھایا اور کھڑے ہو کر  
ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے چاہا کہ پیاجا مہ آپ کے لوں درمیں ہی لے چلوں آپ نے تواضع فرمایا صاحب اسباب  
نہروانتر ہے کہ اپنا اسباب آپ ہی اوٹھالیوںے ہاں مگر جب ضعیف ہو کہ نہ اوٹھ سکے تو یار ہی کو  
اوسکا بھائی مسلمان پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پہنچتے ہیں پیاجا مہ فرمایا ہاں  
میں اسے پہنتا ہوں سفر اور حضر اور دن رات میں اس واسطے کہ مجھے حکم ہے کہ اس کا اور میں کو بھی کھڑا  
سترا کا و صاف ہے والا زیادہ اس سے نہیں پاتا ہوں حال اور دعوت کرتے تھے آپ کو گلی  
اور جھگڑ کوئی تو بار بار غلام آپ کی دعوت کرتا آپ اوسکو قبول فرماتے چنانچہ دعوت کرتے تھے لوگ آپ کی  
جو کی روٹی اور پکھلائی ہر جہتی بدبوس سے پس آپ دعوت کو قبول فرماتے روئے الترمذی فی  
شما لکھ اوحدیث میں ہے کہ فرمایا آپ نے کوئے عینت ال کراخ لا جہلہ کو اٹھایا ای کی فہرہ

۲

بہت اول

دعوت ممل

پاکیزہ

و کچھ

میں سے

چاہت

۳

کے

۷۹

دعوت

میں سے

۱۰۰

دعوت

۱۰۱

دعوت

۱۰۲

دعوت

۱۰۳

لقب لگا کر کوئی شخص مہری دعوت کرے مگر یہ کہیلے کے ساتھ تو میں اسے بھی  
مسل کر لوں اور اگر بھیجے کوئی میرے پاس ایک ہاتھ مکر کیا تو اسے لے لوں آدمہ یعنی میوہ بڑے  
یہ معنی انوں کے ساتھ آپ ایک برتن میں کھانا کھائے اور اسے کیمیا سے سعادت میں چکر لکھیں  
حاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے کہ ایک فقیر نے کہہ دیا کہ اس  
میں آٹے کے ٹکڑے تھے اور مد میں اس کے رحم تھا اس کے رحم سے یہاں کو موال کیا اسے دلا  
اس جس کے پاس وہ فقیر بیٹھتا تھا وہ شخص اس کے پاس سے اس کے کھانے کو لے کر آیا اور اسے  
راں پر بیٹھایا اور فرمایا کہ ایک تیس لے اس فقیر کی طرف کہ وہ اسے نظر کی بھیجے بعد ازاں وہ فقیر  
حت تک اس علت میں مسئلہ اللہ ہی اللہ ہم صحابہ ایک بار آپ نے کوڑھی کے ساتھ کھانا  
کھلایا اور ہاتھ اس کا کپڑے کے لیے کھائے کی رکابی میں ڈالا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَصِلَ عَلَیْہِ بِاَمْرِہِ وَتَوَكَّلَ عَلَیْکَ  
کھانہ کے امام پر اعتماد کر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ہو کر کر کے اور یہ حال اور سب کھانوں  
میں محبتیں کھانا آپ کو وہ ہوتا حسین ہاتھ بہت بڑے بڑے ہوتے اور کھانے کے وہ آپ  
دونوں رانو بیٹھے سطح نما میں بیٹھیں یہاں کو لور اور قدم کو وہ پرکتے اور ہاتھ میں مدہ ہوں کھانا ہوں  
سطح مدہ کھاتے ہیں اور بیٹھتا ہوں سطح مدہ سے بیٹھتے ہیں تو کھانا جو بہت گرم ہوتا  
کھاتے اور میں اونچلیوں سے اسے اگے سے کھاتے اور کبھی چو بھی اونچلی سے مدد دیتے اور  
دوا اونچلی سے کھاتے اور ماتے کی ماتہ سلطان کا ہوا اور بعد کھانے کے ایک ایک اونچلی کو استفادہ  
یاٹنے کے اونچلیاں سر ہوتا میں اور یہاں رکالی کو بھی اس طرح صاف کرتے تھے کہ بعد  
دس مبارک کو دعوتے اور یا ملی بیٹے تو تسکین سے تین نم میں گھوٹ گھوٹ پیتے اور ہاں اللہ  
میں اسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ فرماتے اور اکثر کھانا آپ کا حرامانی ہوتا اور طعاموں میں آپ  
گوشت کو اور برسیوں میں سر کے گوشت کو اور ہاروں میں ٹکڑے کو اور برکاریوں میں کدو اور گڑھی

ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے  
ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے  
ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے



اور فرماتے کہ میرے بونس بھائی علیہ السلام کے ذریعہ کا پھل ہر چہ کھانا  
 پکا تو اس میں کہ وہ بہت ڈالو کہ دل شگین کو قوت دیتا ہو اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کبھی بھرا نہیں شکم پاک  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو دنیا میں  
 کھانے پیتے کھایا کر شنگہ آخرت میں بھوکے رہیں گے اور آپ اپنے اہل عیال میں پتے اور ان لوگوں سے کچھ  
 کھانا مانگنے اگر یہ لوگ کچھ کھاتے تو کھاتے اور جو کچھ بلا دیتے پی لیتے اور جب آپ باہر سے گھر میں نہایت  
 ملتے کبھی فرماتے کچھ کھا کر باس کھانا ہو اگر کھانا آپ کھانے کے بعد موافق طبیعت مبارک ہے پاتے کھا لیتے  
 اور نہایت چھوڑ دیتے اور اگر اہل بیت کہتے کہ اس وقت کچھ کھانا موجود نہیں ہے آپ فرماتے اچھا میں  
 روز ہمارا ہوں اور نہایت روزے کی کر لیتے اور کسی کھانے میں کبھی کچھ عین لگاتے اگر جی چاہتا  
 کھا لیتے اور نہایت چھوڑ دیتے اور کبھی فرمایا کھانا گرم ہو یا سرد ہو شہینہ ہر اس میں بہت نمک ہو یا کھچکا یا  
 تینا ہو اور کبھی کبھی کھانے کی تعریف بھی کر دیتے نہ بطور حرص لوگوں کے بلکہ اس کے نفع اور خوبی  
 اور فضیلت کو بیان فرماتے مانند نعم الا داء الخ لواء طیب الطعام اللہم واطیب اللحم اللہم  
 الظھر کے اور روایت کی ہے ابو ہریرہ نے کہ اسودہ بنہ ہوی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کھا  
 سے تین دن برابر بیان تاک کہ دنیا سے عالم الاکو سعادت رواہ التیخان اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت  
 کی کہ اوقات گذاری فرماتے تھے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل عیال آپ کے آنے کو  
 پہلے کہ پیاتے تھے کھانا شنگہ اور نہ تم کھانا کھا کر روٹی جو کی رواہ الترمذی اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے  
 روایت کی کہ تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور بھرا نہیں شکم مبارک آپ کا  
 کوئی ایک دن دو کھانے سے اگر میرے چھوہاروں سے تو جو کی روٹی سے میرے نوٹے اور اگر میرے  
 جو کی روٹی سے تو چھوہاروں سے میرے نوٹے اور حسن بصری نے روایت کی کہ خطیب پڑھا حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اے اللہ کہ شام کیا آئی یا نہیں محمد کے ایک صانع کھا اور تھے آپ کے

۹۱  
 بیہوش ہو کر کھانے سے کھانے سے  
 صاحب مدظلہ

در محل مات آب سے واسطے کم سمجھ رہتا آج کے دوران کی جگہ اس واسطے کیا کہ تقدیر کے  
 ہمت کو آپ کی اور عایت صدیقہ سے فرمایا کہ جو حق آتی تھیں حضرت علیؑ علیہ وسلم کو واضح و مستقیم سے  
 جو تلواریں تھیں اسکا نام اسود و چیریں بھی جو سواد و سوزیں ایک کوئیں کھانا ایک کاتھ تو میں اوسے  
 سے ایسی قتل میں ہمارا سیرت سے روایہ کی ہر کہ کہا دیکھا میں حضرت علیؑ علیہ وسلم میں آؤ ہم بھی ہمیں ہائی  
 علیہ وسلم کو کہہ یاتے تھے آؤ قتل اس قدر کہ کھڑے حاشے اوس سے شکم کا کر لیا سے سعادت میں ہمارا  
 اور روسی چھو ہاروں کو کہتے ہیں کہ ملا مو متا ہر ساتھ قسام جنگ کے کہ ایک فقیر سے کہ ایک مل مو  
 کی ہوا کہ کہا عا سے تھے ہم کو گول محمد علیؑ علیہ وسلم کہ ہر جا ہر جا مو متا بھر آید ہر دو کہ ہر جا  
 یہ سنگاتے تھے گھروں میں ناگ اور ہر جا کھانا ہمارا گھر چھو ہار ادا ہوا  
 ای طرح وہ وہ منہ ہم کو گول پر گدھ جاتے تھے اور بھیجا کہ بہت سے نظر کرتے تھے ہر جا کہ  
 کہ ہم کو گول و سکوی لگا کر لے تھے روایت اور بات  
 ساتھ ہادی اویں ایسی ایسی ملائیں اور جلتی کے اور ہوا کہ حقیقہ دریا آب سے کہ یو یو جانی گئی  
 ایں میں اسعد کہ شاید دیا گیا کو انہیں ہاتھ میں یہ یو یو جانی گئیں کسی کو اور اید دیا گیا میں جا  
 ہارے او ملال کے ہمارے شوق سے تحقیق ہوں میں گدھ جاتے تھے ہیروں رات اور ہوا  
 ہاں اس واسطے اسعد کوئی کھانا کہ کھانا اسکو کہ لی حکم دار گراما کی چھاپتی اوسم  
 مانی یعنی بہت ہی کم کھانا کچھ لکھا کہ سب کی سب لال کی لعل تلے جیب حاتمہ واء الزہدی  
 کہ بھی نہ کیجی حضرت علیؑ علیہ وسلم سے جاتی روٹی یا مال میں سے کی اور بھی آپ کے ہوا  
 سعادت امتراں میں چھلی اور اس سے اوجود دولت اور تو گمراہی ہی دیا کہ میں سے حصول ہو  
 ہر کسی کے معنی کہ ہمت دیا جیسا سچ روایت ہر حدیث امام سے کہ فرمایا رسول خدا صلی  
 علیہ وسلم کہ ہاں ہر گورہ و گدھ سے کہ سادہ سے واسطے میرے لکھا کہ کہ کو مو کا مایت  
 کہ کہ اسودہ ہر جا کویر اشکر گرونگا اور ہر جا کہ وہ گنا تو تیری تار کو گنا و اس سے سعادت

روایت ہے کہ تھے ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام کو وہ صفا پس  
 منی آپ نے ایک دن از ہولناک کہ ڈرے آپ اوس سے فرمایا اے جبریل یہ آواز ہولناک کیسی ہے کہ میں  
 قیامت تو نہیں قائم ہوئی جبریل نے کہا ابھی تو قیامت قائم نہیں ہوئی ہے مگر تم کیا ہو آپ کے  
 پروردگار نے اسرافیل کو کہہ دیا ہے کہ آپ کے پاس لور لائے کھجیان زمین کے خزانوں کی پھر اسرافیل حاضر  
 ہوئے اور عرض کی کہ حق تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ سامنے لاؤں آپ کے تمام کے پہاڑ کو اور بنادوں  
 سارے اس پہاڑ کو زرد اور یا قوت اور سونا اور دیا اور کہاجبریل نے کہ پروردگار آپ کا فرمانا ہے کہ باوجود  
 اس کے کہ یہ پہاڑ سوئے ہوئے زرد یا قوت کا نہ کر آپ کے خرچ کے واسطے حاضر ہے مگر قدر و منزلت  
 اور ثواب آپ کا وہی رہے گا جو آپ کو ہر اسمین کچھ کہی نہ آئے گی پھر اگر آپ چاہیں پیغمبر یا شاہ رہیں  
 اور اگر چاہیں پیغمبر بندہ رہیں ایک غلام نے آپ کے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اوسکو اختیار فرمائیں کہ چندے ہم لوگ آپ کی دولت سے آسودہ ہوویں پس جبریل نے انشاء کیا  
 آپ کی طرف کہ آپ تواضع فرمائیں اور پیغمبر بندہ رہیں روایت ہے کہ ایک جبریل علیہ السلام نے  
 آپ کی حضور میں حاضر ہو کر عرض کی حق تعالیٰ آپ کو بعد سلام کے کہتا ہے کہ آپ دوست رکھتے ہیں  
 کہ ان سب پہاڑوں کو مکے کے آپ کے واسطے سونے چاندی کے پہاڑ بنادوں کہ آپ کے ساتھ  
 ساتھ ہیں جہاں آپ جائیں فرمایا اے جبریل اللہ یناد ارسن لاد آراہ و مال من لا مال لہ  
 قد جمعوا من لا عقل لہ جبریل نے فرمایا یتبتک اللہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 بالقول الثابت حال مدارج النبوة میں ہے کہ علی راضی نہیں ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 فقیر اور محتاج کہیں اور زہنے اختیار ہی اور ضروری کے ساتھ متصف کریں اور وہاں وہ لوہے میں ہے کہ  
 منجملہ تعلیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ وصف نیکیے جہان میں آیا وں چیز کے ساتھ جو لوگوں کے سامنے  
 صفات صفت اور مساکین سے ہو اور کہانہ جاوے کہ آپ فقیر اور غلس تھے اور شغافین قاضی عیاض

۲  
 دنیا اوس کے  
 جبریل علیہ السلام  
 اور اس کے  
 میں جبریل  
 میں نہیں  
 اس کے ساتھ  
 ۹  
 عقل میں  
 سیدنا جبریل  
 صدر میں  
 غلام صلی  
 ۱۰  
 نبوت میں  
 اس کے ساتھ  
 اس کے ساتھ  
 اس کے ساتھ



بیٹی یعنی آپ کی نواسی آپ سے بہت مالوف تھیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے میں مصروف ہوئے آنکھ کو اپنے کانڈھے پر اوٹھا لیتے پھر مسجد کے وقت اونکو زمین پر گر کر دیتے اور جب کھڑے ہوتے اپنے کانڈھے پر اوٹھا لیتے۔ روایت شفاء میں ہے کہ جب صحابہ جلیلہ سعیدہ کی بیٹی شیماء کو جو آپ کی رضاعی بہن ہوئیں ہوازن کے قیدیوں کے ساتھ قید کر کے آپ کے پاس لائے شیماء نے آپ کو آگاہ کیا کہ میں جیلر کی بیٹی آپ کی رضاعی بہن ہوں آپ نے اونکو پوچھا اور اپنی چادر بچھا کر اونہیں بٹھایا اور قطر اٹھانے کے رخسارہ انور پر بہائے اور حال جلیلہ سعیدہ اور انکے شوہر کا پوچھا شیماء نے کہا کہ مذہب گذرین کہ وہی دونوں عالم بقا کو روانہ ہوئے پھر آپ نے اونکو فرمایا اگر تم چاہو رہبان میرے پاس چھی طرح اکرام و محبت کے ساتھ رہو اور اگر اپنے گھر اور دیس جانا چاہو جاؤ وغیرہ کہا میں اپنے گھر کو جاؤں گی آپ نے لونڈی غلام اونٹ بکری اور بہت کچھ اونکو دیکر روانہ کیا۔ روایت نسیم الریاض میں عمر بن سائب سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ حارث شہر جلیلہ سعیدہ رضی اللہ عنہا کے آپ کے رضاعی باپ کے پاس آپ نے اونکی تعظیم کے واسطے اپنی داہنی طرف اپنا کپڑا زمین پر بچھا کر اونکو بٹھلایا پھر جلیلہ سعیدہ رضی اللہ عنہا آپ کی رضاعی ماں باپ آپ سے ایک جانب اور اس کپڑے کی اونکی تعظیم کے لیے اپنی بائیں جانب بچھائی اور اونکو اوپر بٹھلایا پھر عبد اللہ بن حارث آپ کے رضاعی بھائی کے پس کوئی جانب اور اس کپڑے کی باقی تھی کہ آپ اونکے واسطے بچھائیں پھر آپ اونکی تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوئے اور انکو اپنے گے بٹھلایا۔ روایت شہر شفاء میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ اور کپڑا بچھیا کرتے تھے ثویبہ انہی کی لونڈی کے پاس ہنسون نے آپ کو پیلے پیلے دو دھڑ لایا تھا اور ابوہریرہ نے اسے آزاد کر دیا تھا آپ کی ولادت کی بشارت اس سے سنکر بچھو دیکھا گیا ابوہریرہ نے اسے آزاد کر دیا تھا کہ میرے عذاب میں تخفیف ہوئی بسبب آزاد کرنے ہمارے کہ ثویبہ کو جب اسے بشارت دی تھی ولادت

محی علی احمد علیہ السلام کی یہ حسرت تو یہ کہ آپ کی حسرت کے بعد کے مسرگیش آپ نے لوگوں سے یہ جھکا کر  
اس کوئی تو یہ کہ اندہ ماقی ہو کہ میں اس کے ساتھ مدہ رحم کوں لوگوں نے کہا کوئی نہیں ماقی ہو مرقا  
ہو کہ جسک مدہ کے اسلر میں کے والو نکو اہل سامہ نے حوت جعی طرح سے حکم سیوں میں حکم کے  
نہ نہ صاف تھا او عسار ہ کے عیار ہی کے ہا رہے کے درد سے انکو میرے یہ روضہ کرتے تھے دل  
مار میں آنک حسرت عسار کے عسار سے دیکھتا تھا پندہ آئی بھی ایک نہالی اسکو تاڑ کے اوجہ  
یاب جا کر حسرت عسار کی سی انھوں نے ڈھیل کر دی عسار کو نبیہ لگئی آپ نے فرمایا کیوں اس  
عسار کا عہد سے نہیں ہیں آتا اوں نہالی نے عسار کی میں سے لو کی ڈھیل کر دی ہو رہا یا اہل  
سب کفار سامعین اسلر کی رساں ڈھیل کرے

فصل سوم بیان حسنیت خیریهات و ازواج مطهرات

حضرت علیؓ علیہ السلام کس معاشرت کا حال و حال نہایت اعلیٰ و اعلیٰ تھا جس کے ساتھ کیا معاملہ کیجئے کہ امامؓ دوسری سے ماہر ہو و حضرت انصار کو عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کھیلے دیتے اور جب عایشہؓ کسی تین سے یا پانچ تین آباؤسی ہوتی میں عایشہؓ کے موبہ کی جگہ موبہ لگا کر پڑتے اور عایشہؓ کے ہاتھ سے بڑی لے لیتے اور جس جگہ سے عایشہؓ صدیقہؓ اسے جوتی ہوتی جوتے اور عایشہؓ کو آب مسواک دیتے کہ وہ وہیں عایشہؓ اسے لے لیتے موبہ میں لکھ کر جو سے لگتیں آب مسواک اس کے موبہ سے لے لیتے اور لیتے موبہ میں لکھ کر لیتے روایت ابو داؤد میں ہے کہ ایک ایک شخص آئے عایشہؓ صدیقہؓ کے ساتھ مسافق کی یعنی الامت قرمانی اور آب اور عایشہؓ دونوں آدمی دوہا عایشہؓ قرمانی ہیں کہ میں آیسے ٹرے گئی پھر جب دوسری اریں خبر ہو گئی تھی ماہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وڑی اس ماجد حضرت علیؓ اللہ علیہ وسلم مجھے ٹرے گئے پھر آپ نے میری دلجوئی کے لیے جس معاشرت کی راہستہ فرمایا ہد کا تلافی السقۃ یعنی اس راہ ہمارا طریقہ

۹۶

تھے اور وہاں دوسری تازہ کھانے کی طرح تھی کہ ہر گھنٹہ روایت ایک دن آپ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں اُس سلسلہ میں کچھ کھانا ایک پیالے میں آپ کے پاس بھیجا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہاتھ دوسرا پیالے میں مارا کھانا زمین پر گر گیا اور پیالہ ٹوٹ گیا پس آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بات میں کچھ مواخذہ کیا اور دوسرا پیالہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے لے کر اوس میں کھانا رکھا خادم کو دیا اور فرمایا پیالہ غرض پیالے کے اور کھانا عرض کھانے کے روایت ایک بار سوہ ضعیفہ عنہا آپ کے پاس حضور بائیں آئینہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ کر کہ تم اس شور میں سے کچھ کھا لو انھوں نے نہ کھایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کھا اور زمین تو شور ہاتھ کھاتے موندہ میں اتھیر ڈونگی پھر سوہ نے لکھیا پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوشو یا سوہ کے موندہ میں لکھیر دیا آپ بیٹھ اور سوہ کو فرمایا تم بھی عائشہ کے موندہ میں لکھیر دو پس سوہ نے کھی عائشہ رضی اللہ عنہا کے موندہ میں دوشو پالتھیر دیا اور آپ جانتے تھے روایت بھی مسلم اور بخاری میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ والدہ دیکھ لینی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھٹے جوتے تھے میرے چہرے کے درپر اوچھشتی سب عید کے روز سب میں چھوٹے چھوٹے تیزوں کے ساتھ بازی کر رہے تھے اور میں اوس وقت میں صغیر سن تھی آپ نے مجھے اپنے ہاتھ پر اٹھا کر پیچھا دیا چھپا لیتے تھے تا میں جاشیوں کو لعاب آپ کے کان اور کاندھے کے درمیان سے دیکھا کرتی تھی پھر آپ میری خاطر سے وہاں کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ جب تک میں اپنے سے بس نکرتی اور یہ پھر تو آپ پھرتے تھے پس خیال کرو تم لوگ کہ لڑکی جو سال کتنی چریں ہوتی ہے باز یوں پر رضی میں اوستی نہ کھڑی ہوتی اور آپ بھی میری خاطر سے کھڑے رہتے تھے روایت ایک ان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے غصے میں عمر کو جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا کناغ جواب دیتی ہو کہا ہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے ہستہ ہیں اوکلی بی بیان اوکلو جواب دیتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر یہی حال ہے تو افسوس ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کناغ جواب دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کو دیکھا فرمایا

بعضی نسخہ میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کے کان سے لکھ لیا تھا

غیاث اللمعات

عین و نفع لام و سکون  
یانی "صل" میں

ہاں اور حضرت امام ہاشمؑ پر گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کحوات ویا اور انہ مکر کی مٹی کا حال کیلک  
 عزا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو سب کے ہیں اور ان کی باتیں رواقت کرتے ہیں و  
 ایک دن ایک بی بی سے عے میں کہ کے سیدہ مگر جیسے رہا تھہ مالہ او کی مانے او کے ساتھ سبھی  
 کی کرتے ایسا کیوں کیا ایسے فرمایا اسے دو چھوڑ دو وہ سلسل سے بھی یاد دیکھ چکا ہے  
 ساتھ کیا کرتی ہیں اور میں درگاہ کیاموں روایت کی مسلم او سحاری ہے کہ حضرت علیؑ  
 فرماتی ہیں کہ میں لوگوں کے ساتھ گڑیا کے کھیل کھاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس  
 اور میری جیسے لڑکیاں صاحب تھیں کہ سرے ساتھ کھیلتی تھیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 حے اصل ہوتے تو وہ سب لڑکیاں آپ سے تحب حاتیں بیٹن یا اول سب کہاتے یاں سمجھتے  
 سمجھتے کھیلتی تھیں وہ ہاے ساتھ روایت حضرت امام میں العادین و ملتے ہیں کہ حضرت  
 او کھس صاحب حضرت علیؑ علیہ السلام میں ہی اللہ عہاے کہ صاحب حضرت علیؑ علیہ السلام استقامت میں  
 تھے اور دوبار تشریف کو مسجد میں گئی تھیں انیاک ماعت پھر مسجد میں حضرت علیؑ علیہ السلام  
 و سلم کے ساتھ بات چیب میں ہیں پھر گھر آئے کو وہاں سے اوٹھیں آپ بھی او کے ساتھ کھڑے  
 دے او کو او کے گھر بوجھا دھا و مسجد مقرب امام سلم کے بوجھ دومر انصاری او دھر  
 حے جاتے تھے حے چپ کو صعد کے ساتھ کھڑے ہوئے دیکھا جلدی چلے گئے آپ نے اوں دھوں کو  
 فرمایا جمعیہ بریائی ہی ہیں تمہاے دل میں مسو نہ گدے کیہ کسی حوت ہی حضرت علیؑ علیہ السلام  
 کے ساتھ کھڑی ہی کھوں نے کہا سہاں اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اب ہی او کے  
 حال ہے کیا سات کی آیا کی طرف سب کرے فرمایا ایٹال پھر ہا ہی آدم کے دونوں میں حیرت  
 حوں رگوں میں پھرتا جس ڈر ایسا سا کہ دل میں مصلح ہے ہی او اسے یعنی سب اس کے تمنا دل  
 ہر کہہ میں نے ملے اور تم ہا کہ وہاں روایت کہا علیؑ علیہ السلام کے تشریف آئے سوال

عزیز  
 گورنر  
 ۹۸  
 دہلی  
 ۱۸۹۸



صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا حنین سے اور پہلے اپنے گھر میں ایک چھوٹا گھر بنایا تھا اور وہیں ایک پرہیزگار ہوا تھا ہوا جو چلی تو اس پر سے کاٹنا اور اٹھ گیا اور اسکے اندر کچھ گڑیاں لڑکیاں جو ہر ایک کھانے کی تحفیں نظر آئیں پس آپ نے فرمایا یہ کیا ہے اس پر عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہ میری لڑکیاں ہیں اور دیکھا آپ نے اور ان لڑکیوں کے درمیان ایک گھوڑا کہ اسکے دو بازو بنے ہوئے تھے پرانے کپڑے کے پس آپ نے فرمایا یہ کیا ہے جو میں ان لڑکیوں کے پیچ میں دیکھتا ہوں میں نے کہ یہ گھوڑا ہے پھر آپ نے فرمایا یہ چیز اسکے اوپر کیا ہے کہا ہے دو بازو ہیں آپ نے تعجب سے نہ فرمایا کہ گھوڑے کے دو بازو ہیں کہا ہے آہ کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ سیامان کے گھوڑے تھے ان کے بازو تھے کہ وہ اپراوڑتے تھے پس جنس ٹپے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی کہ وہ ان مبارک درونی لوگے پہنچے کہ عیسیٰ بن مریمؑ اور ابوہریرہؓ و امیت بخاری شریف میں ہے کہ عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کہتے ہیں امد جلی فی قبلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو یصلی فاذا سجد غمر فی فرقعہا فاذا قام مدد تھا یعنی میں پھیلاتی تھی اپنے دونوں ہاتھوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے کی جانب و اس حالت میں کہ آپ نماز پڑھتے ہوئے پس جب سجدہ کرنے لگتے تو مجھے دے دے یعنی بغیر چھونے کے کپڑے وغیرہ کو حائل کر کے پس میں ہاتھ لاتی اپنے ہاتھوں کو پھر جب کپڑے ہوتے اور میں پھیلاتی میں ہاتھوں کو اپنے روایت کی سلام نے جاری ہے کہ کہنے ابو بکر صدیقؓ در حجرہ نبویؐ پر اور طلبہ ذن کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا حاضر ہونے کو پس یا ابو بکرؓ نے لوگوں کو نہ کہ بیٹھے ہوئے تھے دروازے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ ہوتی تھی پھر ذن ملا ابو بکرؓ وہ اندر گئے اسکے بعد عمرؓ نے آکر طلبہ ذن کیا پس ذن دیا گیا انکو پھر یا باعشرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چپ چاپ اندر دیکھ کر سر جھکا کے بیٹھے ہیں اور اس پاس آپ کے پیچھے آپ کی ٹیٹھی میں عمرؓ نے اپنے جبین میں سوچا



اور میں تم سب سے بہتر ہوں اپنے اہل و عیال کے ساتھ اور فرمایا ان میں اکمل المعنی صنیع ایسا نا  
 احسنہم خلقاً و الطفحہم باہلہ کامل ترین مسلمانوں میں ایمان اودہ جو دنیا و دین میں مسلمانوں میں  
 ہوا زور و خلق کے اور جو بڑا نرمی کرنے والا ہو مسلمانوں میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ اور فرمایا قبول  
 وصیت کرو تم عورتوں کی نشان میں نیکی کو سو دوی سب بہتے ہیں تمہارے پاس کچھ ایک ایک نہیں ہیں  
 اپنی جانوں کے اور فرمایا بہترین مردوں میں ہماری امت سے وہ جو بہترین اور کاہلو پانی بی بی کے  
 واسطے اور بہترین عورتوں میں ہماری امت سے وہ عورت جو بہترین اور کی ہو اپنے شوہر کے واسطے  
 اور فرمایا بہترین مردوں میں ہماری امت سے وہ جو پیار و محبت کرے اپنی بیوی کے ساتھ  
 مثل پیار و محبت کرنے مان کے اپنی بیوی کے ساتھ لکھا جاتا ہو واسطے ہر مرد کے اس سے ہر دن  
 برکت میں ثواب سوشہید کا جو ماہ کے ہوں فی سبیل اللہ صابریں مختصین اور فرمایا ان ڈر اللہ تعالیٰ  
 دو کمزوروں کے حق میں یعنی یتیم اور عورت سوا اللہ پر چھ گنا تک اور ان دونوں کے احوال سے سو  
 احسان کیا ان پر وہ پہونچ گیا رضا کو حق تعالیٰ کی اور حسنہ برائی کی ان کے ساتھ پس واجب ہو گیا اور  
 اللہ تعالیٰ کا غصہ اور فرمایا لازم کرلو اپنے اوپر خیال عورت کو کا ایسا نہور و نڈالین فراموش کو تمہارے  
 اور ان لوگوں سے کہ ناخوش رہتے ہو تم اونسے یعنی مرد بیگانہ اپنے کہنے وغیرہ کو اپنے پاس جگہ نہیں  
 اور اگر ایسا کریں تو ماروان عورتوں کو مگر کچھ ایسا سخت مارنا نہیں جو اثر کر جائے انہیں اور مشقت میں  
 ڈالے اور ان کو اور فرمایا لازم ہے تم پر کھانا اور کپڑا عورت کو کا ساتھ معروف کے اور انصاف روایت  
 کی ابو داؤد نے نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ اذن چاہا ابو بکر صدیق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس آئے کو پس سنی انھوں نے آواز عیشتہ کی بلند پھر چاہا ابو بکر کھڑے گئے تو عیشتہ کو کپڑا  
 دیا اور ان کو چنانچہ ماریں اور کہا ہر آئینہ میں دیکھتا ہوں تجھے کہ تو اپنی آواز بلند کرتی ہے سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر اور آپ ابو بکر کو عیشتہ صبر دینے کے بارے سے روکتے تھے پھر ابو بکر صدیق نے عیشتہ پر غصہ ہو کر

۱۰۱  
 اسی کا البتہ ثواب  
 مطلق ہے پروردگار  
 نے بار بار فرمایا  
 و تفلیک ما درود پرورد  
 گارہ و تعظیم الطہرین کو  
 و کسب کثرت از توہم و  
 خلاصت از عیال است

۱  
 فصل چوتھی  
 میں مراح و مراح میں  
 میں مراح و مراح میں  
 میں مراح و مراح میں

ایک کے پاس سے چلے آئے پھر چار نوکر بیٹے آئے تو آپ نے بطور مراح کے فرمایا اے غلام! دیکھا  
 اتنے کے سطر چھٹا لیا ہے تم کو اس عروت سے کہا اوہی سہی پھر حیدر و درہ آئے اور کہا آپ کے پاس  
 باسب سے کے عایت سے یہ پھر بدلتے کو اس یا اس یا دو نوں آدمی کو کہ نام سلج کر نکالے  
 کہا ان کو کہہ دے کہ تم لوگ میں بھی اسی صلیب میں داخل کرو جیسا اتنی اور اسی میں ہیں داخل کیا تھا آپ نے  
 پایا مدد ملنا قد سلسلہ سے کی میں کی حیات تم نے کہی تو نوکر

### فصل چہارم بیان مراح رحمۃ اللعالمین با عاتہ مؤمنین

مراح اور ختم طبعی کہی بغیر ادا اور ادا اور مراح کے واسطے تالیف قلوب کے سب مستقیم ہو  
 مراح صریح مول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہی واسطے مصلحت جوں کرے نہیں محاط اور  
 تالیف قلوب اور واسطے کے لوگوں سے سوچ کر کیا کرے مگر سوائے اہل حق کے کہ کہتے  
 اور اگر آپ اس قدر واضع اور راست اور سادہ و ساقی اور تحاشا طواف آئیں اور کے ساتھ  
 تو خطا کسی محال بھی کہ آپ کے سامنے بیٹھ سکتا آیت سے نول سکتا اور کھڑے ہو سکتا آپ کے  
 سامنے سب کمال حالات اور دعات اور خطب اور سطوت آپ کی روایت کی ترمیم  
 اس سے کہ ایک حصے آپ سے سواری یا ملی آپ نے فرمایا کہ میری سواری سے کہ واسطے  
 اور ملنی کا محنت و کجا او سے کہ او ملنی کا محنت کے میں کیا کر دیکھا آپ نے فرمایا کہ او ملنی  
 کہ پچھلے ہیں ہوتے نوکر کے ہوتے ہیں روایت کی مادی اور دے اس سے کہ فرمایا آیت سے او  
 بطور مراح کے یا ادا دیں اے دوکان والے روایت اس کے ہیں کہ ہر نول اسد صلی اللہ علیہ وسلم  
 امت یا رت عیاب کے ساتھ کہ والوں سے احاطہ کرے ہے اور ہر ایک جو جہت عالمی  
 مانے تھا اس کے ایک جھوٹا عالم تھا اس کو بغیر کہنے ہیں کہ ایک کے ساتھ سواری کیا کرتا تھا وہ  
 او سکو سے یا یہ کہتے ہوئے آپ کے اس سے محاط وہ فرمایا پھر جہت ہے آپ کے پاس آتا ہے

۱۰۴  
 میں مراح و مراح میں  
 میں مراح و مراح میں  
 میں مراح و مراح میں





من بعد رجل علمه علما فاستدركه آتور وقت نزل واینا لوجود و منشا کے قدر دینار و درہم کی ایک  
 سانس کچھ نہ تھی اور سخاوت آپ کی اس حد کو پہنچی تھی کہ غایت سخاوت سے آپ اور پیغمبر عات  
 جو جیسا فرمایا حق تعالیٰ نے ولا تبسطوا کل البسط فقطعوا ما وصلوا من الحسنیٰ اور نہ کمول و  
 ہاتھ اپنا نہ لکھو اپنا پھر تو بیٹھ سے الزام ٹھیکایا یعنی سب الزام دین کہ اتنا فی سبیل اللہ کیوں دیا  
 نہیں کہ آپ محتاج رہ گئے اور تو محتاج غریب کو دیکھ کر اتنا بیاب نہ ہو اپنی جان و ان کے چھپے گھونٹ  
 یہ ڈال و اسکی حاجت تیرے فے پر ہیں ہر اللہ ہی کے فے پر ہر مگر یہ بانیں حکیم مطلق نے جناب حضرت  
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائیں ہیں جو نے حد و عدش تھے ہر شخص کو نہیں لیکن جسکے جی سے مال  
 نیکل سکے اسکو تاکا یہ ہر دینے پر حکیم گرمی والے کو سردی و دیتا ہر اور سردی والے کو گرم اور تمامی دنیا  
 کی قدر آپ کے سامنے پریشہ کی برابر تھی نہ تھی چنانچہ کافر پیش آپ سے دست بستہ عرض کرتے  
 تھے کہ آپ ہمیں نے دین نہ کہیں اور ہمارے معبودوں کو سرفستہ شتم کریں اگر آپ کو مال اسباب کی ضرورت  
 ہو تو ہم لوگ آپ کو اسقدر مال و متاع جمع کر دیں کہ حد حساب سے بلہر ہو اور اگر آپ ریاست و سلطنت  
 چاہتے ہیں تو ہم سب لوگ ملے آپ کو بادشاہ بنائیں آپ نے قبول فرمایا اور اسکی طرف کچھ  
 بھی التفات نہ کی اور حق تعالیٰ نے دنیا و آخرت اور کنجیان خزانہ میں کی آپ کے پیش نظر نہیں آپ  
 انکی طرف کو نہ چشمہ سے دیکھا کہ وماذا اع البصر و ما ظنی اور بخاری اور مسلم میں انس سے روایت  
 ہو کہ انھوں نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس و اشبع الناس و اجد الناس بغی سب  
 لوگوں سے بڑے حسین و بڑے شجاع اور بڑے جواد اور وجہ اسکی یہ کہ نفس آپ کا اشرف نفوس  
 اور مراد خیرین آپ کا اعدل امرجہ تھا اور جو کوئی ایسا ہوگا فعل و اسکا احسنیٰ فعال ہوگا اور شکل و اسکی  
 المثل اشکال و اخلاق و اسکا احسن اخلاق و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع تھے جمیع کمالات جسمانی  
 اور روحانی کے اور مجمع تھے خوبی سیرت و حسن صورت کے و شہر

والله اعلم

۱۰۰

مجلس

نہیں بڑھی یہ

سیدنا سیدنا  
سیدنا سیدنا  
سیدنا سیدنا

بین دو حافظ  
مولوی محمد  
کریم

535





اور میں کسی پر ہونا اور سکا چھوڑ دیے اور کبھی صدقہ کر دیتے اور کبھی ہدیہ اور تحفہ بھیجتے اور کبھی کوئی  
 غیر کس سے غیبی فرماستے اور اس کی قیمت ادا کر کے پھر وہ چیز اوس شخص کو دے دیتے اور کبھی قرض  
 لیتے پھر جب ادا کرتے جتنی دلیا تھا اوس سے زیادہ دیتے اور کبھی کچھ خیر خیر فرماتے اور قیمت  
 جتنی قدر فرمائی ہوتی اوس سے زیادہ دیتے اور کبھی ہدیہ قبول فرماتے اور بعض اوسکے دو چند  
 سے چند انعام فرماتے عرض جسطرح ممکن ہوتا خیرات و بہت کرتے مگر خود وہ سلطان گدا خواہ و جود  
 اپنی ایسی دولت اور سخاوت کے اپنی ذات سے زندگان فی حقیر اند کرتے دود و مہینہ ہو جانے کا آپ  
 طہرین ناگ روشن نہوتی اور کبھی آپ لیسے بھوکے ہوئے کہ بسبب بھوک کے اپنے شکم مبارک پر پھر  
 مانند رہتے کیونکہ آنتوں کے مانند ہونے اور حکم ہونے سے ایک قوت ہوتی ہو کر پھر چلنے میں

ایسی دشواری نہیں ہوتی لکھ	اگر ممکن از حرمی اور خوشہ چین	اور خود وہ سب از ناں چوین
ہر دو عالم شاندہ بز خوان کریم	وز عجاہت سنگ بستہ بر حکم	اور فقیر کی اختیار می تھانہ

جسطرح ای یعنی بسبب تنگی اور ناداری اور افلاس اور نایافت کے نہ تھا حاشا نہ حاشا اور ہمیشہ بھی  
 رہتا تھا بلکہ سبب اوسکا زہد اور سخاوت اور جود اور ایشا تھا اور کبھی بیاعت مکر وہ جاننے آپ کے تھا  
 بہر کو اور کبھی واسطے اختیار ریاضت کے تھا اور قبل ہجرت کے تھا جیسا ثابت ہوا کہ آپ اہل  
 خیال کے واسطے آپ کھانا سال بھر کا اٹھا رکھتے تھے اونکی فراغ خاطر کے لیے اور آپ نے نعمے یز  
 وید سے تمناں کیے ہیں اور بیاعت بھر میں لاکھ درم جو خرین سے آئے تھے تقسیم کر دیے اور دے دیے  
 دوزان اور زمین میں اونٹ اور بکریاں اور قنوجو احاطہ اور قیاس بشیری سے باہر ہوئے اس چسٹر  
 مع اوصاف و اخلاق و کمالات ظاہریہ و باطنیہ میں افضل اور عالم و انصح و اکمل العالمین تھے اس طرح  
 رد و نہایت بھی علی الاطلاق احوال العالمین تھے اور کہا ابو علی دقاق صنوفی رح نے کہ شہر اکرم اور جود اور  
 بنابر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کسی فرد بشر سے ممکن نہیں ہے کہ قیامت میں سب انبیاء و رسل

میں سے کچھ بڑا نہ ہوگا  
 کے واسطے کہ وہ دنیا سے  
 کے واسطے کہ وہ دنیا سے

نفسی نفسی کہیں کے اور۔ مائے محض علی المد علیہ وسلم ایسی امنی فرما چکے سچاں المد علیہ وسلم حال اسد  
 ہوا بیت مداح اللہ و انتفا میں ہوا کیا ایک سائل نے آپ سے کچھ طلب کیا آگے کے اسل  
 کچھ۔ تھا آتے تھے کی را سے فرمایا سرے اس تو اس وقت کچھ میں ہوا سرے نام سے قہر نہ کر  
 اس کا کام کر چھ۔ سرے یاس کچھ نال آھا یہ کیا میں لوگوں کو اگر دیکھا کرتے تھے عرس کی باری رسول اللہ علی  
 علیہ وسلم مخلص میں ہی ہوا مد علی اللہ علیہ وسلم آپ کی حیثیت تو وہ ہیں۔۔۔ اس آک کو با حق  
 اور یا کو ان علوم ہوئی اس واسطے کہ میں دل کی سالی کی ہیں اور با حق ہی کا آپ کے چہرہ نور پر  
 دیکھ کر ایک لہاری چلے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق و لا تحف من دئی العتق  
 اعلیٰ لای علی صبح کرو اور و مروت حق تعالیٰ سے کہی کا سر آپ سے کہ لے اور نازگی اور جو سالی آپ کے  
 حصار و نور یا پائی گئی اور و ما ساتھ اس کے میں حکم کیا گیا ہوں روایت کا سہل میں  
 سے لے کر آئی ایک صورت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاس کہ آپ نے لے لے ہو لیں کہ لیتے تھے کہ  
 ہم لوگ جاتے تھے کہ ہر کیا ہر تو کہا ہم سے نہ تنہا ہر جس کا تیسہ سا ہوا ہوا ہی یہ چار حاسبہ ہار کر  
 کہا اور میں عورت بے یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس چار کو لے ہاتھ سے ساہو کہ اسے حضور  
 کہ یہ سائوں آپ نے وہ چار اور اس سے لے لی اور آپ کو اسکی حاجت بھی تھی پھر آپ نے اسے لے لیا  
 نہ نہ کے ہنسا پھر خیر الحسن میں حوی صحابی نے اس حار کو دیکھا کہ کہا کہ اس کا اٹھی چار ہر بار سوال  
 صلی اللہ علیہ وسلم لے آیت ہیں یہاں تک فرمایا ہاں اس سے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حکام  
 میں اور اس حار کو لپٹ کر اور صحابی کے یاس بھی یا لوگوں نے اور صحابی کو کہا وہ تم سے کہا  
 کہا دیکھا تھا تم سے کہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے حار عورت سے لی تھی اور اسکی آپ کو حاجت  
 بھی تھی اور پھر تم سے اسے طلب کیا اور تم حلت ہو کر اس کو لی آپ سے سوال کر رہی ہو تو یہ وہیں  
 کو لے گیا انہوں نے والدہ لیا طبع اس کو آیت سے مگر تاکہ نہ چار کس میری سوچ میں میں ہوں

مصلح پانچویں  
 اور نہ مصلح  
 غیبات الاحاط  
 ۱۵۸

کہ اس سلسلے میں جب وہ مرتے تو اس میں کفر نہیں ہے کہ روایہ البخاری روایت تفسیر کشاف اور تفسیر حسینی  
میں جابر سے روایت کی ہے کہ ایک عورت سلمہ نے ایک یہودیہ سے شرط بندی بائین مضمون کہ جناب حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ کلثم سے سختی زیادہ ہیں اور سخاوت موسیٰ علیہ السلام کی یہ تھی کہ سائل کو پھیرتے نہیں  
حاجت سے جو فاضل ہوتا ہے یا اچھی بات سے اور سکا جی خوش کرتے القصہ امتحان اوستے اپنے  
لڑکے کو حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجا پھر درمیان اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونے  
تھے کہ وہ لڑکا آیا اور عرض کیا ماں ہماری حضور سے ایک درع پہننے کو طلب کرتی ہے آپ نے فرمایا وہ ایک  
ساعت میں کہیں سے آجاتا ہے تو دو گنا چاہے کرنا لڑکے نے جا کر ان سے یہ حال کہا ماں نے لڑکے سے  
کہا جا کہ جو میرا بہن آپ پہنے ہوئے ہیں وہ سیکو میری ماں طلب کرتی ہے پھر لڑکے نے حضور میں حاضر ہو کر  
اس طرح عرض کی آپ گھر میں تشریف لے گئے اور اپنا قمیص اتارا اور اس لڑکے کو بھیج دیا اور گھر میں  
بیٹھ رہا اور بلالؓ نے اذان دی صحابہ نے نماز کے واسطے آپ کی انتظار کی کچھ ہی آپ بیعت عبادی  
باہر تشریف لائے تب یہ آیت حق تعالیٰ نے نازل فرمائی وَلَا تَجْعَلْ لِّدِينِكَ مَعْلُوكَ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَلَا تَبْسُطْ لِّكُلِّ الْبَاسِطِ قَفْعًا مَّا مَوْكُفُّوْا رُوَيْتُ ابُو سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ عَنْ رُوَيْتِ ابُو  
سَعِيْدٍ کہ ایک قوم انصار نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مال جو آپ کے پاس تھا پیش یا بگاڑتے  
کسی نے گم کر دیا اور سکوختی کہ جب سب مال جو آپ کے پاس تھا تمام ہو گیا فرمایا کہ اب جو نیک بات بھی اہل  
یاس ہو اس سے بھی تم میں شکار نہ کھو گیا ہو چاہے اللہ تعالیٰ سے کہ ہم سوال نہ کریں کسی سے تو جو مال  
سوال نہ کریں اور سکو وند اور تکلف سے بھی خبر نہ لگایا اور سکو وند اور جو بے پروائی چاہے لوگوں سے  
تو بے پروا نہ کریں اور سکو وند اور زمین دیے گئے تم کوئی عطا ہوا تو فروغ تر میرے روایہ البخاری روایت  
بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے کہ جابر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک ونٹ ہدیہ لایا تھا  
آپا و پشور لری کریں آپ نے فرمایا ای جابر اس ونٹ کو میرے ہاتھ بیچ کر دے اور عرض کی یا رسول اللہ

14-00000

طی اوست

بسم الله الرحمن الرحيم

کے لئے حصولِ علم اور

...

بن محمد بن عبد الله

بین واقع

...

11

1

صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قریب ہوں۔ اوٹ کیا چیز ہے؟ اوٹ حاضر آہی ہوا ہے۔ وہ آیا  
 اللہ تو اسے سچ ڈال لیں حارے سے لکھ آپ کے اوٹ کو آہ کے ہاتھ سچ ڈالا آہ سے ملاں کو وہ آیا  
 قیمت اسکی گرس کر کے اسے درے ملاں کے قیہ گرس می بھیجے آپ سے ملاں کو وہ آیا کر قیمت اوٹ  
 حارہ کو دے اور کہہ رکھ دے تجھے حق تعالیٰ اوٹ میں بھی اور اسکی قیہ میں بھی اور یہ سچا کر کے  
 قول کے مکلفات میں تھا کہ انھوں نے کہا تھا کہ اوٹ کی ہلکے سی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اوٹ میں قیہ بھی دی اور اوٹ میں بھی یا اور ملاں اسکے دے حیرت دی روایت مسلم نے  
 ابی اس سے روایت کی کہ انھوں نے کہ قرض لیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے تتر  
 حواں جب حدیث کے اوٹ آئے آپ نے مجھے فرمایا کہ اگر دوں تتر یہ اس مرد کا عرس کی میسے یا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ٹولیں میں پاتا ہوں مگر ٹے ٹے اوٹ سات سات درس کے فرمایا  
 اسے اوٹ کو دے اسے کہ تتریں آدمیوں کا وہ شخص جو عیون تر آد میاں ہوا اسے قرض میں  
 روایت ترمذی نے اپنی تہا ل میں ربع مت معود سے روایت کی کہ انھوں نے کہ بھیجے  
 معادس سے ایک طلق بھر کے یہ عواروں سے جس پر لکھیاں مرم مرم لستم دار بھی ہوئی تھیں او آہ  
 لکھو یہ کو مت دست رکھتے تھے پس لا میں اسے ایک کے صورت میں او آہ کی اس علیہ یعنی یہ جو تتر  
 سے لائے تھے رکھا تھا آپ نے اسے اوٹھا کر مجھے دے دیا روایت ہے کہ ایام مرم میں اس کے  
 یاس کہیں سے کچھ تتریاں لگائی تھیں ایسے فرمایا انھیں فقیرانہ تقسیم کر دو مگر حیرت یا تھہڑا تو  
 اتھر ہاں علی اختلاف الروایات آہ سے عینتہ می اللہ عہا کے حوالے فرمائیں اسکے بعد ایک کچھ تتر  
 سی طاری ہوئی اور ہر مبارک سے یہ عیار یہ کہ کھجے تھے جب ہوتے میں لائے فرمایا اسے  
 وہ تتریاں تھے کیا کیں کہا میرے یاس میں فرمایا تتر یہ تعدد کر دو پھر آہ کو تتریاں طاری ہو گئی جب  
 بھر و تتر میں آئے فرمایا تتریاں حیرت کیں کہا اب تک میں فرمایا میرے یاس لاؤ آخر تتر تتر

۱۰  
 عجایب اللغات

اوسے لیکہ کہ اپنی ہمتی پر رکھا اور گناہ چھ فرمایا کیا گمان تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پروردگار کے ساتھ  
اگر اوسکے دربار میں جاتا اور یہ اثر فرمایا اوسکے پاس بہتین پھر آپ نے وہ اثر فرمایا علی رضی اللہ عنہ کہ وہ  
کہ فقر پر خیرات کر دیوین اور فرمایا اب مجھے راحت ملی ہوئی وایت ہو کر غزوہ طائف کی فتح کے  
بعد پھر تے وقت اونٹ کسی لشکر میں غزوہ طائف کا آپ کے اونٹ سے اتنا قریب ہو گیا کہ اوسکے  
نعل سے ساق مبارک میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صدمہ پہنچا وہ شخص کہتا ہے کہ آپ نے ایک گڑھا  
میرے پانوں پر مارا اور فرمایا اور دور ہٹا کروٹ کو لیجیا کہ میری پٹری ٹوٹنے پر درد مند کی دوسرے دل اپنے  
کسی آدمی کو میرے بلانے کو بھیجا میں سمجھا کہ کل جو آپ کی ساق مبارک کو ہمارے اونٹ کے نعل سے قلم  
پہنچا ہو اوسکے بلے کے لیے مجھے آپ بلاتے ہیں آخر میں حضور والا میں حاضر ہوا آپ نے کمال شفقت  
و محبت سے فرمایا اکل میرا کھو اترے پانوں پر پہنچا تھا آج میں نے تجھے اس واسطے بلایا ہے کہ تواسکا  
عوض مجھے ملے میں نے عرض لینے سے معذرت کی آپ نے اتنی اذیتاں مجھے عنایت فرمائی کہ وایت ہو کر  
ایک صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شہر لقرن میں پہنچے وہاں تاتہ قصود پر سوار تھے  
میں نے قے کے پہلو میں جاتا تھا آپ نے قے پر کھڑا چلایا اتفاقات حسنہ سے وہ کھڑا اچھے پڑا آپ نے  
ہماری طرف متوجہ ہو کر کمال خلق و محبت سے فرمایا کیا کھڑا تھو لگائے میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آخر جب آپ پھر نے میں پہنچے ایک شخص نے میں نے عرض  
اوسکے مجھے عنایت فرمائی میں نے انھیں بکریوں کے باعث صاحب دولت و عزت ہو گیا حال  
اور ظہور اثر و وسخا و کرم کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح حنین کے روز بیرون حد اندیشہ اور قیام  
سے تنہا ہر دو ہی کو سوا اونٹ اور ہزار ہزار گوسفند بھیجے اور بیشمار دینا آپکا اوس میں ہونے لگا تھا  
تھا کہ ضعیف الایمان تھے اور بہت بزرگ و صدق ایمان لگے دل میں آیا تھا آپ چاہتے کہ مال دنیا کی بڑ  
انکے دین کو ثابت رکھیں اور کہ صاحب مواہب لدنیہ نے کہ حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ایام حنین میں



اور سعید اور عثمان بن نوفل اور ہشام کو پچاس پچاس اونٹ انعام کیے روایت ہے کہ عباس مرد آپ  
 اسلامی کو آپ نے چار اونٹ دیے عباس نے اس سے ملول اور غصہ ہو کر چہریت کے آپ نے سکر فرمایا  
 اہی علیؑ اوٹھو زبان اسکی میری طرف سے کاٹ ڈالو علیؑ اوٹھ کر عباسؑ کا ہاتھ پکڑ لے چلے عباسؑ نے کہا کیا میری  
 زبان کاٹ لو گے علیؑ نے کہا جو آپ نے فرمایا اس سے ضرور عمل میں لاؤنگا جب وہ ٹوٹن کے پاس پہنچے علیؑ  
 نے عباسؑ کو فرمایا لے لے ان ٹوٹن میں سے چار سے سونٹا کہ عباسؑ نے کہا ماں باپ میرے تیرے فرما رہے  
 تم سب کیسے کریم اور حلیم ہو روایت نسیم الریاض میں ہے کہ جب غزوہ ہوازن میں آپ نے فتح پائی  
 اوٹھتین ٹن چودہ آدمی قاصد روئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور ان سبھوں میں  
 ابو بکرؓ رضاعی چچا آپ کے بھی تھے پھر کہا اون لوگوں نے کہ ہمارے آپ کے درمیان رابطہ رضا کا  
 ہر سو آپ ہم پر احسان کریں جو کچھ اس لڑائی کی لوٹ میں آپ کو ہاتھ آیا ہے مجھے دے دیجیے  
 گریہ افتادہ بچا کہ ہم ارض خوار کیا چشم دارم کہ بدست کرم رہا آپ نے فرمایا میں نے تو تمھاری  
 بڑی انتظار کی کھینچی تھی کہ شاید تم اس بارے میں کچھ باتیں کہو گے سو نصیب اپنی عزتیں اور بیٹے محبوب  
 بیاہن مال اون لوگوں نے کہا ہم لوگ سچے پھر آپ کے پاس آئے تھے پس ملائے سب چیزوں میں جس قدر پھرا  
 اور بنو عبدالمطلب کا حق ہر سو وہ تمھارا ہر اور لوگو کا حق ہر سولوں لوگوں سے پوچھا جائیگا پس ان  
 مہاجرین اور انصار ہمارا حق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ایک جماعت جو مؤلفۃ القلوب کی تھی  
 انھوں نے کہا مگر ہمارا حق سو نصیب آپ نے اون جماعت سے بھی فرض لیا اب وعدہ اس کے کہ آ  
 پہلے پہل جو مال لینگا اس میں سے ایک ایک اسیر کی عورت چھ اونٹ دیوینگے سارے لوگ خوشی  
 خاطر سے راضی ہو گئی پھر آپ نے بالکل غنیمت کے مال اون قاصدوں کے حوالے کیے اور اگر  
 غنیمتیں اس غزوے کی چھ ہزار آدمی تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار سے زیادہ بکران اور  
 چار ہزار اونٹ چاندی ہر اوقیہ چالیس دم اور روایت ہے ان قاصدوں سے کہ حساب کرنے سے معلوم ہوا

کہ جو کچھ آپ نے موازنہ کو دیا سو مانج کر بردار اور بعضوں سے کہا جیہ کر درشت

ہر چہ قدرت دست مہر کوئی نہ

ابھی کتابہما علیہ السلام کے گھر پر دو عورت آپ کے حضور میں حاضر آئی اور

ایک سمرات سے بڑھا کر ایم رصاعت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوہی اوز میں سے یاد دیرا یا گیا

جو کمپنیاں لوگوں سے لیا جاسکے یہی دروازہ اس قدر اعلیٰ تر و متصور کیے کہ حملہ و نقل قیمت

ہوئی تو بیاہ لاکھ ہوئی اس جیسے کہا کہ یہ عیب قسم کی بخشش ہوا وہاں کی ہر کسب کاری

ستار کے مجرمین پر روایت سماعی کی آپس کے پاس سے ہر درم آئے اور ایک چٹائی کے

اوپر کے گئے ہیں تقسیم کر دیے آپ نے سب کو اور کسی مسائل کو پھر نہیں متی کہ خارج ہو کر

روایت ہے مجھ بخاری میں اس سے کہ مجھ سے آئید کے یاس عین کے ہاں مال گئے

تھے آپ نے فرمایا کھیلنا دو اسے مسجد میں پھر تشریف لائے آپ مسجد کے اندر اور بند کھا اوس میں اس کے

معاذ سے فارغ ہوئے اوس نے اس کے پاس بیٹھے اور برستان کردادوس مال کو لوگوں پر اور جس کے

دیکھ کر انا بھی غائب ہو گیا۔ یہاں تک کہ آواز کہا کہ مجھے یہاں بار بار آنا ہے۔ یہاں تک کہ

یہ تھا کہ چھ سال تک صوبہ سبب کیا آپ سے کہہ رہا تھا کہ میں بھی ان کے بیٹے یا رسول اللہ کی

علیہ السلام کہتے ہیں کہ یہ دنیا ہر چیز سے محسوس کنواری کیل ریس ہنریا اس کے لئے ہرگز میں انصار

[illegible]

سماج کے چیلے آپ نے اوٹلی مع کے کم رے کو اور پانچ سو روپے کے ہونے کے لئے ہمیں اور چھ سو روپے کے لئے ہمیں

وٹھارکے لوگ میرا دل سے حسد ہو سکا ہے گا نہ یہ راؤ محار علی اور اپنی دلی طرف راہ نبیج کی

سے بچے اور متھ تھے اولیٰ جڑ و برہمچر کا تقسیم کرنے ایک دم بھی باقی رہا تب تک یہ دس جگہ

سے اوتھے اور ملا حلال لدس سید مظلومی کے تشریح صحیح بخاری میں اس الیٰ صدہ سے نقل کی ہے کہ وہ

عجبات الکلمات



آیا تھا دولت اسلام میں روایت ہر شفا میں ابوہریرہ سے کہ آپ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے  
ایک شخص سے نصف وسق قرض لیا اور سکودیا پھر اس شخص نے آپ سے اپنے قرض کا اتفاق کیا آپ نے  
پورا ایک وسق اور سکودیا اور فرمایا آدھا وسق اپنا قرض لو اور آدھا یہ بیہرہ روایت ہر کتب معراج  
میں جب جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مورد اختتام فاعوجی الی عبدہ کہ ما اوجی کے ہوئے  
جناب باری سے ارشاد ہوا اسی حبیب من کیا چلتے ہو فرمایا امت مرحومہ کو اس طرح ہر بار و بر و لیستے  
سات سو بار و بر وایتے سات لاکھ بار جناب باری بزمہ سے یہی خطاب ہوا مگر ہر بار حضرت رحمۃ العالمین  
حب الفقر والمساکین صلی اللہ علیہ وسلم نے امت ہی کی درخواست کی اور خیر خالی ہر بار جواب اسکا  
حب بل خواہ آپ کے ارشاد فرماتا تھا اور ہر بار ترتر ترتر امت کو بخشا تھا پھر ارشاد ہوا اسی حبیب من  
کس قدر یہ امت تجھے پیاری ہی فرمایا خداوند امص عمر نہ میں عاجز طلب سے ہوں تو دینے سے عاری  
آخر جب سید آدم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج سے پھر آئے الیہ المؤمنین عثمان غنی آپ کے واسطے  
کچھ اچھو ہارے کاہدہ لائے آپ نے چاہا اس سے تناول فرمائیں کیا ایک سائل نے آکر سوال کیا آپ نے دست  
مبارک اپنا روک لیا اور بوقت سے کہ تبتا لو الذی حتی تنفقوا مما تحبون کے وہ کچھ  
اُس سے عنایت فرمایا وہ میں امیر المؤمنین ابو بکر صدیق نے اُس سائل سے وہ کچھ خرید کر کے حضور  
میں جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدیہ لائے جب آپ نے چاہا کہ اس سے کھائیں پھر وہی سائل نے  
حاضر ہو کر حضور سے سوال کیا آپ نے وہ کچھ اٹکے پھر چولے کیا وہ لے چلا وہ میں امیر المؤمنین  
عمر خطاب نے اُس سائل سے وہ کچھ خرید کر کے حضور میں ہدیہ لائے آپ نے جو میں چاہا ہر کسیر  
چھوٹے کھائیں کہ پھر اوسے درویش نے حاضر ہو کر درخواست کی سلطان گداخو صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر  
وہ خوشہ اُس سے عنایت فرمایا اس بار راہ میں امیر المؤمنین عثمان نے اُس سائل سے وہ خوشہ خرید  
حضور میں ہر گندہ لانا آپ نے چاہا کہ اوس میں سے کچھ کھائیں کہ پھر اوس سائل نے آکر سوال کیا آپ نے

ایک شخص سے نصف وسق قرض لیا اور سکودیا پھر اس شخص نے آپ سے اپنے قرض کا اتفاق کیا آپ نے پورا ایک وسق اور سکودیا اور فرمایا آدھا وسق اپنا قرض لو اور آدھا یہ بیہرہ روایت ہر کتب معراج میں جب جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مورد اختتام فاعوجی الی عبدہ کہ ما اوجی کے ہوئے جناب باری سے ارشاد ہوا اسی حبیب من کیا چلتے ہو فرمایا امت مرحومہ کو اس طرح ہر بار و بر و لیستے سات سو بار و بر وایتے سات لاکھ بار جناب باری بزمہ سے یہی خطاب ہوا مگر ہر بار حضرت رحمۃ العالمین حب الفقر والمساکین صلی اللہ علیہ وسلم نے امت ہی کی درخواست کی اور خیر خالی ہر بار جواب اسکا حب بل خواہ آپ کے ارشاد فرماتا تھا اور ہر بار ترتر ترتر امت کو بخشا تھا پھر ارشاد ہوا اسی حبیب من کس قدر یہ امت تجھے پیاری ہی فرمایا خداوند امص عمر نہ میں عاجز طلب سے ہوں تو دینے سے عاری

۱۱۵

وچرا اس وقت کہ

غیاث

میں

حاضر ہو کر حضور سے سوال کیا آپ نے وہ کچھ اٹکے پھر چولے کیا وہ لے چلا وہ میں امیر المؤمنین عمر خطاب نے اُس سائل سے وہ کچھ خرید کر کے حضور میں ہدیہ لائے آپ نے جو میں چاہا ہر کسیر چھوٹے کھائیں کہ پھر اوسے درویش نے حاضر ہو کر درخواست کی سلطان گداخو صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہ خوشہ اُس سے عنایت فرمایا اس بار راہ میں امیر المؤمنین عثمان نے اُس سائل سے وہ خوشہ خرید حضور میں ہر گندہ لانا آپ نے چاہا کہ اوس میں سے کچھ کھائیں کہ پھر اوس سائل نے آکر سوال کیا آپ نے

حاضر ہو کر حضور سے سوال کیا آپ نے وہ کچھ اٹکے پھر چولے کیا وہ لے چلا وہ میں امیر المؤمنین عمر خطاب نے اُس سائل سے وہ کچھ خرید کر کے حضور میں ہدیہ لائے آپ نے جو میں چاہا ہر کسیر چھوٹے کھائیں کہ پھر اوسے درویش نے حاضر ہو کر درخواست کی سلطان گداخو صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہ خوشہ اُس سے عنایت فرمایا اس بار راہ میں امیر المؤمنین عثمان نے اُس سائل سے وہ خوشہ خرید حضور میں ہر گندہ لانا آپ نے چاہا کہ اوس میں سے کچھ کھائیں کہ پھر اوس سائل نے آکر سوال کیا آپ نے



لوگوں کو آپ صدقہ خیرات میں پر رغبت دلانے اور فرماتے کہ برابر احمد کے پہاڑ کے ہیں نہ رہو تو بھی پیغمبر میں رہو  
 رکھتے کہ تین شعب او سپر گندے اور پہاڑ پاس اوس سے کچھ بھی باقی ہے مگر جو اوس سے اداے دین کے  
 لیے ہم رکھ چھوڑیں رواہ البخاری اور فرماتے ہر روز دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک دعا کرنا ہر شخص پر  
 جو تیری راہ میں صرف کرے تو اوس کا بدلہ دے اور دوسرے کتابہ خداوند اجوتیری راہ میں بخل کرے اوس کا مال  
 نقصان کر رواہ البخاری و مسلم اور روایت ہے کہ آپ نے اسما بنت ابی بکر کو فرمایا خدا کی راہ میں بے اور  
 اوس کو منہ شمار کر خدا بھی تجھے دیگا اور نہ شمار کریگا اور نگاہ مت رکھ نہ کہ خدا بھی تجھ سے نگاہ نہ رکھے اور بے  
 جو تجھ سے ہو سکے حال اور جو دستھا کا آپ کے یہ حال تھا کہ جو کوئی حال مبارک آپ کا دیکھنا صفت داد و  
 کی اوس میں ان کے خجانی اور کرم و احسان اور وسخاوت کے ساتھ خواہی مخواہی مخلوق ہو جانا اور جو کوئی بے بخل  
 کہ جو بے آپ کو دیکھا ہوتا حال اوس کا آپ کے حال عظیم اور صحبت شریف کے دیکھنے اور اپنے سے اس  
 حد کو پہنچا کہ جو کوئی اوس بخل کے ساتھ مصاحبت اور مخالفت رکھتا تو صحبت سے اوس کی جو دشمنی ہو جاتا  
 اور جو دستھا اور ساری بھلی صفاتوں میں نے اختیار ہو جانا اور اپنے نفس کا مال نہ تو حاجت کا احسان  
 و کرم اور سپر غلبہ کرتا اور آپ ہمیشہ عموماً کہ تمیز میں اور جو اذین خلق کے تھے مگر رمضان شریف کے مہینے میں  
 وسخاوت اور بخشش آپ کی لوگوں پر اور انبیار اور تقدیم او کی حاجت کی اپنی ذات پر سب وفات سے زیادہ  
 ہوتی اور صدقات اور خیرات آپ کے سب اتوں اور دنوں میں رمضان شریف کی سب نواہی و نواہی سے بڑھ جاتے

فصل ششم بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل کامل کا اور علم کامل کا

سبحان اللہ عقل میں آپ کیسے کامل تھے اور علم آپ کا کس تہ کا تھا کہ کوئی مخلوق اوس سے نہ کوئی پہنچ سکا  
 اور کوئی مخلوق انہماک ابد آپ کی اصابت سے اور جو موت و فطرت اور حسن سیاست اور تدبیر اور کثرت  
 فضائل اور اجتناب زائل میں ہم نہ ہوا اور نہ ہوگا اور آپ ان سب امور میں اوس پلے سرے کی حد کو پہنچے  
 تھے کہ ہر گز نہ پوچھا اور نہ پوچھے گا اوس حد کو کوئی بشر سولہ آپ کے اور کمال عقل اور علم اور

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

آب کا اوس مرتے کو تھا کثافت تیری سے حاج ہی او دود کا آب امی تھے او کھنسی کسی سے کچھ بھی  
 پڑھا۔ عا افعال اور احوال و سیر اور تامل آب کے اوس جہ پر تھے کہ جس سے دقتیں یکساں سے  
 علما اعدا ارجحان و تشریحات اعلیٰ اویس جہاں ہیں گاہ ہیں ان کے وہم و حال کے مانوں اور بیانی  
 اس غرض لانا تھا کہ لکھ ہیں اور جو باتیں تو یہ اصل ہو اور اس کے تحت و صف میں واقع  
 ہیں اوس کی آب کا تہ اطلاق رکھتے تھے یعنی اس کے کہ کسی علم سے معلوم نہیں یا طوائف کتب میں  
 یا قلماء اہل کتاب کے ساتھ محالست کوئی شفعہ گاہیں ملکیت و حاکمیت  
 عمر مسئلہ امور و مد علم تہد اور اس طرح حکمتیں حکماء ماثقہم اور بیوقوف اور علم کم  
 اور معروف و نامت و احوال و اسما اور صرحت احوال اور جس احوال اور طریقیہ سیاسات امام اور  
 تفسیر تشریح او حکام اور سولے لکے اور اور اوصاف حسد و دھتات حمیلہ آپ سے اس طرح یہ صا  
 ہو میں کہ مقتضائے کمال عقل اور دود علم کا تھا اس مرتے کو کہ قوت تیری سے حاج معلوم و تا  
 حت عاقل اطوار اور اوصاف میں حاج حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دید و عقل سے سطر انصاف  
 دیکھتے تو اس پر دقتیں ہو جاوے کہ وجود صرف آب کا کہ نور علی ہو تھتا مثل ایک جہاں کے تھا طالب آباد  
 مالک اور طوفاں ارباب صلاحت میں دقتیں کیا ہو اور ملا میں اصحاب تکر و کفر و ضلال کے او کی  
 عین طوفاں نے تیری میں تل ہی ہے آب کے سود و مایا یا مویز یا تار اصد تہم مدور کس طرح  
 کے آب عاقل کے اہل عرب کہ اصل و جنس و طبع کے صاف طبع متاود تھے او باہم متاعصل اور تہا الف  
 اوصاف و اطوار میں رکھتے تھے اور دود صحت اصل و صفا و مادی متعارف تھی لکھتے ہو و عقل تدبیر کے  
 او کی اصل و انداز پر کس قدر صبر و تحمل کیا اور کوسا قریب بعضی رومی سے اور اگر کتر کسی سے ہر چند  
 آپ کو تبلیغ احکام سے مانع ہوئے مگر آپ ہر گز اس سے قویا افعلا رہے لے اول سے ہر یک ایک خیال  
 حق تھا مثل ایک اتار صبیحہ کہ لکھوں کہ وں و تمہوں کے جج میں ایسی ہو عقل تہت رہے

۱۱۸  
 علامہ حسن نامت و تہد  
 شرف و تہد و تہد و تہد  
 علامہ حسن نامت و تہد  
 شرف و تہد و تہد و تہد

سب طرح اطلاع رسالت میں قصور کیا اور قتل حرب اور طعن حرب سے خوف نہ کیا اور علم و عمل اور حلال و حرام و اعمال اور احراز سعادت و مبادی و مآل میں اونکی تعلیم کمزدی تھی کہ انھوں نے اپنی اپنی جانوں پر آپ کو اختیار کیا اور آپ کی طلب خامیرین جان و مال تعدد کیا اور نادانی وطن چھوڑ کر ہجرت اختیار کی اور اپنے اپنے اہل و خیال اور باب بیٹوں کو جو آپ سے و موعداوت رکھتے جان سے مار ڈالے بغیر اسکے کہ سابن سے کچھ معرفت یا علاقہ و لوگوں آپ سے رکھتے ہوں اور آپ کو اور کسی شہروں میں اصحاب علم و دانش اور رباب فضل و ہینش کے ساتھ کبھی اتفاق سفر کا نہ پڑا کہ کچھ علم و عقل و فضل کی باتیں کسی سے سیکھیں اور و ایک بار چشام کی طرف جانے کا اتفاق ہوا اور اوراغیر کے ساتھ اتفاق ہوا تھا وہاں بھی اوتھوڑی مدت میں ایک حرف بھی کسی سے نہیں پڑھا اکتساب فضائل کمالات نہیں کیا اور کبھی اپنے کسی علمدار و فضیلا سے زمانے کے ساتھ مصاحبت اور محالست نہ کی اور کسی حکیم سے تعلم کسی علم و حکمت کا نہ کیا اور کسی استاد کی شاگردی نہ کی باوجود اسکے تمام عقل اور علماء اور حکماء نے اسے زمین کے کمال علم و حکمت اور وفور عقل و فطنت کو آپ کی تسلیم کر کے اتباع آپ کی کی اور علمائے اہل کتاب نے آپ کو فنون و تالیف اور حساب مستحضر تھے کیسے کیسے مشکل سوالات اور متعلق اعتراضات آپ سے کرتا فرائض امتحان کیے ہیں مگر بفضل ہمت ہی اچھی طرح آپ سے اس شیرینی و بلاغت کے ساتھ سمجھوں کے جواب دیے ہیں کہ سمجھوں کے مونہ کھٹے کیے ہیں جو کچھ فرمایا ہوا ہو سکے سمجھوں نے آنا صدقہ کیا کیے ہیں جس چیز سے آپ نے خبر دی ہو اس سے سمجھوں نے موافق عقل و نقل کے اپنی ہر چیز خرد میں تولی ہو جو بات آپ زبان درفشان سے بولے ہیں تیرہ سو کے قریب زبان ہو اگرچہ فضلاء عرب علمائے عجم آپ کے کلام پاک پر از روئے معارضے کے مونہ نہ کھولے ہیں بلکہ نقد کر فرمایا ہے جامع حکم اور گوہر ہے بہاے جوامع کلام آپ کے جس قدر محال امتحان پر کسے ہیں اپنی اپنی میزان خرد میں تولی ہو سو اے کھرے کے کھوٹا اور سچے کے جھوٹا تو کیا کہیں گے کہ نقطے پیچھے دریا ویا

۲  
۲  
۲  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰



ہزار جز میں نو سو تینا نو سو جز تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں اور ایک جز اس سے  
تمامی مردم میں **ہر تہ کہ بود و نامکان و ست تمام** ہر نعتی کہ داشت خدایت بر وقتا  
اور اگر کوئی چاہے کہ حکایتیں آپ کی کمال عقل اور فطانت اسے اور متانت فکر و دانش کی معلوم کر  
چاہیے کہ کتب میر کو جیسے مدارج النبوة معارج النبوة روضۃ الاحباب اور مرآت الصفا فی صفات المصطفی  
اور منہاجب لدنیا اور نسیم الریاض شرح شفا وغیرہ کتب حدیث و سیر کو نظر انصاف وغیرہ ملاحظہ کرے  
کہ ایک جا کرنا اور محاصصہ اس سال میں جہاں مکان سے بعید ہی رہاں پر بطور مشق نمونہ ازخوار  
کے دو چار حکایتیں لوگوں کی تیزی عقل کے واسطے تفسیر فتح الغریز وغیرہ سے لکھی جاتی ہیں حکا  
اول ایک شخص نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم مجھ میں چار خصالتیں بد ہیں پہلی یہ کہ میں زنا کار ہوں دوسری چوری کرتا ہوں  
تیسری شراب خوار ہوں چوتھی دروغ گو ہوں ان چاروں کو ایکارتو میں ہرگز چھوڑ نہیں سکتا آپ  
ان میں سے جس ایک چیز کو فرمائیں آپ کی خاطر سے اسے میں چھوڑ دوں آپ نے اپنی کمال  
عقل و فطانت سے فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دے آخر جب وہ شخص اپنے گھر میں گیا اور رات ہوئی  
ارادہ شراب پینے اور زنا کرنے کا کیا پھر دلیں سوچا کہ صبح جب حضور میں جناب حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے جاؤنگا اور آپ مجھ سے پوچھیں گے کہ آج کی رات تو نے زنا کیا یا نہیں شراب پیا  
یا نہیں کیا کہونگا اگر سچ کہ دوں گا تو علی رؤس الانشا اذلیل و خوار ہوں گا اور سو اس کے حد زنا و شراب  
ہم پر آپ جاری کرینگے اور میں تو بچوٹ کہونگا اور اسے ترک کا آپ سے وعدہ کر آیا ہوں آخر ارادہ زنا اور  
شراب پینے کا سوچا تو کیا کہے اور زیادہ رات گزری اور لوگ سو گئے چاہا کہ چوری کو چلے پھر اسی قسم خیال  
اسے چوری سے مانع ہوا کہ اگر مجھے کچھ جوسی کے ساتھ متہم کرینگے اور مجھ سے پوچھیں گے تو میں  
کیا کہونگا مگر چوری کا قاتل کر دینگا تو ہاتھ دیر کھٹا جائے گا اور سب لوگوں میں فتنہ ختم ہوں گا اور





یہ منبر مشہور ہو گئی پھر وہ ہمسایہ یودی اوس مرد کے پاس آیا اور کہا بھئی اب مجھے استفادہ نصیحت و رسالت  
 سبب سبب اپنا اپنے گھر لے جاؤ وعدہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی تجھے اذیت نہ دوں گا احکامیت پر ہمارے  
 قبل لغت جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بار سیلاب غلیم کا یہ غلطیہ والدہ شرفاؤ  
 میں آیا اور بنیاد میں کعبہ معظمہ کی رختے ڈالے اور حجر اسود کو رکھا ڈالا بعد دفع ہو جانے اوس میں غلیم  
 سب سرداران قریش نے جمع ہو کر کہ اپنے اپنے ہاتھوں سے مرث خانہ کعبہ کی شروع کی جبریت حجر  
 کے اوٹھانے کی پٹری سردار ہر فرقہ اور قبیلہ نے چاہا کہ میں ہی اس سنگ کو اپنے ہاتھ سے اوٹھا کر  
 اوسکی اصلی جگہ پر رکھ دوں اور اور لوگ فراموش کرتے تھے پھر البیہین سب جنگ جہاد کرنے لگے  
 آخر ہتھوں نے باہم متفق الارے ہو کر کہ ہمارے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوس وقت  
 آپ پچیس برس کے تھے اس نزاع کے فیصلے اور دفع کے لیے حکم بنایا اور کہا کہ اب تک کسی شخص  
 عاقل اس جوان کے ایسا قبیلہ قریش میں پیدا نہیں ہوا جو کہ میں نے ہم کو گچی جان سے اوسے مابین  
 عرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ اپنے حکم ہونے کے حکم و اذ احکمہ بنم بین الناس  
 ان تحکموا بالعدل کے یہ حکم فرمایا کہ حجر اسود کو ایک بڑی چادر میں لپیکر ہر گوشہ و سکا ایک ایک سے  
 ہر قبیلہ کا اوٹھائے اور اور سب لوگ اوسکے اوٹھانے میں شریک ہو جائیں پھر جب ہر قبیلہ اپنے مقام  
 کے قریب پہنچے تو مجھے سب سب اپنی اپنی طرف سے وکیل مقرر کریں کہ میں اوسے اپنے ہاتھ سے وکا  
 اوٹھا کر کے اوسکی جگہ پر رکھ دوں کہ میرا ہاتھ حکم و کالت کے ہاتھ سب لوگوں کا ہوگا آخر سب سرداروں  
 اس بات پر راضی ہو کر کہ ایسی ہی کیا اور آپ کی ذہانت اور کمال عقل پر حیرت و شائبہ کہ احکامیت پر ہم  
 غرور و حدیہدہ کی جنگ میں جب کافروں کے ساتھ صلح مغلوبانہ قرار پائی کافروں نے یہ شرط کی کہ جو کوئی  
 مسلمانوں میں سے بھاگ کر کہے ہمارے پاس آئیگا اوسے پھر نہیں دیوینگے اور جو کوئی ہم لوگوں  
 میں سے بھاگ کر کہے مسلمانوں کے پاس جائے گا اوسے ہم پھر نہیں دیوینگے آپ نے اس شرط کو قبول فرمایا

یہ منبر مشہور ہو گئی پھر وہ ہمسایہ یودی اوس مرد کے پاس آیا اور کہا بھئی اب مجھے استفادہ نصیحت و رسالت  
 سبب سبب اپنا اپنے گھر لے جاؤ وعدہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی تجھے اذیت نہ دوں گا احکامیت پر ہمارے  
 قبل لغت جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بار سیلاب غلیم کا یہ غلطیہ والدہ شرفاؤ  
 میں آیا اور بنیاد میں کعبہ معظمہ کی رختے ڈالے اور حجر اسود کو رکھا ڈالا بعد دفع ہو جانے اوس میں غلیم  
 سب سرداران قریش نے جمع ہو کر کہ اپنے اپنے ہاتھوں سے مرث خانہ کعبہ کی شروع کی جبریت حجر  
 کے اوٹھانے کی پٹری سردار ہر فرقہ اور قبیلہ نے چاہا کہ میں ہی اس سنگ کو اپنے ہاتھ سے اوٹھا کر  
 اوسکی اصلی جگہ پر رکھ دوں اور اور لوگ فراموش کرتے تھے پھر البیہین سب جنگ جہاد کرنے لگے  
 آخر ہتھوں نے باہم متفق الارے ہو کر کہ ہمارے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوس وقت  
 آپ پچیس برس کے تھے اس نزاع کے فیصلے اور دفع کے لیے حکم بنایا اور کہا کہ اب تک کسی شخص  
 عاقل اس جوان کے ایسا قبیلہ قریش میں پیدا نہیں ہوا جو کہ میں نے ہم کو گچی جان سے اوسے مابین  
 عرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ اپنے حکم ہونے کے حکم و اذ احکمہ بنم بین الناس  
 ان تحکموا بالعدل کے یہ حکم فرمایا کہ حجر اسود کو ایک بڑی چادر میں لپیکر ہر گوشہ و سکا ایک ایک سے  
 ہر قبیلہ کا اوٹھائے اور اور سب لوگ اوسکے اوٹھانے میں شریک ہو جائیں پھر جب ہر قبیلہ اپنے مقام  
 کے قریب پہنچے تو مجھے سب سب اپنی اپنی طرف سے وکیل مقرر کریں کہ میں اوسے اپنے ہاتھ سے وکا  
 اوٹھا کر کے اوسکی جگہ پر رکھ دوں کہ میرا ہاتھ حکم و کالت کے ہاتھ سب لوگوں کا ہوگا آخر سب سرداروں  
 اس بات پر راضی ہو کر کہ ایسی ہی کیا اور آپ کی ذہانت اور کمال عقل پر حیرت و شائبہ کہ احکامیت پر ہم  
 غرور و حدیہدہ کی جنگ میں جب کافروں کے ساتھ صلح مغلوبانہ قرار پائی کافروں نے یہ شرط کی کہ جو کوئی  
 مسلمانوں میں سے بھاگ کر کہے ہمارے پاس آئیگا اوسے پھر نہیں دیوینگے اور جو کوئی ہم لوگوں  
 میں سے بھاگ کر کہے مسلمانوں کے پاس جائے گا اوسے ہم پھر نہیں دیوینگے آپ نے اس شرط کو قبول فرمایا

یہ منبر مشہور ہو گئی پھر وہ ہمسایہ یودی اوس مرد کے پاس آیا اور کہا بھئی اب مجھے استفادہ نصیحت و رسالت  
 سبب سبب اپنا اپنے گھر لے جاؤ وعدہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی تجھے اذیت نہ دوں گا احکامیت پر ہمارے  
 قبل لغت جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بار سیلاب غلیم کا یہ غلطیہ والدہ شرفاؤ  
 میں آیا اور بنیاد میں کعبہ معظمہ کی رختے ڈالے اور حجر اسود کو رکھا ڈالا بعد دفع ہو جانے اوس میں غلیم  
 سب سرداران قریش نے جمع ہو کر کہ اپنے اپنے ہاتھوں سے مرث خانہ کعبہ کی شروع کی جبریت حجر  
 کے اوٹھانے کی پٹری سردار ہر فرقہ اور قبیلہ نے چاہا کہ میں ہی اس سنگ کو اپنے ہاتھ سے اوٹھا کر  
 اوسکی اصلی جگہ پر رکھ دوں اور اور لوگ فراموش کرتے تھے پھر البیہین سب جنگ جہاد کرنے لگے  
 آخر ہتھوں نے باہم متفق الارے ہو کر کہ ہمارے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوس وقت  
 آپ پچیس برس کے تھے اس نزاع کے فیصلے اور دفع کے لیے حکم بنایا اور کہا کہ اب تک کسی شخص  
 عاقل اس جوان کے ایسا قبیلہ قریش میں پیدا نہیں ہوا جو کہ میں نے ہم کو گچی جان سے اوسے مابین  
 عرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ اپنے حکم ہونے کے حکم و اذ احکمہ بنم بین الناس  
 ان تحکموا بالعدل کے یہ حکم فرمایا کہ حجر اسود کو ایک بڑی چادر میں لپیکر ہر گوشہ و سکا ایک ایک سے  
 ہر قبیلہ کا اوٹھائے اور اور سب لوگ اوسکے اوٹھانے میں شریک ہو جائیں پھر جب ہر قبیلہ اپنے مقام  
 کے قریب پہنچے تو مجھے سب سب اپنی اپنی طرف سے وکیل مقرر کریں کہ میں اوسے اپنے ہاتھ سے وکا  
 اوٹھا کر کے اوسکی جگہ پر رکھ دوں کہ میرا ہاتھ حکم و کالت کے ہاتھ سب لوگوں کا ہوگا آخر سب سرداروں  
 اس بات پر راضی ہو کر کہ ایسی ہی کیا اور آپ کی ذہانت اور کمال عقل پر حیرت و شائبہ کہ احکامیت پر ہم  
 غرور و حدیہدہ کی جنگ میں جب کافروں کے ساتھ صلح مغلوبانہ قرار پائی کافروں نے یہ شرط کی کہ جو کوئی  
 مسلمانوں میں سے بھاگ کر کہے ہمارے پاس آئیگا اوسے پھر نہیں دیوینگے اور جو کوئی ہم لوگوں  
 میں سے بھاگ کر کہے مسلمانوں کے پاس جائے گا اوسے ہم پھر نہیں دیوینگے آپ نے اس شرط کو قبول فرمایا

صحابی اور سب مسلمان اس ترس کو سکر کے اہل ہی ماحوس تھے اور سب کے سب جموں میں حساب  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہویں سال صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ ہرگز اس ترس کو مول کر  
کیونکہ ان دونوں صورتوں میں جس لوگوں بدولت عالم ہوئے گی اگر یہ کھارے گریختہ کو جسے  
تیسیر لکھیں گے تو ہم بھی اپنے گریختہ کو اور اسے بھی لکھیں گے آپ نے کمال ترستہ ورمی سے وہ بلایا اور  
دراغہ تو کرتے جاؤ آدمی کہ جسے بھال کر کے کاہلوں کے پاس جاسکا وہ ہوگا مگر ماضی کر دل میں  
اور اسے محنت کٹر اور عاف کاہلوں کی سمائی ہوگی وہ تو اسی قابل ہر کہ ہم لوگوں میں سے ہے اور اس کے ساتھ  
ہے ہمیں تو خود دیکھتے کہ ایسے آدمی کو بڑے فرقے سے نکال دیوں جسے خود بخود عیلا حاتمے تو پھر  
ہم اسے کسوا سطر بھیجیں گے سب یار اس نکتے کو سمجھیں اور کمال عقل اور اسے پر تاس کی  
آفریں کہی چکا کہ **ششم** عذر احزاب میں جب کھارے ملائیں جے بعد محاصرہ در اس کے حصار  
کہ صبحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار حملہ اور یورس کے بھکے ٹپیں اور قریب بارہ ہزار کے تھے اور  
آپ کے ساتھ اقدائیں میں ہر لڑ لگ تھے آخر کو سب طولی محاصرہ اور سب نے آپ دار کے دست ہی  
کم لوگ، گئے تھے اور طاقت مقابلے کی ان کھاتے کے ساتھ صاحب جمیع کیت پڑے اور کچھ کے کھتے  
تھے آپ نے اپنی کمال عقل و جد امت سے حدیث یہ ایمان کو رات کے وقف حاسوس کے طور پر کھارے  
کے لشکر میں بھیجا اور فرمایا کہ سرداران قوتیں کو ماتن کر کے ہر ایک کے ساتھ در حور مونا اور کھارے کل  
صبحی یورس اور حملہ کار و ہر سو سب لوگ لشکر کے امداد کے وقت محبس کو سامنے کر دیو گے  
اور آپ بھاکے پیچھے پیچھے آوے اور سطر بھاکے اوپر حور و صر و مار کاٹ کہ بھکے ہوگی  
پڑے گی پس دونوں طرف سے اہل و دست ہی رہی ہو گئے ماسے حالیکہ اور قبیلہ والے لوگ پہلے  
سچ جائیں گے دونوں صورت فتح و شکست میں تمہیں کو صعب اور سستی لاحق ہوگی پھر اس کے بعد اور  
تسلیم کے لوگ پھر غالب اور حور و دست ہو جائیں گے اس وقت سمجھ موصوفہ کے کرنا یا جیہ دلا کر اس کے

سنئے ہے اپنے ارادے میں یورش کے متزلزل ہو گئے اور یورش ہو قوت کی تائید نہ فائق صریح کو جس  
 لشکر میں لڑ گیا اور بلا سبب ظاہر کے سب کوچ کر گئے حکایت ہفتہ ایک جوان نے حضور میں جناب  
 حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر عرض کی کہ کسی صورت سے آپ نہ کر سکتے ہو میں نصحت  
 دین صحابہ سے اور سکو بھڑکیاں دین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کمال عقل سے فرمایا کہ تو میرے  
 پاس آؤ آپ کے پاس آیا اور بیٹھا آپ نے فرمایا اچھا دل تو دوست رکھتا ہر کبیری مان سے کوئی نہ نا  
 کرے کہا نہیں فرمایا اس طرح سب لوگ ہیں کوئی اپنی مان کے ساتھ اسکو گوارا نہیں کرتا پھر فرمایا اپنی  
 بیٹی کے ساتھ دوست رکھتا ہر کہا نہیں فرمایا اس طرح سب لوگ اپنی بیٹی کے ساتھ روا نہیں رکھتے  
 چھڑ مایا اپنی بہن کے ساتھ جائز رکھتا ہر کہا نہیں فرمایا سب خلق ایسے ہی ہیں ہر پتے پر چھوٹی  
 اور خالہ اور کنو کو یاد فرمایا بعد اس کے دست مبارک اپنا اس جوان کے سینے پر پھیرا اور فرمایا اللہم  
 اعصر ذنبہ و طهر قلبہ و صحن فرجہ پھر سکے بعد اوشن میں تازنگی سنی کسی عورت کی جانب التفات نہ کیا

### فصل ہفتم بیان جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت و توانائی کا شجاعت خداداد و معجز نمائی کا

شجاعت اور زور بازو شریعت کا حال ایسا مشہور ہے کہ کسی نہ چہا نہیں آپ کا ایسا کوئی آدمی  
 جرمی اور شجاع اور بڑا دل والا جو انہیں بڑی بڑی سخت لڑائیوں میں شجاعان دلاور اور پہلوانان  
 نامور سے کوئی ایسا باقی نہ رہا مگر بھاگا اور آپ مثل پہاڑ کے اپنی جگہ پر ثابت رہتے ہرگز کسی لڑائی میں  
 بھاگے نہیں اپنی جگہ سے ٹلے نہیں بلکہ اور گے بڑھتے پیچھے کو ہٹتے نہیں نہ قبل نبوت کے بعد  
 اس کے حتیٰ کہ جنگ خدو اور حنین کی لڑائی میں باوجود افراتق اصحاب کے آپ ثابت قدم رہے تائید  
 حق تعالیٰ نے تصدیق اپنے وعدے کی فرمائی اور یہ بات دلیل ہے اور پر کمال قوت یقین اور قرار پانے والے  
 مقام شہادت اور تمکین میں اور اوپر اعتماد کر نیکی وعدے پر حضرت رب العالمین کے جیسا فرمایا اللہ جل

لے خداوند بخشش سے

۱۲۵

اور یہی اس کی قوت کو دیکھو مولوی  
 سید فرید الدین صاحب دہلی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

بہتر اور موافقت کسی کو خیال نہ ہوتی کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو سکے یا کھڑے نہ ہونے آپ کے حال کا این عمر  
 رضی اللہ عنہما نے کہ نہ دیکھا میں نے کسی کو مردانہ و شجاع تر اور دلیر تر اور راضی تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور کما امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے نہ دیکھا کہ لڑائی کی خوب گرم اور سرخ ہوتی اور انکھیں لڑنے لڑتے  
 سرخ ہو جاتیں یعنی جب لڑائی سخت اور مشتعل ہو جاتی اور فتح سے محض ناس ہو جاتی تو ہم لوگ پناہ لیتے  
 آپ کے ساتھ پھر آپ آگے بڑھتے اور ہم لوگ پیچھے پیچھے رہتے پس کوئی آدمی نزدیک تر دشمنوں سے سوا  
 آپ کے نہ ہوتا اور دیکھا ہم نے کہ لڑائی کے دن کہ ہم لوگ پناہ لے گئے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے اور آپ ہم سب لوگوں سے نزدیک تر تھے دشمنوں سے اور اوس دن آپ سخت ترین لوگوں کے  
 تھے دشمنوں کے ساتھ سختی میں اور برابر بن عازب کہتے ہیں کہ شجاع و سکو کہتے تھے جو رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کے پاس رہتا انہجرت نزدیک آئے آپ کے دشمنوں سے اور کما عمر ان بن حصین نے کہنے آئے  
 آپ کسی لشکر بزرگ میں مگر یہ کہ پہلے پہل آپ ہی نے اوس لشکر پر حملہ کیا اور آپ زور بازو اور قوت میں  
 تھے کہ کشتی گیران جہان کے آپ سے مقابلہ نہیں کر سکتے روایت بخاری اور مسلم نے بھی  
 روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیکو ترین مردمان کے اور سخی ترین  
 مردمان اور مردانہ ترین مردم کے تحقیق ایک رات اہل مدینہ ٹہرے اور فریاد و شور و غوغا کرنے لگے کہ  
 نہیں باجوے گئے پس چلے لوگ آواز کی طرف اور آپ چھبٹ کے سب لوگوں سے پہلے اور ٹھکانہ ایک تلوار  
 زدن مبارک میں لٹکا کر ابوطحیہ کے گھوڑے پر کہ بڑی اور سست قدم تھا بغیر زین کے اوپر سوار ہو کر  
 دس آواز کی طرف گئے پھر تے وقت اہل مدینہ کو آپ نے دیکھا کہ چلے آتے ہیں فرمایا کہ نہ آؤ اے  
 نہ آؤ اے پھر چلے پھر چلے پھر مت ڈرو اور وہ گھوڑا ابوطحیہ کا کہ نہایت بودا اور سست قدم تھا آپ  
 سوار ہی میں اور اس کے بعد ہمیشہ ایسا تیر گام رہا کہ کوئی گھوڑا اوسکی برابر ہی نہیں کر سکا اور آپ فرماتے  
 قد وجدتم فی ہذا ایسا تیر بولایا اور یہ آپ کے معجزات سے تھا کیوں نہ ہو جسے آپ



پہلے سب کے آپ ہی قتال شروع کرتے اور کھڑکی لڑائی کے دن ابی بن خلف کا فر نے جب آپ کو دیکھا  
 کہ اب محمد کو مان جاتے ہیں میں نے پوچھ لگایا اگر یہ آج بچ گئے اور پہلے اسکے جب یر کی لڑائی میں عبد اللہ  
 بیٹا ابی بن خلف کا اسیہ ہو کر مدینے میں آیا تھا ابی بن خلف نے اپنے بیٹے کو فدیہ دیکر چھوڑنے کے  
 وقت آپ کو کہا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑی ہے ابھی اسے ہر روز سوار مل جوار کا دانہ کھلا کھلاتا ہوں  
 اوسے پر سوار ہو کر تمہیں قتل کروں گا آپ نے اس سے فرمایا تھا انا افتک انشاء اللہ نعلی اگر خدا نے  
 چاہا تو میں ہی تجھے قتل کروں گا عرض جب احد کی لڑائی میں ابی بن خلف نے آپ کو دیکھا جھپٹ دسی  
 گھوڑی پر سوار ہو کر آپ پر جھپٹا اور اسے کوداتا ہوا آپ کے قصید پر آتا تھا اور ارباب کفار بھی اوسے  
 پیچھے ہجوم کیے تھے پس ٹوٹ پڑے اور سہارے صحابہ اور اوسے اور آپ کے پیچ میں جا مل رہے تھے اور چاہا  
 کہ آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے صاف کر ڈالیں آپ نے فرمایا تم سب ہٹ جاؤ اسے اسی طرح آ  
 دو پھر آپ نے جابر بن صمد کا نیزہ اپنے ہاتھ میں لیکر لایا تو وہ سب کفار جو ابی بن خلف کے ساتھ ہجوم  
 کیے تھے اسے چھوڑ کر ایک دوسرے کے سب بھاگے اور لٹ پائوں پھر سب جسطرح شعر کہے ایک قسم کی  
 ہکھیاں ہوتی ہیں سرخ سرخ چھوٹی چھوٹی منہ دار اور جاتی ہیں بیٹھے سے اونٹ کی جب وہ اپنے کو  
 ہلاتا ہے پھر آپ ابی بن خلف کے آگے آئے اور وہ نیزہ اوسے گلے میں آہستہ سے لگایا ایک نہ خفیت پو  
 نرائش لگا اس طرح پر کہ کچھ خون نہ بہا پھر وہ گھوڑی سے زمین پر گر کر ایک پسلی اوسکی ٹوٹ گئی آخر وہ ان  
 چلاتا ہوا اور قتل کنی محمد کو کشتا ہوا اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور گایے میل کی طرح چلاتا تھا اوسے  
 لشکر کے لوگوں نے کہا کہ میرے کچھ ایسا ختم تو نہیں لگا ہو کیوں ایسا چلاتا ہے اسے کہا تم نہیں جانتے  
 کہ اسے ہاتھ کا زخم ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کا زخم ہے جو حقیقت میں درد و الم ہے اگر سب لوگوں کو  
 ہوتا تو وہ سب کے سب مرنے کی بجائے کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کہا تھا کہ میں ہی تجھے ماروں گا اور  
 والدہ اگر وہ مجھے تھوکر بھی مارتے تو میں بیشک مرنے کی بجائے ہاتھوں پر مارے میں سرف کے مفہم میں اگر

ابا بکسر بافتیج  
 ۱۶۹  
 غیث الغنائت

مگر اگر وہ اپنے طابع السنۃ اور تشریح سفر السعادت میں جو کہ محمد بن اسحق نے اسی کتاب میں لکھا ہے کہ  
 مکے میں ایک مرد بڑا صواع اور دو رکاز اور بھار کا رکھتا تھا کہ نام کہ صنعت کتنی میں لاثانی اور طائرہ بھارتوں سے  
 لوگ اوسکے ساتھ کتنی کرتے کرتے دو سو کو میں پر پٹے پٹکتا اوسکو کسی نے میں پر لکھا یہ تھا گا کہ  
 وہ اکٹوں کے میں کسی جگہ آپ کے سلسلے آگیا آپ نے اوس سے فرمایا اے بھائی یہ کچھ عورت سے کیوں  
 ہمیں ڈرنا میری دعوت کسوں میں قبول کرتا ہے کہ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی چیز لاؤ جو  
 تمھاری سنت پر گواہی دے آپ نے فرمایا اگر میں تیرے ساتھ کتنی لڑوں اور تجھے بچھاؤں تو  
 تو ایمان خدا اور رسول خدا کے ساتھ لے گا کہا ہاں فرمایا اچھا کتنی کے واسطے آمادہ ہو جائیے گا کہ  
 کسی کے واسطے مستعد ہو گیا اور آپ زیادہ اور ارادہ میں ہوئے تھے اسی کپڑے کے ساتھ اوس سے لپٹے ہوئے  
 کا کہ کو اوٹھ کر میں رہے مارا اس کا یہ جیڑں دستھ ہا اور کہا ایک بار اور آئیے پھر اوستہ وٹھاکے  
 میں پر پٹے مارا اسی طرح تین مرتبہ کا رہے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ماں تمھاری عیب ہی  
 باقی رکھا کے اسلام لائے لائے کا حال لوگوں میں لکھا ہے واللہ اسلام و معاج السنۃ میں جو کہ رکھتا ہے  
 میں کر یو کو حرا تھا ایک دن حساب حسرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدال میں اوس سے ملاقات کی رکھنے  
 کہا تمھیں لات دوسری کو گالیاں دیتے ہو اور لوگوں کو دوسرے حد کی دعوت کرتے ہو فرمایا ہاں میں ہی ہوں  
 رکھا نے کہا آؤ ہم ہم باہم کتنی کریں تم ایسے خدا کو مدد کو ملاؤ اور ہم ایسے لاد و عری کو اگر تم سے ہمیں ٹیٹکا  
 تو میں اس کمریاں تمھیں ہم دیوینگے آپ نے اس عہد کو قبول فرما کے دسب مبارک اوسکی کہ میں کو جس کے  
 ملاؤ ہر کل اوستہ میں یہ دیکھا آخر جب رکھا کے کہنے سے تن میں اس سے تیریں پر پٹے مارا تب وہ  
 سب ہی تترمد ہوا وہاں لے کر اوسے کہا اہلک ملاؤ و عری سے ہماری مدد کی تمھارے خدا سے لڑنا  
 احانت کی اب تم نہیں اس کمریاں تمھیں مارینگے کی عورتوں نے لو آپ نے فرمایا میں کمریاں نہ لکھا اوستہ  
 کہا کہ کیا حاسمہ ہو فرمایا جانتا ہوں کہ تو مسلمان ہو جاؤ گا رہے کہ کوئی ابو سحر دکھلاؤ کہ میں اسل



ہو کون اوس جگہ ایک درخت تھا آپ نے اوسکی طرف اشارہ کیا وہ درخت آپ کے پاس آیا اور آپ کو  
سجدہ کیا رکانہ نے کہا تم نے بڑا معجزہ دکھایا اب اوسے کہو اپنی جگہ چلا جاوے آپ نے پھر اشارہ  
کیا وہ اپنی جگہ جا کھڑا ہوا آپ نے فرمایا اسی رکانہ اب ایمان لا رکانہ نے کہا زمان عرب کے طعن سے میں  
ڈرنا ہوں ویسے مجھے کہیں گی کہ مجھے جیب کا نوٹ کا تو وہ اوسے ڈکے کہ مسلمان ہو گیا آپ وہاں سے  
پھر سے اور ابو بکر رضی اللہ عنہما سے جو آپ کی تلاش کو چلے تھے ملاقات ہوئی بعد اشفار کے قصہ  
آپ نے اوسے بیان فرمایا ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ زور و قوت میں مشہور  
عرب سے ہی آپ نے اوسے کیونکہ کافر یا حق تعالیٰ نے میری اعانت کی کہ مینے اوسے زمین پر  
اور شواہد النبوة میں ہی کہ رکانہ نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے پاہں جا کر گے کیا کہو گے  
فرمایا کہو نگار کا کہ کو مینے تین بار زمین پر مارا ہر رکانہ نے کہا اس بات سے تو میرا دل بہت چھوٹا  
ہوتا ہی تم اس واقعے کو کچھ اور طرح پر بیان کرنا آپ نے فرمایا میں جھوٹ کس طرح کہو نگار کا کہ کہام  
کہیں جھوٹ نہیں بولتے ہو فرمایا نہیں رکانہ نے ہاتھ اپنا آپ کے ہاتھ میں دیا اور مسلمان ہو گیا  
**روایت** موضح القرآن میں ہے کہ فتح مکہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ مکہ اطوائف  
کے بیچ کافر جمع ہیں لڑائی کو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر چلے دس ہزار مسلمان ساتھ تھے اول  
اور دوسرا مل بیٹے سے پہاڑوں کے پیچ گڈا رافوج کا تنگی سے تھا کہ گڈے لگے قوم ہوا زن گڑین  
پچھے تھے جب مکہ کے گڈے لگے وی اُون پڑا گرے یہ اولے بھاگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے ساتھ والے بھی باپ لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پہنچ کر جنگ کو مستعد ہوئے حضرت عباس  
بلند آواز سے پکارا انصار کو اوس آواز پر مجاہد و انصار پونچھے تب لڑائی ہوئی اور اللہ نے فتح دینی اول  
سی مسلمان نے کہا تھا کہ ہم تمھو کو مکہ بہت جگہ فتح ملی ہے اب تو ہم دس ہزار ہیں حق تعالیٰ نے ادب یا  
کہ اس باب پر نظر نہ رکھیں پھر اُون کافروں میں بھی اکثر مسلمان ہوئے

لکھا کہ اس طرح جو شجاعت  
۱۲۱  
یہاں بیان کی گئی ہے







وقت بنائے کہ ہے کہ چھر سود کو اوٹھا کر کون تنھیں اوسکی جگہ پر رکھے سمجھوں نے اتفاق کیا اس بات پر کہ  
 وہ پہلے جو اپنے پھر وہ جو حکم کہ ہے ہم سب و سپر راضی ہیں کہ ناگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے  
 اور یہ قبل زمانہ نبوت کے تھا آپ اوس وقت میں پینتیس برس کے تھے سمجھوں نے کہا یہ محمد بن ابی بن  
 جو کہ چھٹے کہ ہیں ہم و سپر راضی ہیں پس آپ نے اول لوگوں کو فرمایا کہ ایک کپڑا اوڑھو اور اس میں حجر اسود کو رکھ کر  
 تم سب کے سب گھر بیچھے ایک ایک دم لکھو اوٹھاؤ لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر آپ نے حجر اسود کو اپنے مبارک  
 میں لیکر اوسکی جگہ پر رکھا اور یہ واقعہ سال تولد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا میں واقع ہوا تھا روایت  
 شافعیین ہے کہ قبل زمانہ اسلام کے لوگ حکم نہ لے تھے آپ کو اور فرمایا آپ نے وائیدین امین مشہور ہیں  
 اہل آسمان اور زمین کے درمیان روایت شافعیین ہی ہے امیر المؤمنین علیؑ نے کہا نبی صلی  
 علیہ وسلم کو کہ میں نے پہلے جھوٹا ناموں گھر جسکو تم نے لے لیا ہے اوسے جھوٹا ناموں پس نازل فرمایا حق تعالیٰ  
 نے یہ آیت **فَلَا تَحْسَبُ أَنَّ لَكَ بِذُنُوبِكَ وَاٰلَکَیْنِ اٰیَاتٍ اَللّٰهُ یَخَذُکُمْ وَاٰلَکَیْنِ اٰیَاتٍ** روایت  
 بدرکی لڑائی کے دن انھیں بن شریق صحابی نے ابوہریر سے پس کہا ای ابوہریر بیان ہمارے تمھارے  
 سو اکوئی مہینہ ہی کہ ہماری تمھاری بات سے گنا بھلا بناؤ تو سہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا  
 ابوہریر نے کہا وائید محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں کبھی جھوٹ نہیں کہار و آیت ابوہریر نے  
 ابوسفیان سے اوس حدیث میں کہ سوال کیا ہوا ہے آپ کے احوال اور اوصاف سے اور سنا پڑا ہی ہے  
 اوسے آپ کی نبوت پر کیا نام لوگوں کو نا قبول سکے کہ وہ دعوائے نبوت کا کہیں نہ متھ جھوٹ کے ساتھ  
 رکھتے تھے ابوسفیان نے کہا وائید ہرگز انھوں نے جھوٹ نہیں کہا ہر فعل نے کہا جب وہ خلق سے  
 جھوٹ لکھے تو خدا کیوں نہ جھوٹ باندھے گا اور یہ حدیث بالتفصیل صحیح بخاری میں موجود ہے و آیت  
 نسیم الریاض شریف شافعیین ہے کہ جب چاہا ابوہریر نے کہ ہر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھے سے  
 چھوٹے پس چھریل علیہ السلام اوس کے سامنے آئے ابوہریر نے کہا ہر کجا کا اور ہاتھ دے سکتا تھا میرے لئے اور

لے سود و جگہ میں جھوٹا ناموں  
 کہیں انصاف اس کے حکم کے  
 نہ جانے میں اور راست  
 ۱۳۵  
 ساتویں پہلے میں سود  
 انعام کے پورے کہیں میں  
 ہر وہی پیر فرمایا کہ میں صبر

خشک ہو کر بگیا پس اسکو نصیبِ حیات لے پس کہا اوسے یا مستر قریش واسد کہ مال پر اتھار  
 اندیکہ کرکات تک تم اوسیں کچھ جلیہ لاسکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں میں جو ان کم میں مری پڑ  
 تم لوگوں سے خیر افعال میں اور راست ترین ہم لوگوں کے ہیں اقول میں اور رگ ترین تمھارا مال  
 یہاں تک کہ دیکھی تم لوگوں کے کیٹیوں میں اوسے پیرا اٹلاؤ وہ تمھارے پاس حوالے یعنی دین  
 و قرآن جس ہم لوگوں نے کہا کہ وہ ساحر ہیں سو واسد کہ وہ ساحر نہیں ہیں ہمت سے ساحر و نکاح  
 بیسوکھا اور گروامہ صا دیکھا ہوا تم لوگوں نے کہا کہ وہ کاہن ہیں سو واسد کہ وہ کاہن نہیں ہیں ہمت  
 سے کاہنوں کو دیکھا ہوا اور ان کے کلام مستح اور مایہ گوہاں سے ہیں اٹھکا تم لوگوں نے  
 کہ وہ تاع ہیں سو قسم یہ حد کی کہ وہ تاع نہیں ہمت سے تاع دیکھے میں اور اوس کے اقام  
 ارح اور چہ سیرہ سے ہیں اور کہا ہمت کہ وہ محمول ہیں سو واسد کہ وہ محمول نہیں ہیں کچھ کا  
 کسی سے کلا گھوٹا نہیں او کو کچھ سوسہ ہیں انھوں نے کسی کام میں صاڈالا ہیں تم لوگ لیا جان  
 نو دیکھو سو واسد کہ تمھارے درمیاں ایک امر عظیم ہاں ہو ہوا اور یہ نصیب حار ف سب و شریعہ کا سیلا  
 کا قسمہ ستم واسد یا رکی ہی لے آیا تھا اور محاسن میں شیکھا کہ تھا کہ کتاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 سلم لے آئے میں وہ ستر ہیں ہر اس قصے سے جو میں لایا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم حوالے ہیں سو تو  
 نکلوں کے قصے ہیں اوسکی ہاں میں یہ آیت اور ہی تھی رَاَدَا مٰنٰی عٰلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالْ اَسَاطِیْرُ  
 الْاَوَّلٰیْنَ مِگر کہ کہا اوسکا قریش کو اور راہِ علایت اساف کے تخار و آیت مدارج السوء  
 سہر کہ ولید بن میسر کہ وہ ساس کے کھا قریش سے تھا اہل قرآن ستا اور و تاد کہ کتابیں بالیقین  
 مانتا ہوں کہ وہ تو آدمی کا کلام ہے اور یہ آدمی کو کاتیا ہوا ہے اس کلام میں ایک عجیب حیرتی اور دل  
 چسبی ہے جو لوگوں کا کلام نہیں ہے ہر و آیت حار ف بن سامر سرک جھٹلاتا تھا آیت کو لوگوں  
 سامنے مگر جب اپنے گھیر میں اکیلا ہوتا تھا تو کہہ والوں سے کہتا تھا واسد کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible]

يا ودود يا ذا العرش المجيد يا صمد يا معيد يا فعال لما يريد أسألك بوزوجك الذين  
 ملأ أركان عرشك وأسألك بقدرتك التي قدرت بها على خلقك وبرحمتك التي وسعت  
 كل شيء لا اله الا انت يا مغيث اغثني اغثني الغثني الغثني الى انك كريم وافي آثم عصيئك  
 فان تغذيني فاني عبدك واهل له وان ترحمني فانك غفور رحيم واهل لافعل بنا اللهم  
 ما انت اهل له ولا تفعل بنا ربنا ما نحن اهل له اللهم واسألك واتوسل اليك  
 بجاه سبيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم ان تغفر لي ولوالدي ولاخي الاعظم  
 المولوي اصغر علي ولاخي المعظم المولوي محمدناظر علي ولا جدك  
 واصهاره وان تكفيني بحلالك عن حرامك وتغنيني بفضلك عن سواك ولا خاف  
 يا الله من حوائج الدنيا والاخرة الا قضيتها ولا فينا الا ادينه ولا امرضنا الا اشفيناه  
 اللهم عز الظالمين وقل الناصر اللهم اكثر العدو وقل الناصر وانت المطيع الى ضار  
 بمكنونات الضمائر فاجبني عن القوم الظالمين وادخلنا المدينة سالمين  
 منفرجين ولحشرنا يوم القيامة من هناك يا الله مع اوليائك الصالحين

تاريخ ختم كتاب ناصر المحسنين الزيناج طبع وقا نور حقيقة عظمت وبختياري نور حدة ابنت كاهن  
 صاحب دولت ومجد وجاه شملت وشوكت بناد هتر زاي كره كشامى كوه هر دوج اقبال اختر برج اجلال  
 قليم عقل وذات را شاهي بر فلک مذاقت ولطافت ماهي بفضل شش تبرقوي وامصار مشهور جنا  
 ولوي سيد ابي حسن صاحب نائب كشمير مقام بهاگل پور ابن پير ارباب ذوق وديگر اعلى  
 مع ناجق خاتون ولطائف النور عارف عاشق عاشق صاوق نير برج ورع وعرفان كوه هر دوج  
 تاريخ ١٢٠٠ هـ





جدول ضربی اعداد تا ۱۰۰

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	یشرکی	ایشرکی
۲	۹	نیشنا	نیشنا
۲	۱۰	بانک	بانک
۲	۱۵	رحمۃ	رحمۃ
۲	۱۰	آپ	آپ
۵	۵	ہستے	ہستے
۹	۱۸	خلعت	خلعت
۱۰	۷	مین	مین
۱۵	۱۰	ہایت	ہایت
۲۵	۲	خواب	خواب
۳۰	۷	ہوٹوٹو	ہوٹوٹو
۳۲	۱۱	ہستے	ہستے
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۱۳	ہوین	ہوین
۶۱	۱۲	ملاستہ	ملاستہ
۶۲	۴	استو	استو
۷۱	۳	داتون	داتون
۷۳	۲	چوڑ	چوڑ
۸۶	۸	مانت	مانت
۹۱	۶	آٹا	آٹا
۱۰۹	۸	قط	قط
۱۲۵	۱۳	چا	چا
۱۲۶	۱۷	ناخت	ناخت
۱۳۰	۱۷	او	اور
۱۳۷	۱۷	نے	کے

مفتی حسین

دیوبند و نرساں سراجیہ طوایف و کتب  
کرتی تحقیق و تفسیر و تعلیم و اصلاح

انور و انوار کتب و کتب و کتب و کتب  
کرتی تحقیق و تفسیر و تعلیم و اصلاح

اور طوایف و کتب و کتب و کتب  
کرتی تحقیق و تفسیر و تعلیم و اصلاح

اور طوایف و کتب و کتب و کتب  
کرتی تحقیق و تفسیر و تعلیم و اصلاح

۱۲۸۹ ہجری

۶